میلاد نمبر

۱۴۰۲ ھجری

حصہ دوئم

مرتبہ

سیّد عالم نگراں ادارہ تاجدار حرم کراچی پاکستان

نام مجلہ ——— میلاد نمبر ۱۴۰۲ھ

مرتب ——— سید عالم

پروف ریڈنگ ——— مولانا محمد رمضان چشتی

ٹائیٹل ——— پروفیسر غازی

کتابت ——— شکیل احمد

پروسس ——— بدرالدین

سائز ——— ۱۶ ÷ ۲۳x۳۶

صفحات ——— ۱۹۲

طباعت بار اول ——— یکم ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

تعداد ——— ایک ہزار

مطبع ——— احمد برادرز کراچی

ناشر ——— تاجدار حرم کراچی

ہدیہ ——— دس روپے

(ملنے کا پتہ)

A-172 وحید آباد۔ گلبہار۔ کراچی ۱۸ پاکستان
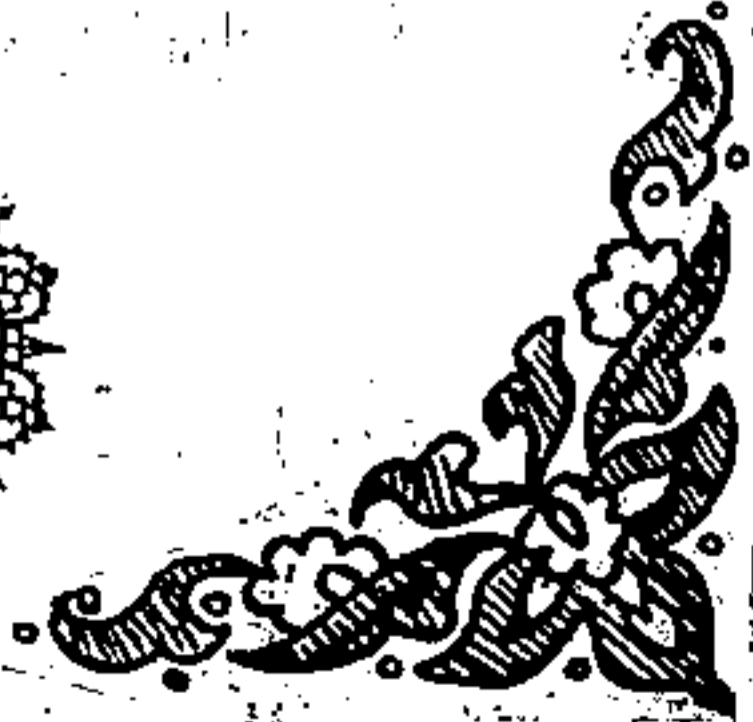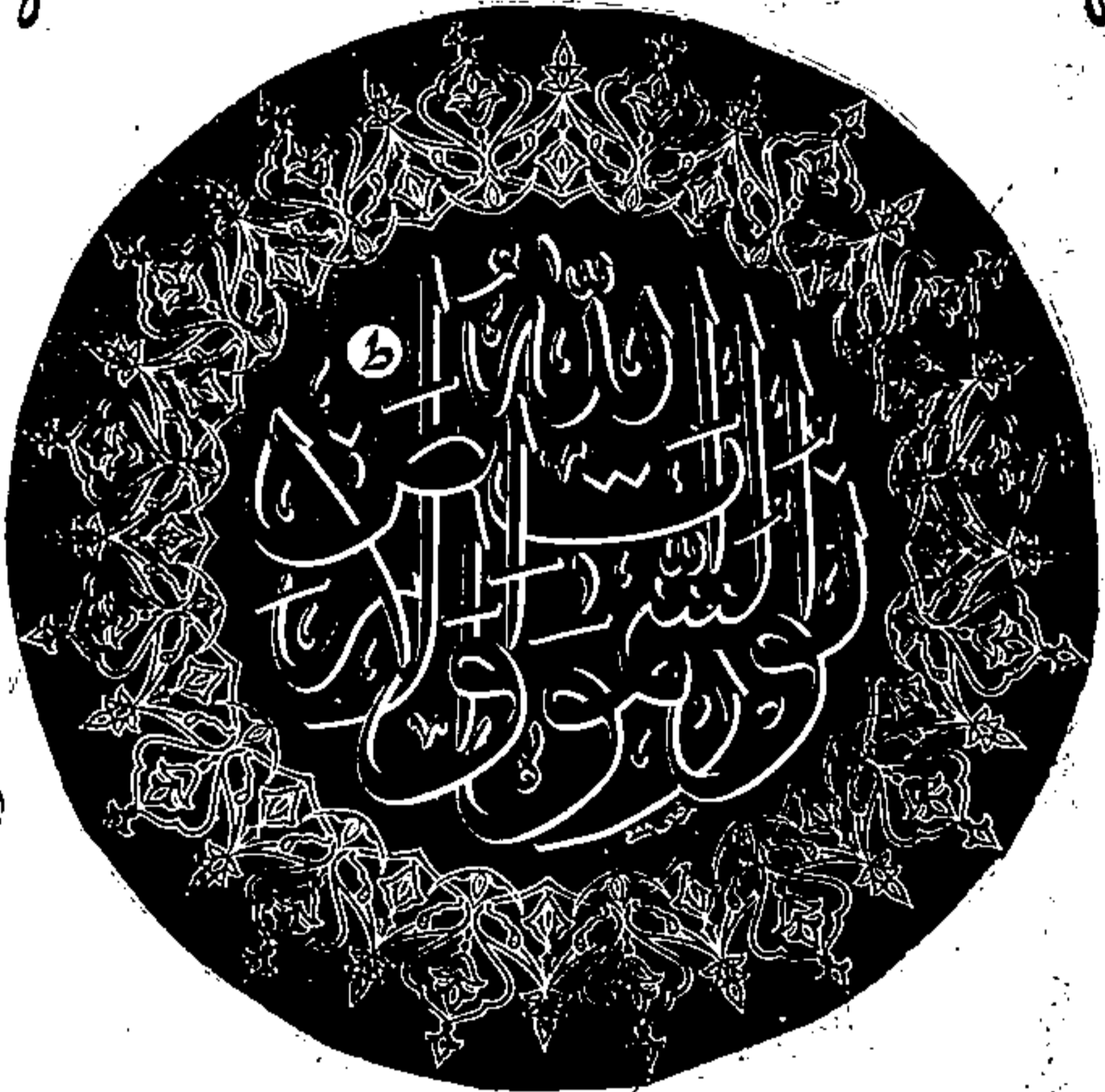
حق کیا ہے؟

● ہر شعبۂ حیات میں خدا ہی کی اطاعت
● اُسوۂ رسول سے قطع نظر کر کے نہیں،
● بلکہ اتباعِ رسول کی شکل میں
یہی واحد طریقہ ہے اطاعتِ الٰہی کا

باطل کیا ہے؟

● حدیث و سنّت سے انکار و اعراض
● اسکے باوجود اطاعتِ الٰہی کا دعویٰ
● بالفاظِ دیگر رسول کو درمیان سے ہٹا کر
اپنی خود تراشیدہ اطاعت کو اطاعتِ الٰہی
قرار دینا
جو اسلام کو مطلوب نہیں،
جو قرآن کی دعوت نہیں

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مبارک

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذرہائے من پذیر

فہرست مضامین میلاد نمبر ۱۴۰۲ھ (حصہ دوم)

ملنے کا پتہ: سیّد عالم نگران ادارہ A-72 وحید آباد گلبہار کراچی پاکستان — ہدیہ دس روپے

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ

مصطفیٰ رضا خاں

بریلوی رح

کی وفات پر

اظہارِ تعزیت

منجانب

مولانا محمد یعقوب خاں قادری

کیماڑی۔ کراچی

اس سال حج بیت اللہ

کے موقع پر

۱۶۱ پاکستانیوں کی وفات پر

ان کے ورثاء سے

اظہارِ تعزیت

منجانب

حاجی عبد الرشید خان

نوبہار کالونی۔ کراچی

عرضِ مرتب

عزیزانِ گرامی قدر! ہم بحیثیت قوم اس سال پندرہویں صدی ہجری کا دوسرا سالانہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تزک و احتشام سے منا رہے ہیں اور ان شاء اللہ جب تک یہ دنیا آباد ہے یہ دن اسی شان و شوکت سے منایا جاتا رہے گا۔ ہم کام کوئی انوکھا نہیں کرتے بلکہ دنیا کی ہر زندہ اور باشعور قوم اپنے اپنے رہنماؤں کی یاد مناتی ہے۔ فرق صرف اپنے اپنے انداز کا ہے۔

برادرانِ محترم! جشن منانے کا حقیقی مقصد اسی وقت پورا ہو سکتا ہے جب ہماری دنیاوی زندگی اپنے آقا و محسن کی قائم کردہ حدود کے اندر ہو۔ صرف جشن منانے سے نجات نہ ہو سکے گی۔

میرے واجب الاحترام قارئین! ذرا غور تو فرمائیں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں دینی ادارے بہت ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارا ہر اٹھنے والا قدم آگے کی بجائے پیچھے جا رہا ہے۔ نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ ایک اور ایک کا مجموعہ ہمیں فرقے کے نام سے پکارتا ہے۔ اس سے بڑھ کر افسوسناک بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

بہرحال میں اور میرے ساتھی جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ آپ کے دستِ مبارک میں ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ آمین والسلام

آپ کا حقیر خادم
سید عالم
نگرانِ ادارہ تاجدار حرم
کراچی - پاکستان

کراچی کی کچھی آبادیز کے لاکھوں مکینوں کی طرف سے متحدہ
کچھی آبادیز بورڈ کی سرپرستی قبول کرنے پر ممتاز عالم دین
اور وفاقی شرعی عدالت کے جج جناب جسٹس پیر

سیّد محمد کرم شاہ الازہری

کو

مُبارکباد

چیئرمین و اراکین مرکزی کونسل متحدہ

کچھی آبادیز بورڈ کراچی

محفلِ میلاد منانا جائز ہے

زیر نظر مضمون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر اجتماعات اور اس موقع پر دیگر تقریبات کے انعقاد سے متعلق ہے۔ بعض حضرات ان تقریبات کو ناجائز یا بدعت قرار دیتے ہیں اور بطور ثبوت یہ بھی کہتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کئی سال بعد تک اس نوع کے اجتماعات یا تقریبات نہیں ہوئیں۔ متحدہ عرب امارات کی عدالت شرعیہ کے چیف جسٹس شیخ احمد عبدالعزیز المبارک نے احادیث کی روشنی میں ان اجتماعات و تقریبات کو جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ تقاریر اور میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشی میں کھیلے جانے والے کھیلوں وغیرہ میں خلاف شرع کوئی بات شامل نہ ہو، نیز شرک کا پہلو نہ نکلتا ہو ہمیں امید ہے کہ قارئین کے لئے یہ مضمون معلومات اور دلچسپی کا باعث ہو گا ——— (ادارہ)

از: شیخ احمد عبدالعزیز المبارک
رئیس القضاء الشرعی (چیف جسٹس عدالت شرعیہ)
(متحدہ عرب امارات)
ترجمہ از: مولانا محمد حمید الدین حسامی عاقل
امیر ملت اسلامیہ آندھرا پردیش (الہند)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر جمع ہونے کے بارے میں مجھ سے مسئلہ پوچھا گیا ہے ان اجتماعات کے موقع پر مساجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، واقعات غزوات بیان کئے جاتے ہیں اور اکثر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں قصیدے پڑھتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے اجتماعات کو جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس پر خوشی اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے نیز ان کی مبارک زندگی اور غزوات کے واقعات سے عبرت حاصل کرنے کیلئے ان کو بیان کیا جاتا ہے اور آپؐ کی سیرت و اخلاق سے لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے ان کا انعقاد عمل میں آتا ہے ایک مباح عمل قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض کو یہ مرغوب نہ ہو کیونکہ اس تقریب نے لوگوں کے کردار بنانے اور جذبات محبت رسول ابھارنے میں بڑا تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اگر وہ تقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانے میں اور صحابہؓ کے زمانے میں نہ منائی گئی ہو تو اس کو ناپسندیدہ بدعت نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کیونکہ بدعت یا تو قابل مذمت ہے یا مستحسن یا جائز بخاری اور موطا میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو تراویح کے لئے جمع فرمایا اور فرمایا نعمت البدعۃ ھذہ۔ یہ بدعت اچھی ہے۔ فتح الباری میں اس کی شرح میں لکھا ہے کہ "بدعت کی اصل یہ ہے کہ سابق میں اس کی مثال نہ ہو اور اگر اس کو سنت کے مقابل قابل عمل قرار دیا جائے تو وہ قابل مذمت ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ اس عمل کو شرع میں اگر مستحسن قرار دیا جائے تو وہ اچھی ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔ اگر اس کو شرع میں عمل قرار دیا جائے تو وہ بری ہے ورنہ وہ مباح ہے اور وہ احکام خمسہ میں ایک ہے۔ اور اسی میں ایک حدیث کہ "بیشک سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ اور کاموں میں برے کام وہ ہیں جو بعد میں نکالے گئے ہوں" کے ذیل میں امام شافعیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ بدعت دو قسم کی ہے ایک محمود (اچھی)، دوسری مذموم (بری) جو سنت کے موافق ہو وہ محمود اور جو اس کے مخالف ہو وہ مذموم اور امام شافعی ہی کا قول ہے جو بیہقی نے اپنے مناقب میں نقل کیا ہے کہ بدعتیں دو قسم کی ہیں ایک جو کتاب و سنت، اثر اور اجماع امت کے خلاف ہو وہ گمراہ بدعت ہے لیکن جو خیر کے لئے نکالی گئی ہو اور ان کے خلاف نہ ہو وہ قابل قبول بدعت ہے

عہدیدارانِ واراکین گلبہار فاؤنڈیشن کی طرف سے
مرکزی متحدہ کچی آبادیز بورڈ کی بہتر کارکردگی پر

مبارکباد

منجانب

سید مختار علی خان گلبہار فاؤنڈیشن۔ گلبہار کراچی

بعض علماء نے بدعت کو احکام خمسہ میں شمار کیا ہے۔ جو واضح ہے۔

الباجی منتقی میں فرماتے ہیں کہ "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے صراحت ہے کہ انہوں نے رمضان کے قیام کو ایک امام کے تابع کیا اور مساجد میں اس کو قائم کیا۔ حالانکہ بدعت وہ ہے جس کی بدعت نکالنے والا ابتداء کرے اور اس سے قبل کسی نے ایسا نہ کیا تھا پس عمرؓ نے اس بدعت کو جاری کیا اور صحابہ کرام نے اس کی اتباع کی اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت عمرؓ کا یہ عمل صحت پر مبنی تھا۔"

شہاب الدین قرافیؒ نے کتاب الفروق میں لکھا ہے کہ بدعت احکام خمسہ میں شامل ہے یہ قسمیں شرح کی قسمیں ہیں۔ واجب، حرام، مستحب، مکروہ اور مباح۔ انہوں نے اس کو طوالت سے فرق ثانی (۲۵۰) میں تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ بات فتح الباری سے اوپر نقل کردہ تحریر کے مانند ہے۔

بعض مالکی فقہاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن روزہ رکھنے کو عید کی مشابہت میں مکروہ قرار دیا ہے یعنی جیسے عید کے دن روزہ رکھنا درست نہیں ویسا ہی ولادت باسعادتؐ کے دن بھی روزہ رکھنا درست نہیں کیونکہ وہ دن عید کے مانند ہے۔ مترجم) ان کی رائے میں اس دن خوشی اور فرحت کا اظہار شرع کے لحاظ سے درست ہے۔ اس پر اعتراض نہ کرنا چاہیئے۔

مواھب جلیل علیٰ مختصر خلیل میں عبداللہ محمد بن عبدالرحمن المعروف بہ خطاب مالکی (متوفی ۹۵۴ھ) نے لکھا ہے کہ شیخ زروق شرح قرطبیہ میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے دن روزہ رکھنے کو ایسے لوگوں نے جو ان کے زمانے کے قریب تھے اور تقوے میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے مکروہ قرار دیا ہے چونکہ وہ مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید کا دن ہے چاہیئے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں اور ہمارے شیخ قوریؒ اس کا کثرت سے ذکر کیا کرتے اور اس کو اچھا سمجھتے میں کہتا ہوں کہ ابن عباد نے اپنے رسائل کبریٰ میں بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا دن مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید ہے اور تقاریب میں سے ایک تقریب ہے اور ہر وہ چیز جو فرحت و سرور کا موجب ہو آپ کی ولادت کے دن مباح (جائز) ہے مثلاً روشنی کرنا، اچھا لباس پہننا، جانوروں کی سواری کرنا۔ اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔ ان امور کی بدعت ہونے کا حکم اس وقت ہے جبکہ کفر وظلمت اور خرافات وغیرہ ظاہر ہونے کا خوف ہو اور یہ دعویٰ کرنا کہ عید میلاد اہل ایمان کی مشروع تقریبوں میں نہیں ہے۔ مناسب نہیں اور اس کو نیروز و مہرجان سے ملانا ایک ایسا امر ہے جو سلیم الطبع انسان کو متنفر کرنے کے برابر ہے مزید فرماتے ہیں ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن سمندر کے ساحل کی طرف نکلا وہاں میں نے الحاج ابن عاشرؒ کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ پایا۔ وہاں ان میں سے بعضوں نے کھانے کے لئے مختلف قسم کی چیزیں نکالیں اور مجھے بھی اس میں بلایا۔ میں اس روز روزہ سے تھا اس لئے میں نے کہا "میں روزہ سے ہوں" ابن عاشرؒ نے میری طرف ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ آج خوشی اور مسرت کا دن ہے اس میں روزہ رکھنا ایسا ہی ناپسندیدہ ہے جیسا عید کے دن میں نے ان کے کلام پر غور کیا اور میں نے اس کو حق پایا۔ گویا کہ میں سو رہا تھا پس انہوں نے بیدار کر دیا۔

حاشیہ کنزہ میں ابن عباد کے کلام اور لیکن تاج الفاکھانی کا یہ ادعا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تقریب منانا مذموم بدعت ہے" یہاں تک کہ انہوں نے اس پر ایک رسالہ بھی لکھ دیا صحیح نہیں ہے۔ ان کے اس بیان پر زین العراقی اور علامہ سیوطیؒ نے اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ مالکی فقیہوں میں سے اکثر نے ابن عباد، ابن عاشر، زروق اور کنوی کا مسلک اختیار کیا ہے۔ ان میں قابل ذکر محمد البنانی نے حاشیہ زرقانی پر اور الرھونی نے حاشیہ شرح الکبیر مولفہ دردیر پر اور صاوی نے اپنے حاشیہ شرح صغیر پر اور محمد علیش نے اپنی شرح خلیل پر اور برہان الدین حلبی نے اپنے سیرت حلبیہ میں ایسا ہی بیان کیا ہے۔

ابن حجر الہیثمی نے لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب متفق ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تقریب منانا اور اس میں جمع ہونا ایسا ہی ہے یعنی بدعت حسنہ ہے۔ اسی وجہ سے امام ابو شامہ فرماتے ہیں کہ کیا ہی اچھا ہے وہ عمل جو ہمارے زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن صدقات دینے اچھے کام کرنے اور زینت اختیار کرنے اور مسرت کا اظہار کرنے کا طریقہ اپنایا گیا ہے

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک

منجانب

اہلیان المصطفٰے کالونی

نئی کراچی

جشن ولادت صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک

منجانب

اہلیان خواجہ نگر

نیو کراچی

جشن ولادت صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک

منجانب

اہلیان خواجہ نگری

نیو کراچی

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک

منجانب

اہلیان واحد کالونی

نارتھ ناظم آباد کراچی

غریبوں کی مدد سے سارا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بھی اظہار ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔

علامہ سخاوی نے فرمایا کہ "عید میلاد" کو اسلاف میں سے کسی نے تین قرن (یعنی بہ زمانہ صحابہؓ و تابعین، تبع تابعین) میں نہیں منایا بلکہ اس کے بعد اس کا سلسلہ جاری ہوا۔ لیکن اس کے بعد سے برابر تمام ملکوں اور شہروں میں اہلِ اسلام عید میلاد مناتے رہے ہیں اس رات میں لوگ مختلف صدقات دیتے ہیں اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات سناتے ہیں جس کے برکات عام ان پر ظاہر ہوتے آئے ہیں۔

علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ عید میلاد کی تقریب منانا سال بھر امان میں رکھتا ہے اور بہت جلد مقصد کے حاصل ہونے اور اس میں کامیاب ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ اسی طرح ابن حجر الہیثمی کے فتاویٰ حدیثیہ میں اس کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے انہوں نے اپنے مضمون میں جواباً کہا ہے کہ "عید میلاد کا اجتماع اگر خیر و شر پر مشتمل ہو تو اس کا چھوڑنا واجب ہے کیونکہ فساد کا روکنا اچھائیوں کے حاصل کرنے سے بہتر ہے۔ خیر یہ ہے کہ صدقہ دیا جائے اور حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے اور برائی یہ ہے کہ عورتیں اور مرد باہم خلط ملط ہو جائیں لیکن اگر یہ تقریب اس برائی سے پاک ہے اور وہ صرف حضورؐ کے ذکر اور درود و سلام اور اسی قسم کی باتوں پر مشتمل ہے تو وہ سنت ہے پھر انہوں نے دو حدیثوں سے استدلال کیا ہے جن میں سے ایک انہوں نے نوافل میں بیان کی ہے کہ "جب قوم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے تو ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے دربار میں ان کا ذکر کرتا ہے" جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے اور دوسری حدیث بھی اس کی مثل بیان کی ہے پھر فرمایا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے خیر کے لئے جمع ہونے اور بیٹھنے کی فضیلت ظاہر ہے۔

ہم نے حافظ ابن حجر کی کتاب فتح سے اور انہوں نے امام شافعیؒ سے اور ابو نعیم اور بیہقی کے طریقے سے نقل کیا ہے۔ اور ہم نے باقی سے اور انہوں نے فروق القرافہ سے جو نقل کیا ہے اس کے علاوہ حضرت عمرؓ کی جو حدیث ہم نے پیش کی ہے اس پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ بدعت کا مدار اس کے تحت ہونے والے اچھے اور برے امور پر منحصر ہے اگر وہ اچھے ہیں تو وہ پسندیدہ ہیں اور اگر وہ برے ہیں تو قابلِ مذمت۔

اور ایسا ہی مالکی فقہا اور شافعی فقہا مثلاً زین العراقی، علامہ سیوطی، ابن حجر الہیثمی، علامہ سخاوی پھر ابن جوزی حنبلیوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تقریب منانے اور اس میں جمع ہونے کو بہتر عمل قرار دیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس میں غلو کرتے ہیں اور اس کو نصرانیوں کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کی تقریب کے مشابہ قرار دیتے ہیں وہ قیاس مع الفارق کرتے ہیں (اور غلط مثال دیتے ہیں) کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا یوم (نعوذ باللہ) ان کے خدا ہونے یا خدا کا بیٹا ہونے یا تیسرا خدا ہونے کے لحاظ سے منایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "بیشک کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ بیشک اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے" اور نصاریٰ نے کہا عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے" اور "کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا تیسرا ہے" اللہ تعالیٰ وہ جو کچھ کہتے ہیں اس سے اعلیٰ و ارفع ہے" لیکن مسلمان حضورؐ کی ولادت پر خوشی مناتے ہیں اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کے بندے ہونے سے آپؐ کیلئے شرف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی شان میں فرماتا ہے: "پاک ہے وہ پروردگار جو اپنے بندے کو رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے گیا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے" پس آپؐ ایسے بشر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی اور رسالت سے مشرف کیا ہے اور آپؐ کو تمام انسانوں میں افضل بنایا اور آپؐ کو وہ سب کچھ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہیں دیا گیا

جامع ترمذی میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں تمام لوگوں میں سب سے پہلے قیامت میں اٹھایا جاؤں گا، میں ان کا قائد ہوں جب وہ جمع ہوں گے، میں ان کا خطیب ہوں، جب وہ خاموش رہیں گے، میں ان کا شفیع ہوں جب وہ گرفتار ہوں گے، اور میں ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں جب وہ مایوس ہوں گے بزرگی اور جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں اللہ کے پاس تمام اولادِ آدم میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں، مگر مجھے اس پر فخر نہیں۔

دوسری حدیث جس کو ابن اسحاق نے اپنی سیرت

میں دو فرشتوں کے شق صدر کرنے کے واقعہ میں بیان کیا ہے کہ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ان کو وزن کرو ان کی امت کے دس آدمیوں سے پس انہوں نے میرا وزن کیا اور میں ان سب سے زیادہ وزن میں نکلا پھر کہا کہ سو کے ساتھ وزن کرو میرا وزن کیا گیا اور میں ان سب سے وزنی ہوا۔ پھر کہا کہ ان کی امت کے ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو میرا وزن کیا گیا اور میں ان سے بھی زیادہ وزن دار رہا پھر انہی فرشتوں نے کہا ان کو چھوڑ دے اگر ان کا وزن ساری امت سے بھی کیا جائے تو وہی زیادہ نکلیں گے۔ سیرت ابن ہشام میں بھی ایسا ہی ہے۔ پس بے شک وہ بشر ہیں مگر سارے انسانوں میں افضل ترین اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں اور عزت والے اور حمد کے قابل پروردگار کے راستے کی طرف بلائیں۔

مساجد میں درس کے لئے جمع ہونا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے مسلمانوں میں کوئی جدید بات نہیں اس پر سینکڑوں سال سے مالکی اور دیگر فقہا نے عمل کیا ہے اور اس کے بارے میں کافی لکھا ہے اور ہم نے اس کے بارے میں دلیلیں بیان کی ہیں لہٰذا اس مسئلے میں اب کوئی اعتراض باقی نہیں رہا خصوصاً جبکہ ہمارے شہروں (متحدہ عرب امارات) میں مسجدوں میں اجتماعات ہوتے ہیں اور وہاں عورتوں کو داخلے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

اگرچہ بعض مقامات پر اس خوشی میں کھیل کود کے مظاہرے بھی ہوتے ہیں لیکن اگر ان میں حرام اور خلاف شرع امر نہ ہوں تو وہ مباح ہیں جیسا کہ حبشیوں نے مسجد نبوی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا ہے جس کہ صحیح مسلم وغیرہ میں تصریح موجود ہے۔ اگر ان کھیلوں میں حرام اور خلاف شرع حرکتیں مل جائیں تو وہ ناجائز اور حرام ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض مقامات پر ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہیثمی نے ذکر کیا ہے

بہتر یہی ہے کہ ان اجتماعات کو مساجد تک ہی محدود رکھیں تاکہ منکرات کا دروازہ نہ کھلنے پائے۔ بعض جرائد و اخبارات نے لکھا ہے کہ (عرب ممالک کے) بعض ہوٹل اس موقع پر استحصال کرتے ہیں اور ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کی محفل منکرات کے ساتھ منانا مسلمانوں کی پیشانی پر کلنک کا داغ ہے اور اس میں عجیب و غریب خرافات رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرنا یہ سب فساد پر مشتمل ہے۔ میں شدت کے ساتھ اس کو روکنے کی خواہش رکھتا ہوں اور میں (تمام مسلمانوں سے) درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایسے عمل بند کر دیں اور ایسے لوگوں کا محاسبہ کریں جو کھلم کھلا منکرات پر عمل کر رہے ہیں اور از حد اسلام میں اسلام سے معاملات میں مکر سے کام لے رہے ہیں۔ (ماہنامہ منار الاسلام جمادی الآخر ۱۴۰۱ھ اپریل ۱۹۸۱ء)

بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی مطبوعہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۱ء

الحمد للہ رب العلمین — اس سے افضل ہے نہ ہو حمد مبین
ذات تیری ارفع و اعلیٰ حکیم — تو ہی خالق تو ہی مالک تو رحیم
ہر صفت ذاتی ہے تیری اور قدیم — سب ترے محتاج ہیں رب کریم
ایک لفظ کن سے اے پروردگار — کردئیے تخلیق عالم بے شمار
انفس و آفاق ہیں اس کے گواہ — لاشریک وحدہٗ رب و الٰہ
قبضہ قدرت میں تیرے اے قدیر — کائنات اور انس و جاں کے پس ضمیر
ذات تیری البصیر والخبیر — چشم قدرت میں تری عالم اسیر
تو سمیع الیا کہ سنتا ہے شہا — روئے گل پر اشک شبنم کی صدا
پاک ہے تو بے نیاز و الصمد — تو غنی ہے کبریا ہے اور احد
اشرف المخلوقات انسان کو کیا — اپنا بندہ کرکے سب کچھ دے دیا
کر دیا بندوں پہ احسان عظیم — مصطفیٰ سا دے دیا تو نے کریم
اور اپنے اولیاء پیدا کئے — جن کے ذریعے کام دنیا کے کئے
حمد تیری کس سے ممکن ہے خدا — ذرہ ذرہ محو تسبیح ہے ترا

تو محمد کا ہے رب تیری قسم
اس سے بڑھ کر حمد ہو کس سے رقم

محمد عمر قادری مراد آبادی کراچی

ادارہ تاجدارِ حرم کے زیرِ اہتمام عالمی سطح پر مسلک حقہ اہلسنت (بریلوی) کی لائبریریوں کیلئے

عالمی بُک بینک

کا قیام

ادارہ ہذا کو ہر سال سینکڑوں ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں مختلف لائبریریوں کے لئے کتب و رسائل مفت طلب کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین سال سے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن رسد کم ہے اور طلب زیادہ۔ چنانچہ رسد کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے عالمی بک بینک قائم کیا گیا ہے۔

اپیل

سُنّی اشاعتی اداروں اور افراد سے ہمدردانہ اپیل ہے کہ وہ اپنی اپنی مطبوعات ارسال فرمائیں تاکہ ادارہ متعلقہ لائبریریوں کو آپ کی ارسال کردہ کتب پہنچا سکے۔ نوازش ہوگی۔

منجانب

سید عالم نگران ادارہ تاجدارِ حرم A-172 وحید آباد، گلبہار، کراچی پاکستان

"عجزِ توصیف"

۱۔ خسروی، توصیف اسکی تو کریگا کیا بھلا؟
جسکا خالق آپ ہو جس کے لیئے مدح سرا
وصف اسکا کون سا تیری سمجھ میں آئے گا؟
احسن و اکمل ہے جو تیرے تخیل سے سوا
صورت و سیرت ہے جسکی بے مثال و بے مثیل
جس کا ظاہر بھی حسین ہے، جسکا باطن بھی جمیل

۲۔ وصف اس کا کون سا کیسے کریگا تو بیاں؟
لکھ سکیگا کیا قلم، یا کہہ سکیگی کیا زباں؟
سطحِ لفظی پر دُرِّ معنی نہیں ہوتا عیاں
کیا ہو لغت اسکی جو ہے منعوتِ ربِّ ہر جہاں
تیری عقل و علم و فکر و فن کے بس میں ہی نہیں
نور کی تعریف ظلمت سے بھی ہے ممکن کہیں؟

۳۔ وہ، محمد، حامد و محمود و احمد جن کے نام
برتر از جان و جہاں و این و آں جس کا مقام
مصحفِ حق جسکی صورت، قولِ حق جسکا کلام
ہر جہت جسکی صفات و ذات کی حسن تمام
مدح اسکی کر سکیگا تو بھلا کیا، اے جہول
معرفت سے جس کی عاجز ہیں زمانوں کی عقول

۴۔ وصف اسکا کر سکیگا تو بیاں کیسے بتا؟
جب غلاموں کی بھی اسکے تو نہ کر پائے ثنا
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ با صفا
صدق و عدل و حلم و علم اُسکے ہیں جنسے رونما
کس لغت میں کون سے الفاظ ہیں شایانِ مدح؟
تا قیامت ہو نہ پائیگا کبھی پایانِ مدح

۵۔ امتزاجِ حسن و عشق ایسا اور اتنا خسروی
تو نے دیکھا یا سنا بھی ہے کہیں اب تک کبھی؟
مبتدائے ہر خبر، منشائے ہر سرّ و جلی
مرجعِ فکر و نظر، ملجائے عقل و آگہی
مدح اسکی اور تو، مدّاح ہے جسکا خدا!!!
چھوڑ یہ لفّاظیاں، لکھدے فقط صلِ علیٰ

خسروی کراچی

ادارۂ تاجدار حرم کراچی کے زیر اہتمام اہم تاریخی دستاویز

تحریک

نظامِ مصطفیٰ ۱۹۷۷ء

میں اہلسنّت کا کردار

زیر اشاعت ہے۔ پیرانِ عظام۔ علماء کرام۔ دار العلوم، مساجد اور دینی انجمنیں اپنے اپنے ضلع کی رپورٹ بمعہ تصاویر ارسال فرمائیں۔ تاکہ اہلسنّت کے تاریخی کردار کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کیا جاسکے۔

آپ کا خادم
سید سالم
سیکریٹری جنرل انجمن تاجدار حرم کراچی

ڈاک کا پتہ:۔ 172 وحید آباد۔ گلبہار۔ کراچی۔ پاکستان

انجمن تاجدار حرم گلبہار گذشتہ دو سال سے باقاعدگی کے ساتھ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصی "میلاد نمبر" کی اشاعت کا اہتمام کرتی ہے، اس مرتبہ بھی یہ نمبر اسی خصوصی اہتمام کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

ربیع الاول کا مہینہ مسلمانوں کے لئے خصوصی اہمیت کا حامل ہے اور میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد منانا ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہے، مجھے یقین ہے کہ اس نمبر میں حسب سابق ممتاز علماء اور ادیبوں کے اعلیٰ مضامین اور بہترین شعراء کا کلام شامل ہوگا اور اس سے عوام میں بالخصوص اور نئی نسل میں بالعموم عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اجاگر کی جائے گی۔

میں اس یادگار مجلہ کے مدیران کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مخلص

(سید احمد یوسف)

وزیر اطلاعات، صحت و سیاحت

حکومت سندھ۔

چوتھے سالانہ میلاد نمبر ۱۴۰۳ھ کے عنوانات

۱	حضور کی پیدائش پر اہل خانہ کی خوشی کا حال	۱۲	حضور کا چلنے پھرنے کا طریقہ
۲	حضور کی رسم عقیقہ کس طرح انجام پائی۔	۱۳	حضور کا غیر مسلموں کے ساتھ برتاؤ
۳	حضور کی تعلیم و تربیت کیسے ہوئی	۱۴	حضور کا زیارت قبور کا طریقہ
۴	حضور کا تجارت کرنے کا طریقہ	۱۵	حضور کا بزرگوں کے ساتھ برتاؤ
۵	حضور کی رسمِ شادی	۱۶	حضور کے اعلان نبوت سے قبل کے مشاغل
۶	حضور کا عبادت کرنے کا طریقہ	۱۷	حضور کا قیدیوں کے ساتھ برتاؤ
۷	حضور کا گفتگو کا طریقہ	۱۸	حضور کا سونے کا طریقہ
۸	حضور کا جنگ کرنے کا طریقہ	۱۹	حضور کی تدفین کا حال
۹	حضور کی بچوں کے ساتھ شفقت	۲۰	حضور کا دعوتوں میں شرکت کا طریقہ
۱۰	حضور کا بیماروں کی عیادت کا طریقہ	۲۱	حضور کا تحائف وصول کرنے کا طریقہ
۱۱	حضور کا محتاجوں کے ساتھ برتاؤ	۲۲	حضور کا عادی مجرموں کی اصلاح کا طریقہ

نوٹ:- مندرجہ بالا عنوانات پر 30 محرم الحرام 1403ھ تک وصول ہونیوالے مضامین شامل اشاعت ہوسکیں گے۔ ۔ ڈاک کی وصولی کا پتہ:-

سید عالم نگران ادارہ تاجدار حرم - A-172 وحید آباد گلبہار۔ کراچی پاکستان

نمبر ۲۹۵ / وی۔سی سینٹ ہال ، لاہور ٹیلیفون نمبر : ۴۴۹۱

محترم سید عالم صاحب نگران ادارہ تاجدار حرم کراچی

مکرّمی۔ السلام علیکم۔

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ آپ کا ادارہ اپنی روایت کے مطابق اپنے مجلّہ کا "میلاد نمبر" شائع کر رہا ہے۔ انسانیت کے عظیم محسن خیر البشر، رحمت للعالمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، سیرت طیبہ اور پاکیزہ تعلیمات سے منسوب ہونے والی کسی بھی کاوش میں شمولیت اپنے لئے باعثِ سعادت تصور کرتا ہوں۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی صورت میں نوعِ انسانی کو جو کچھ دیا اور سیرت طیبہ کی صورت میں انسانی کردار کی رفعتوں کا جو نمونہ پیش کیا وہ پوری انسانی تاریخ میں یکتا و منفرد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رحمت للعالمین کے بارے میں اس کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے کہ ؎

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

یہ ہماری بہت بڑی خوش بختی ہے کہ ہم اس مقدس اور عظیم ترین ہستی کے نام لیوا ہیں جس کا خلق خلقِ عظیم کہلایا جس نے غریبوں، ناداروں، ضعیفوں اور یتیموں کی دستگیری کی۔ تاریخ میں پہلی بار مساوات کی لازوال مثال قائم کی۔ اسود و ابیض اور عرب و عجم کے امتیازات اور نوع کے تعصبات مٹا ڈالے۔ صرف انسان کے اخلاق و کردار کو عزت اور احترام کا معیار قرار دیا۔ دنیا میں قیام امن و اخوت کے لئے ایسا منشور پیش کیا کہ جو پہلا اور آخری مکمل ترین اور جامع ترین منشور ہے۔

وقت بار بار یہی ثابت کر رہا ہے کہ پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہی نوعِ انسانی کو تباہی سے بچا سکتا ہے اور جاں گداز کرب سے نجات دلا سکتا ہے جس میں موجودہ دور کا انسان مبتلا ہے طبقاتی منافرت پر مبنی نظاموں تعصب انگیز وطن پرستی اور نسلی وجغرافیائی امتیازات نے فضائے عالم کو مسموم بنا رکھا ہے، انسان انسانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ انسانی شرف کی دھجیاں اڑ رہی ہیں۔ نفسا نفسی اور آپا دھاپی کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ ان حالات میں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی انسانوں کے دکھوں کا مداوا بن سکتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، بعثت، سیرت پاک اور تعلیمات پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور ابھی بہت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن میری دانست میں وقت کا اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ تمام مسلمان سیرت پاک کو عملاً مشعل راہ بنائیں۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی تعداد نوّے کروڑ سے زائد ہے۔ اگر مسلمانوں کا کردار وعمل ان سانچوں میں ڈھل جائے جو سیرت پاک کی صورت میں موجود ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ پوری دنیا کو اخلاق ومحبت سے فتح نہ کر لیں۔ رمز مسلمانی ع

اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

ہے۔ جب تک مسلمان بطور افراد اور بطور معاشرہ دنیا کے سامنے تعلیمات نبوی کا عملی نمونہ پیش نہیں کریں گے اس وقت تک اسلام کو عالمگیر صداقتوں کا بول بالا نہیں ہوگا۔ یہ امر بہر طور خوش کن ہے کہ دنیا کے ہر حصے میں اسلام کی روشنی بتدریج پھیل رہی ہے تعصبات وامتیازات سے پیدا ہونیوالے استبداد کے ستائے ہوئے انسان اسلام کے دامن میں پناہ ڈھونڈ رہے ہیں لیکن پوری ملت اسلامیہ صحیح اسلامی کردار وعمل کا نمونہ بن جائے تو انسان فوج در فوج اسلام کی طرف لپکیں گے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ اپنی مساعی میں کامیاب ہوں۔ آپ کا "میلاد نمبر" قارئین کے لئے حقیقی آگاہی کا سرچشمہ ثابت ہو۔ آمین والسلام

(ڈاکٹر خیرات محمد ابن رسا)
وائس چانسلر
پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور

سید عالم کراچی

کائنات کی ہر شے میں ۹۲ کا ہندسہ

جب سے انسانی ذہن میں سمجھنے اور جاننے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہے اس وقت سے آج تک انسان کائنات کا ہر راز معلوم کرنے میں سرگرم عمل ہے مگر آج تک دنیا کا کوئی انسان کارخانۂ قدرت کی حقیقتوں کو نہ پا سکا یہ سلسلہ ازل سے ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ آپ غور فرمائیں کہ ہزاروں لاکھوں سال گزرنے کے بعد بھی انسانی ذہن کائنات کو مکمل طور پر نہ جان سکا۔ تو پھر جس کی خاطر یہ سب کچھ بنا۔ تو اس کو جاننا بھی انسانی ذہن کے بس کی بات نہیں۔ مجھے حیرت ہے کہ موجودہ دور کے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں "حضور مر کر مٹی میں مل گئے" نعوذ باللہ۔ حضور بڑے بھائی کی مانند ہیں۔ اس وقت تھے اب نہیں۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے۔ میرا ان احباب کے لئے نیک مشورہ ہے کہ وہ ان غیر مسلموں کو دیکھیں۔ جن میں سے ایک کی مثال پیش خدمت ہے تاکہ آپ عبرت پکڑیں۔

لاہور کے قریب بمقام ننکانہ 1469ء سکھ مذہب کا بانی گرونانک پیدا ہوا جس نے کہا کہ ہر وہ شے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے

اعداد موجود ہیں۔ گرونانک کے اس خیال کی تصدیق کبیر داس کے درج ذیل دوہا سے ملتی ہے۔

عدد نکالو ہر چیز سے چوگن کر لو وائے
دو ملا کے پچگن کر لو بیس کا بھاگ لگائے
باقی بچے کو نوگن کر لو دو اس میں دو ملائے
کہت کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد آئے

(دیکھئے آستانہ دہلی ۴۰ شمارہ فروری ۱۹۷۱ء)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ ایک غیر مسلم کہہ رہا ہے کہ دنیا کی ہر شے میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں۔ اور آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے۔ یعنی قبر انور میں بھی موجود نہیں جبکہ غیر مسلم کہہ رہا ہے کہ وہ قبر کیا بلکہ ہر جگہ اور ہر نام و شے میں موجود ہیں۔ گرونانک کے اس نظریے کو پرکھنے کے لئے، عام آدمیوں کو سمجھانے کے لئے۔ چھوٹے بھائیوں کو راہ راست پر لانے کے لئے متذکرہ بالا فارمولے کی روشنی میں متعدد مثالیں پیش خدمت ہیں۔ تاکہ آپ خود حساب لگا کر تصدیق فرما سکیں

حروف ابجد کا چارٹ

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰
م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت		
۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰		
ث	خ	ذ	ض	ظ	غ						
۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰						

اس چارٹ کی روشنی میں پہلے تو ہم یہ دیکھیں کہ لفظ حضرت

"محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹۲ عدد بنتے ہیں یا نہیں۔

لفظ "محمد" کے حروف = م ح م د = محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابجد کے حساب سے اعداد = 40 + 8 + 40 + 4 = 92

آپ نے دیکھا کہ لفظ "محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابجد کے اعتبار سے عدد 92 نکل آئے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کائنات کی ہر شے میں 92 کا عدد آتا ہے یا نہیں۔ مختلف مثالیں درج ذیل ہیں۔ چنانچہ سب سے پہلے اسی نام کو لیا جائے۔ جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے۔

یعنی لفظ ——— اللہ جل جلالہ

ا + ل + ل + ہ = اللہ

1 + 30 + 30 + 5 = 66

ابجد کے اعتبار سے لفظ "اللہ" کے عدد 66 ہوئے۔ اب کبیر داس کے دوہا کے مطابق حل کریں تاکہ ثابت ہو سکے کہ لفظ اللہ میں 92 کا ہندسہ ہے یا نہیں۔

4×66 = 264 + 2 = 266 × 5 = 1330 ÷ 20 باقی 10 بچے

10 کو 9 سے ضرب کیا تو 90 آئے۔ 90 میں 2 جمع کئے تو 92 عدد آئے گا۔

پس ثابت ہو گیا کہ لفظ اللہ میں بھی 92 کا عدد موجود ہے۔ مزید ذہن نشین کرنے کے لئے مثالیں درج ذیل ہیں۔

نام شے ——— زمین

ز + م + ی + ن = زمین

7 + 40 + 10 + 50 = 107

4×107 + 2 × 5 ÷ 20 × 9 + 2 = 92

نام شے ________ آسمان

ن + ا + م + س + ا = آسمان

50 + 1 + 40 + 60 + 1 = 152

2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 152 = 92

نام پیغمبر ________ حضرت آدم علیہ السلام

ا + د + م = آدم

40 + 4 + 1 = 45

2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 45 = 92

نام پیغمبر ________ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ع + ی + س + ی = عیسیٰ

10 + 60 + 10 + 70 = 150

2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 150 = 92

نام کتاب ________ توریت

ت + و + ر + ی + ت = توریت

400 + 10 + 200 + 6 + 400 = 1016

2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 1016 = 92

نام کتاب ________ قرآن

ق + ر + ا + ن = قرآن

50 + 1 + 200 + 100 = 351

2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 351 = 92

نام شہر ________ مدینہ

م + د + ی + ن + ہ مدینہ

5 + 50 + 10 + 4 + 40 = 109

2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 109 = 92

نام شہر ________ لاہور

ل + ا + ہ + و + ر = لاہور

242 = 200 + 6 + 5 + 1 + 30

92 = 2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 242

نام چیز ________ ہوائی جہاز

ہ + و + ا + ی + ج + ہ + ا + ز = ہوائی جہاز

38 = 7 + 1 + 5 + 3 + 10 + 1 + 6 + 5

92 = 2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 38

نام چیز ________ ٹیلی ویژن

ٹ + ی + ل + ی + و + ی + ژ + ن = ٹیلی ویژن

523 = 50 + 7 + 10 + 6 + 10 + 30 + 10 + 400

92 = 2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 523

نام عمارت ________ لال قلعہ

ل + ا + ل + ق + ل + ع + ہ = لال قلعہ

266 = 5 + 70 + 30 + 100 + 30 + 1 + 30

92 = 2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 266

نام عمارت ________ خانہ کعبہ

خ + ا + ن + ہ + ک + ع + ب + ہ = خانہ کعبہ

753 = 5 + 2 + 70 + 20 + 5 + 50 + 1 + 600

92 = 2 + 9 x 20 ÷ 5 x 2 + 4 x 753

نام پرندہ ________ کبوتر

ک + ب + و + ت + ر = کبوتر

628 = 200 + 400 + 6 + 2 + 20

$92 = 2+9\times20\div5\times2+4\times628$

نام سمندر ________ بحیرہ عرب

ب + ح + ی + ر + ہ + ع + ر + ب = بحیرہ عرب

$497 = 2+200+70+5+200+10+8+2$

$92 = 2+9\times20\div5\times2+4\times497$

نام پہاڑ ________ کوہ ہمالیہ

ک + و + ہ + ہ + م + ا + ل + ی + ہ = کوہ ہمالیہ

$142 = 5+10+30+1+40+5+5+6+20$

$92 = 2+9\times20\div5\times2+4\times142$

نام ملک ________ ترکی

ت + ر + ک + ی = ترکی

$630 = 10+20+200+400$

$92 = 2+9\times20\div5\times2+4\times630$

نام سربراہ ________ شاہ حسین اردن

ش + ا + ہ + ح + س + ی + ن = شاہ حسین

$434 = 50+10+60+8+5+1+300$

$92 = 2+9\times20\div5\times2+4\times434$

نام درخت ________ آم

ا + م = آم

$41 = 40+1$

$92 = 2+9\times20\div5\times2+4\times41$

نام اخبار ________ روزنامہ "سعادت" لاہور

س + ع + ا + د + ت = سعادت

$400 + 4 + 1 + 70 + 60 = 535$

$2 + 9 \times 20 \div 5 \times 2 + 4 \times 535 = 92$

نام مجلّہ ـــــــــــ سالانہ "میلاد نمبر"

م + ی + ل + ا + د + ن + م + ب + ر = میلاد نمبر

$200 + 2 + 40 + 50 + 4 + 1 + 30 + 10 + 40 = 377$

$2 + 9 \times 20 \div 5 \times 2 + 4 \times 377 = 92$

اس طرح اگر آپ کائنات کی ہر شے کے اعداد نکال کر دیکھیں گے تو جواب یہی آئے گا۔ یعنی 92۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اعداد ہر شے میں موجود ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر شے کی اصل ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ میری اس کاوش سے میرے عزیز فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اپنے دلوں سے فرسودہ خیالات کو نکال باہر کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے اور ہمارے دلوں میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا فرمائیں۔ آمین

عرش سے تا فرش رحمت کا سماں چھایا تھا آج
اہل عالم کے لئے پیغام حق لایا تھا آج
جس کے باعث خلقت کون و مکاں ممکن ہوئی
عالم خاکی میں وہ نورِ ازل آیا تھا آج

پیغام

جناب سید عالم صاحب
نگران" ادارہ "تاجدار حرم"

محترمی السلام علیکم

آپ کا ۷ دسمبر کا خط ملا۔ حسب فرمائش مجوزہ "میلاد نمبر" کے لئے پیغام احترامات کے ساتھ اس خط کے ساتھ منسلک ہے۔

مجھے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ ادارہ "تاجدار حرم" گلبہار کراچی، گذشتہ دو سال سے ربیع الاول کے مبارک مہینے میں باقاعدگی سے "میلاد نمبر" شائع کر رہا ہے اور ادارے نے امسال بھی یکم ربیع الاول کو تیسرا سالانہ "میلاد نمبر" شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اس نمبر میں جو مضامین شامل ہیں وہ تحقیقی نوعیت کے حامل ہیں حضور صلعم کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں پر خاطر خواہ روشنی ڈالتے ہیں، میرے خیال میں "میلاد نمبر" کی اشاعت سے ادارہ تاجدار حرم ایک احسن دینی خدمت انجام دے رہا ہے۔

آپ کا مخلص
میر خلیل الرحمٰن
مدیر اعلیٰ جنگ گروپ آف نیوز پیپرز

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت گو شعراء

نعت گوئی اطاعت رسول اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ لیکن موجودہ دور میں کچھ ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے جو نعت گوئی اور نعت خوانی سے گریز ہی نہیں کرتے بلکہ معیوب سمجھتے ہیں۔ کسی مسجد کے در و دیوار پر لفظ محمد یا اللہ درج ہو تو انتہائی ڈھٹائی سے مٹا دیتے ہیں۔

یا رسول اللہ کا نعرہ تو انہیں ایسا لگتا ہے جیسے کوئی ان پر تیر برسا رہا ہو۔ حالانکہ صدق دل سے یا رسول اللہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کا نظارہ ہوتا ہے لیکن جو آنکھ اور جو دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے محروم ہو تو انہیں یا رسول اللہ میں سوائے شرک کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ یہ صورت حال نئے معاشرہ کی پیدا کردہ نہیں بلکہ ہندو اور یہود و نصاریٰ کے پراپیگنڈہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کفر اسلام پر اس وقت تک غالب نہیں آسکتا جب مومن کے دل میں حب رسول اللہ کا جذبہ موجود ہے۔ اس لئے کفار کی طویل جد و جہد سے مسلمانوں میں ایک ایسا عنصر پیدا ہو گیا ہے جو مسلمان کہلانے کے باوجود مسلمانی سے بہت دور ہیں۔

ذیل میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند شعراء کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ عوام مسلمانوں کو اور خاص طور پر نئی نسل کو احساس ہو کہ نعت گوئی نعت خوانی معیوب نہیں بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نعت گو شعراء کی حوصلہ افزائی فرماتی اور ان کے لئے خصوصی دعائیں فرماتے۔

جن شعراء کا ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے ان کی حضورؐ سے عقیدت اور محبت زبان تک محدود نہیں تھی بلکہ اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت خنساءؓ نے اپنے چار بیٹے جنگ قادسیہ میں شہید کرا کر اپنی بخشش کا سامان کیا۔ نعت گوئی نعت خوانی اور محافل میلاد النبیؐ جذبہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔

محبت اطاعت کا موجب ہوتی ہے اگر دل محبت سے خالی ہو تو اطاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت اور محبت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محبت کا راستہ ہے۔ اور جو عناصر یہ راستہ گوارا نہیں کرتے سمجھ لیجئے کہ وہ کبھی بھی اللہ کا قرب حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جو اللہ کے محبوب کی نعت گوارا نہیں کرتے۔ محب کب انہیں گوارا کر سکتا ہے۔

ذیل کا مضمون جناب طالب ہاشمی کی تصنیفات خیر البشر کے چالیس جانثار اور تذکار صحابیات سے ماخوذ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس دور کے ہر مسلمان کو صحابہ کرامؓ ۔۔۔ طاعت اور حب رسول اللہ عطا فرمائے۔

ناسخ سیفی

عہد رسالتؐ کے ایک مبارک دن کا ذکر ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک انصاری جانثار کے مکان پر تشریف لے گئے یہ صاحب رسولؐ ایک قادر الکلام شاعر تھے ان کے اشعار میں کچھ ایسی تاثیر اور ہیبت ہوتی تھی ۔۔ انہیں سن کر لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ انؓ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی اطلاع ہوئی، تو فرط مسرت سے بے خود ہو گئے اور بے تابانہ مکان سے باہر نکل کر حضورؐ کا استقبال کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر متبسم ہو گئے اور فرمایا۔

"ابو عبد اللہؓ اپنے کچھ اشعار تو سناؤ"

انہیں تعمیل ارشاد میں کیا عذر تھا۔ اسی وقت اپنے کئی اشعار بڑے ذوق و شوق سے پڑھ دیے۔ حضورؐ ان کو سن کر بہت محظوظ ہوئے فرمایا "اور" اس طرح آپ نے تین بار فرمائش کر کے اشعار سنے اور پھر ان کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا "کفار پر ان کی زد تیر سے بھی زیادہ سخت ہے۔"

یہ محب رسولؐ جن کے اشعار سننے کے لئے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور جن کے کلام کی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائش

فرمائی رسید نا ابو عبد اللہ کعبؓ بن مالک سلمی انصاری تھے۔

حضرت کعبؓ۔ نہ صرف خوب سیف تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تابع شرک زبان بھی عطا کر رکھی تھی ان کی شہرت زمانہ جاہلیت میں بھی تھی اور زمانہ اسلام میں بھی مشہور شاعر تھے۔ حافظ ابن عبدالبرؒ کا بیان ہے کہ مشرکین کی ہجو گوئی کی خدمت انصار کے تین شخصیتوں نے اپنے ذمہ لے لی یعنی حسان بن ثابتؓ۔ کعبؓ بن مالک اور عبداللہ بن رواحہؓ نے

دربار رسالت میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو جو مقام حاصل ہے وہ یقیناً منفرد مقام ہے یہ حضرت حسان ہی تھے جن کو حضور نبی اکرم نے خود اپنے دست مبارک سے اپنے منبر پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ کر عظمت اسلام کے متعلق اشعار سماعت فرمائے۔

حضرت حسان حضور نبی اکرم کی ولادت باسعادت سے سات سال قبل ۵۶۳ء میں پیدا ہوئے۔ شعر و شاعری کا شوق پہلے ہی سے موجود تھا سن بلوغ کو پہنچے تو حضرت نابغہ اور حضرت علقمہ جو اس دور کے معروف شعراء تھے ان سے اکتساب شاعری کیا اور بیس سال کی عمر میں خود ایک قادر الکلام شاعر بن گئے دس سال عربی عراق کے حکمران غسانی قبیلہ کے پاس مقیم رہے اس کے بعد واپس یثرب (مدینہ منورہ) آگئے۔ اس موقع پر دو قبائل میں جنگ ہوئی جو چھ سال جاری رہی حضرت حسان نے اپنے قبیلہ اوس کے حق میں اشعار لکھ کر قبیلہ میں جوش پیدا کر کے بازی جیت لی۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر یثرب پہنچے تو حضرت حسان بھی دیگر انصار کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد شاعری کو ترک کر کے قرآنی علوم حاصل کئے اور پھر معرکہ بدر پر جب مشرکین شعراء نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اشعار لکھے اور یہ اشعار حضور تک پہنچے تو آپ نے حضرت حسانؓ کو بلا کر ان کا جواب دینے کا حکم صادر فرمایا حضرت حسان نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی شان میں اشعار لکھے تو دنیائے عرب میں زبان زد عام ہو گئے اور مشرک شعراء کے قلم ٹوٹ گئے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا بے شک حسان کی زبان سے کلام جبرائیل ادا ہوتا [illegible] بعد حضرت حسان نے حضور [illegible] مدینہ میں دس سال تک عظیم اسلامی خدمات [illegible] دیا [illegible] معرکہ ہائے جہاد میں [illegible] جوش و خروش پیدا کر [illegible] روان دوان کا فرض [illegible] اکرم کے بعد خلفائے راشدین کے دور [illegible] بھی حضرت حسان یہ فریضہ بجا لا دیتے رہے حضرت حسان حضور نبی اکرم کے وصال شریف کے بعد پچاس سال تک زندہ رہے اور اسلام کی خدمات انجام دیتے رہے آپ کے اشعار کا مجموعہ ادبائے عرب کو ازبر ہو گیا تھا تیسری صدی ہجری میں محمد بن حبیب بغدادی نے ان اشعار کو باقاعدہ دیوان کی صورت دی جو ۱۹۱۰ء میں پہلی مرتبہ لندن سے شائع ہوا اور یہ دیوان اب بھی ہر جگہ دستیاب ہے۔

حضرت حسانؓ اپنے کلام میں مشرکین کے نسب پر اس طرح طعنہ زن ہوتے تھے کہ وہ [illegible] زدہ ہو جاتے تھے حضرت عبداللہ بن [illegible] [illegible] پر ملامت کرتے [illegible] اپنے اشعار میں کفار کو لڑائی کی دھمکیاں اس انداز میں دیتے تھے کہ وہ دہشت زدہ ہو جاتے تھے ایک روایت میں

ہے کہ غزوہ خیبر کے بعد جب قبیلہ اوس نے حضرت کعبؓ کے یہ شعر سنے تو سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

اشعار کا ترجمہ: "ہم نے تہامہ اور خیبر سے نپٹ لینے کے بعد اپنی تلواریں نیام میں کر لیں اب ہم پھر اٹھاتے ہیں اور اگر بول سکیں تو کہیں کہ اب اوس یا ثقیف کی باری ہے"

حضرت کعبؓ بن مالک کے صحیفہ حیات میں سبقت فی الاسلام حُبِ رسول غیرت دینی جیثیت ایمانی حق شناسی اور راست گوئی کے ابواب سب سے نمایاں ہیں۔

علامہ ابن اسحاقؒ حضرت تمیم داریؓ کے غلام ابوالحسنؓ سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) "اور شاعروں کی پیروی کرنے والے تو گمراہ لوگ ہوتے ہیں" تو حضرت کعب بن مالک حضرت حسان بن ثابت اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ روتے ہوئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو وہ جانتا تھا کہ ہم سب شاعر ہیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو تسلی دی اور فرمایا کہ تم ان شعراء میں سے نہیں ہو جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی بلکہ ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں فرمایا گیا (ترجمہ) "ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا۔"

[illegible] پر حضرت کعبؓ نے رحمت عالم صلی اللہ [illegible] سے دریافت کیا "یا رسول اللہ شعر گوئی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں مسلمان اس کی وجہ سے تلوار اور زبان دونوں سے جہاد کرتا ہے۔"

ہجرت نبویؐ کے چند سال بعد کا ذکر ہے کہ ایک دن ایک انصاری حب رسولؐ جن کا چہرہ نور ایمان سے چمک رہا تھا، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی نیت سے بڑے ذوق و شوق سے مسجد نبوی کی طرف روانہ ہوئے۔ اسی وقت حضور مسجد میں خطبہ دے رہے تھے وہ صاحب ابھی مسجد سے باہر ہی تھے کہ حضورؐ نے خطبہ کے دوران میں مسجد میں ایستادہ چند لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا اِجْلِسُوْا (اے لوگو بیٹھ جاؤ) ان صاحب نے حضورؐ کا ارشاد سنا تو فوراً ان کے قدم زمین میں گڑ گئے اور وہ اسی جگہ بیٹھ گئے۔ حضور خطبہ سے فارغ ہوئے تو کسی نے یہ واقعہ آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپؐ کو ان صاحب کے جذبہ اطاعت رسولؐ پر بڑی مسرت ہوئی اور آپؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا جذبہ زیادہ کرے" یہ حب رسول جن کے جذبہ اطاعت نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ

وسلم کو اسقدر مسرور کیا، لسان رسالت پر ان کے لئے دعائے برکت جاری ہو گئی۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری تھے۔ صحیح بخاری میں ہے مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی تو [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خود بھی گارا اور اینٹیں ڈھوتے تھے اس وقت آپ کی زبان مبارک پر حضرت عبداللہ بن رواحہ کا یہ شعر ہوتا تھا۔

(ترجمہ) الٰہی اجر تو بس آخرت کا اجر ہے۔ پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ جوش ایمان اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت

ہی بارگاہ نبوت میں درجہ تقرب حاصل کیا۔ قبول اسلام کے بعد ان کی شاعری یکسر حق کی تبلیغ اور کفار کی مذمت کے لئے وقف ہو کر رہ گئی تھی عبداللہؓ اپنے اشعار میں کفار کی گمراہی اور ضلالت پر ایسی چوٹ کرتے تھے کہ وہ تلملا اٹھتے۔ ان کے دل میں راہ حق میں سر کٹانے کی آرزو ہر وقت مچلتی رہتی۔ حافظ ابن حجرؒ نے "الاصابہ" میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ ہر غزوہ میں پیش پیش ہوتے تھے اور واپسی میں سب سے پیچھے ہوتے تھے۔"

جب کوکبۂ نبوی مکہ میں داخل ہوا تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی مہار تھامے ہوئے تھے اور بڑے جوش وجذبہ کے ساتھ یہ شعر پڑھ [رہے تھے]

اے کافرو ان کے رستے سے ہٹ جاؤ
کیونکہ تمام بھلائیاں رسول اللہ کے ساتھ ہیں۔
ہم نے تم کو قرآن کی تاویل پر تم پہ مارا ہے
ہم نے قرآن کی تنزیل پر تم پر ضرب لگائی تھی
جس سے سر دھڑ سے الگ ہو گئے ہیں۔
اور دوست نے دوستی کو فراموش کر دیا ہے۔
اے میرے رب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتا ہوں۔

حضرت عمر فاروق کو یہ اشعار کچھ سخت … ہوئے حضرت عبداللہ سے مخاطب ہو کر … انہیں ایسے اشعار حرم الٰہی اور رسول اللہ کے سامنے پڑھتے ہو؟ حضورؐ نے فرمایا "عمر میں عبداللہ کے اشعار سن رہا ہوں خدا کی قسم! ان کے اشعار مشرکین پر تیر اور خنجر کا کام کرتے ہیں پھر آپ نے حضرت عبداللہ سے فرمایا تم یہ کہو:

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس کے لشکر کو زور آور کیا اور دشمن کے لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی۔

حضرت عبداللہؓ نے حضورؐ کے ارشاد کے مطابق تعمیل کی تو تمام صحابہ نے بھی آواز ملا کر یہ الفاظ دہرائے اس سے ایسی گونج پیدا ہوئی کہ فضا میں ارتعاش پیدا ہو گیا اور کفار کے دل دہل گئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمادی الاولیٰ ۸ھ میں حارث بن عمیر کے خون کا بدلہ لینے کے لئے تین ہزار مجاہدین حضرت زید بن حارثہؓ کی سرکردگی میں مدینے سے روانہ فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ اگر لڑائی میں زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے اور وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ لشکر کی قیادت کریں گے اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جسے مناسب سمجھیں امیر بنا لیں۔

ایک یہودی بھی اس موقع پر موجود تھا اس نے حضورؐ کے ارشاد کو سنا تو کہا کہ یہ تینوں ضرور مارے جائیں گے کیونکہ پہلے انبیاء کے اس قسم کے کلام کا یہی نتیجہ ہوتا تھا۔ تینوں بزرگوں نے کہا "حضور سچے نبی ہیں اگر ہمارے مقدر میں شہادت لکھی ہے تو زہے قسمت"

حضورؐ نے ایک سفید جھنڈا بنا کر حضرت زیدؓ کے حوالے کیا اور لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ کو پورا یقین تھا کہ اب … ان بزرگوں سے ملاقات نہ ہو گی۔ جب انہوں نے رخصتی سلام کیا اور دعا کی کہ اللہ تمہیں بخیر و عافیت واپس لائے تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے چند اشعار پڑھے جن کا ترجمہ ذیل ہے

"لیکن میں خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں

کی مغفرت چاہتا ہوں اور تلوار کی ایک
ایسی کاری ضرب جو جوش کو ٹھنڈا
کر دے (جس سے جھاگ دار خون
پانی کی طرح بہے) یا برچھے کا ایسا
وار جو آنتوں اور جگر کو چیرتا ہوا
نکل جائے۔ یہاں تک کہ جب لوگ میری
قبر پر گزریں تو پکار اٹھیں کہ اللہ
نے اس غازی کو ہدایت دی اور کیسا
کیا اور بے شک یہ ہدایت پر تھا)

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
کی ایک جماعت کے ساتھ مقدس لشکر
کی مشایعت اور وداع تک مشایعت فرمائی جب حضور
لشکر کو الوداع کہہ کر واپس تشریف لے گئے
تو حضرت عبداللہ بن رواحہ کا جی بھر آیا اور
انکی زبان پر بے ساختہ یہ شعر آ گیا

(ترجمہ) اس ذات پر آخری سلام ہو جس
نے جن کو کھجوروں کے درختوں میں رخصت
کیا جو مشایعت کرنے والوں میں سب سے
بہتر ہیں جو سب سے بہتر دوست ہیں۔

اسلامی لشکر نے حدود شام میں داخل
ہو کر معان کے مقام پر پڑاؤ ڈالا تو انہیں
غنیم کی کثیر تعداد اور جنگی تیاریوں کا علم
ہوا بعض اصحاب نے رائے دی کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حالات سے مطلع
کیا جائے۔ اس موقع پر حضرت عبداللہ
نے للکار کر فرمایا:

"اے لوگو! تم کس بات سے گھبراتے
ہو تمہارا مطلوب و مقصود تو راہ حق میں اپنی
جانیں قربان کرنا ہے مسلمان کبھی مادی قوت
اور آدمیوں کی کثرت کے بل پر نہیں لڑتے،
وہ صرف دین حق کی خاطر لڑتے ہیں جس نے
انہیں عزت بخشی ہے۔ آگے بڑھو اور دو
کامیابیوں میں سے ایک حاصل کرو شہادت
یا فتح"

حضرت عبداللہ کی تقریر نے تمام مجاہدین
کے دلوں میں شوق شہادت کے شعلے بھڑکا
دئے اور وہ موتہ پہنچ کر رومیوں کی بے پناہ
طاغوتی طاقت سے بھڑ گئے۔ حضرت زید بن
حارثہ مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہو گئے
تو حضرت جعفر بن ابی طالب نے علم سنبھالا
وہ بھی نوے زخم کھا کر خلد بریں کو سدھارے
تو حضور کے ارشاد کے مطابق اب حضرت عبداللہ
بن رواحہ لشکر کے قائد بنے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک سے
روایت ہے کہ جس وقت موتہ کے میدان میں مسلمان
موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہے تھے سینکڑوں
میل دور مدینہ منورہ میں سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد نبوی کے منبر پر تشریف فرما تھے
آپ کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا زبان
مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ نشان لیا زید نے وہ
شہید ہوئے۔ نشان لیا اب جعفر نے اور وہ
شہید ہوئے۔ نشان لیا اب عبداللہ بن رواحہ
نے اور وہ بھی شہید ہوئے۔ اب نشان لیا
خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے اور اس
کو فتح دی گئی۔"

گویا میدان جنگ کا نقشہ حضور کے بالکل
سامنے تھا اور وحی کے ذریعہ آپ کو پل پل
کی خبر مل رہی تھی۔ اسی واقعہ کی بنا پر خالد
بن ولید سیف اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے

حضرت عبداللہ بن رواحہ کو کفار کی ہجوگوئی
کے علاوہ دوسری اصناف سخن پر بھی عبور
حاصل تھا اور وہ فی البدیہہ شعر کہنے پر بھی
قدرت رکھتے تھے۔ صحیح بخاری اور بعض دوسری
کتابوں میں انکے متعدد نعتیہ اور رجزیہ اشعار

بھی ملتے ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عبداللہ کے اشعار اس قدر پسند تھے کہ آپؐ نے کئی موقعوں پر اپنی زبان مبارک سے اُن کے بعض اشعار دہرائے۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ غزوہ موتہ پر روانہ ہونے سے قبل حضرت عبداللہ بن رواحہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے رخصت ہوتے ہوئے یہ شعر پڑھے :

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جو خوبیاں آپؐ کو عطا کی ہیں وہ قائم و دائم رکھے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی خوبیوں کو دوام بخشا گیا اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے جیسی کہ دوسرے رسولوں کی فرمائی۔

اے برگزیدہ رسول میں نے آپؐ میں کمال درجے کی بھلائی دیکھی اللہ جانتا ہے کہ میری نظر (یا فراست) نے مجھ سے خیانت نہیں کی۔ آپؐ اللہ کے نبی ہیں جو آپ کی شفاعت سے یومِ حساب میں محروم ہوا اس کی تقدیر پھوٹ گئی۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے صحیفہ حیات میں محبت و اطاعتِ رسولؐ غیرتِ دینی شغف عبادت و ذکرِ الٰہی خشیتِ الٰہی اور شوقِ جہاد و شہادت سب سے نمایاں ابواب ہیں وہ ہجرتِ نبوی سے پہلے اس وقت سعادت افروزِ اسلام ہوئے جب اسلام کا نام لینا بھی سارے عرب کو دعوتِ جنگ دینے کے مترادف تھا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی یہ کیفیت تھی کہ آپؐ کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے کبھی سیر نہیں ہوتی تھی ایک دفعہ ایک شعر میں آپؐ سے مخاطب ہو کر اپنے دلی جذبات کا یوں اظہار کیا۔

" یا رسول اللہ اگر آپ میں کھلی ہوئی نشانیاں نہ بھی ہوتیں۔ جب بھی آپ کا روئے انور خبرِ رسالت دینے اور آپ کو اللہ کا رسول برحق ثابت کرنے کے لئے کافی تھا۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ذکرِ الٰہی سے بھی بڑا شغف تھا اور مجالس وعظ و ذکر میں بیٹھ کر اُن کو بے انتہا روحانی لذت حاصل ہوتی تھی۔ مسند احمد بن حنبلؒ میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رسول اللہؐ کے صحابہ میں سے کسی سے ملتے تو ان سے کہتے آؤ تھوڑی دیر کے لئے اپنے رب پر ایمان لائیں۔ ایک دن یہی بات ایک صاحب سے کہی تو ان کو ناگوار گزری اور انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ یا رسول اللہ ابن رواحہ کو دیکھئے کہ وہ ہمیں تھوڑی دیر کے لئے اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا : اللہ ابن رواحہ پر رحم فرمائے۔ بے شک وہ ایسی مجالس کو پسند کرتا ہے جن پر ملائکہ بھی فخر کرتے ہیں۔"

ایک روایت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے ایک دوسرے صحابی رسولؐ سے کہا کہ آؤ تھوڑی دیر کیلئے ایمان لائیں۔ انہوں نے کہا " کیا ہم مومن نہیں ہیں ؟ "

حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ بے شک ہم مومن ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث ہو گا۔" ایک اور روایت میں حضرت شریح بن عبیدؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ اپنے رفیقوں میں سے کسی کا ہاتھ پکڑ لیتے اور ان سے کہتے کہ آؤ تھوڑی دیر کیلئے

ایمان لائیں یعنی ایمان تازہ کریں۔ پھر دین ان کو ساتھ لے کر مجلس ذکر میں بیٹھ جاتے

حضرت ابو الدرداء انصاری سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ پر خشیت الٰہی کا ہر وقت غلبہ رہتا تھا اور وہ آخرت کے خوف سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے تھے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن رواحہ علیل تھے اور اپنی اہلیہ کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے یکایک ان پر گریہ طاری ہو گیا۔ ان کی اہلیہ بھی رونے لگیں۔ حضرت عبداللہ نے پوچھا تم کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا آپ کو روتے دیکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ کا قول یاد آ گیا۔

(ترجمہ) تم میں سے کوئی نہیں بچے گا مگر جہنم پر سے اس کا گزر ضرور ہوگا۔ یہ بات تیرے رب کے نزدیک ضروری اور فیصلہ شدہ ہے۔

(سورۃ مریم رکوع ۵)

اب میں نہیں جانتا کہ میں اس سے نجات پا جاؤں گا یا نہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وہ غزوہ موتہ پر روانہ ہونے سے پہلے لوگوں سے رخصت ہو رہے تھے۔ ان کو روتے دیکھ کر لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو کس بات نے رلایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے رونے کا سبب نہ دنیا کی محبت ہے اور نہ تم لوگوں سے جدائی کا صدمہ۔ بلکہ مجھے تو روز آخرت کا خوف رلا رہا ہے پھر انہوں نے مذکورہ آیت پڑھی۔

حضرت خنساء (الخنساء) کا شمار عظیم المرتبت صحابیات میں ہوتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنو سلیم سے تھا جو بنو قیس بن عیلان کی ایک شاخ تھا۔ یہ قبیلہ اپنی شرافت نفس، جود و سخا اور شجاعت و ہمت کی بنا پر قبائل عرب میں امتیازی حیثیت کا حامل تھا۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ کی تعریف فرمائی۔

حضرت خنساء اپنے عہد کی بہترین مرثیہ گو تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب ربیع الاول سے ذی قعدہ تک مختلف مقامات پر بڑی دھوم سے میلے لگایا کرتے تھے۔ بازار عکاظ کا میلہ ان میں سب سے زیادہ مشہور تھا۔ اس میں عرب قبائل کے تمام رؤسا اور ہر قسم کے ارباب ہنر و کمال شامل ہوتے۔ یہ میلہ نہایت اہم اور مرکزی حیثیت کا حامل تھا۔ عرب کے کونے کونے سے ہر چھوٹا بڑا شاعر اس میں شریک ہوتا اور لوگوں کو اپنا کلام سناتا۔ حضرت خنساء بھی ہر سال بازار عکاظ کے اس اجتماع میں شریک ہوتیں جب ان کی آمد آمد ہوتی تو لوگ اس طرف دوڑ پڑتے اور ان کے اونٹ کے گرد گھیرا ڈال کر مرثیے سنانے کے لئے اصرار کرتے جب وہ اپنے کسی مرثیہ کے چند اشعار پڑھتیں تو سامعین فرط رنج و الم سے دھاڑیں مار مار کر روتے اور یہ سامعین کون ہوتے تھے؟ نہایت سنگدل اور خوفناک بدوی جنگجو جن کے لئے قتل و غارت محض ایک کھیل تھا۔ خنساء کے اشعار سن کر ان کے دل پگھل جاتے اور سیل اشک ان کی آنکھوں سے رواں ہو جاتا۔ یہ سیل اشک ان میں جذبہ انسانیت بیدار کرنے کا باعث بنتا۔

تمام علماء شعر و سخن اس بات پر متفق

ہیں کہ کوئی بھی عورت شعر گوئی میں خنساءؓ
کے برابر نہیں ہوئی۔ نہ ان سے پہلے اور نہ
ان کے بعد (اسد الغابہ)
بنو امیہ کے دور کے مشہور شاعر جریر
(متوفی ۱۱۰ ھ) سے ایک مرتبہ لوگوں نے
دریافت کیا سب سے بڑا شاعر کون ہے؟
اس نے جواب دیا کہ اگر خنساء نہ ہوتی تو
میں ہی سب سے بڑا شاعر تھا۔
حضرت خنساءؓ کا آغاز پیری تھا کہ فاران
کی چوٹیوں سے آفتاب رسالت طلوع ہوا۔
اور عرب کا گوشہ گوشہ اس کے نور سے جگمگانے
لگا۔ حضرت خنساء کے کانوں میں بھی پیغام
حق کی بھنک پڑی اللہ تعالیٰ نے انہیں
فطرت سعید سے نوازا تھا۔ یہ پیغام سنتے ہی
دل و دماغ کی دنیا بدل گئی۔ اپنے قبیلہ کے
چند آدمیوں کے ساتھ منزلوں پر منزلیں
مارتی مدینہ منورہ پہنچیں اور رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
حاضر ہو کر اسلام کی دولت لازوال سے مالا مال
ہو گئیں۔ علامہ ابن اثیر اور حافظ ابن حجر نے
لکھا ہے کہ اس موقع پر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم بڑی دیر تک ان کا فصیح و بلیغ کلام سنتے
رہے وہ سناتی جاتی تھیں اور حضور فرماتے جاتے
تھے۔ شاباش اے خنساء
قبول اسلام کے بعد وہ اپنے قبیلہ میں
واپس تشریف لے گئیں اور لوگوں کو پیغام
رسالت پہنچا کر اسلام قبول کرنے کی ترغیب دی
زبان میں بڑی تاثیر تھی۔ چنانچہ بے شمار
لوگ ان کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام
قبول کر لیا۔ اس کے بعد وہ وقتاً فوقتاً مدینہ
منورہ آتیں اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہو کر فیضان نبوی سے
مستفید و بہرہ یاب ہوتیں۔ اسلام لانے کے
بعد حضرت خنساءؓ کے کلام کا رنگ ہی بدل
گیا۔ تبلیغ اسلام کی عکاسی ہوتی۔ سننے والے
متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔
سیدنا عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں
جنگ قادسیہ کا شمار عراق عرب کی سرزمین
پر لڑی جانے والی نہایت خونریز اور فیصلہ کن
جنگوں میں ہوتا ہے اس لڑائی میں ایران
کے دو لاکھ آزمودہ کار جنگجو اور تین سو
جنگی ہاتھی مسلمانوں کے مقابل لا کھڑے کئے تھے۔
دوسری طرف مجاہدین اسلام کی کل تعداد صرف
تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھی ان
میں سے بعض مجاہدین کے اہل و عیال بھی
جہاد میں حصہ لینے کے لئے آگئے تھے۔ اس
جنگ میں حضرت خنساء بھی جذبہ جہاد سے
سرشار ہو کر اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھ موجود
تھیں۔ شب کے ابتدائی حصہ میں جب ہر مجاہد
آنے والی صبح کے ہولناک منظر پر غور کر رہا
تھا تو اس خاتون نے چاروں فرزندوں کو
بلایا اور ان سے یوں خطاب کیا۔
"میرے بچو! تم اپنی خوشی سے اسلام
لائے اور اپنی خوشی سے تم نے ہجرت
کی۔ اس ذات لایزال کی قسم جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس طرح
تم ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے
اسی طرح تم ایک باپ کی اولاد ہو۔
میں نے نہ تمہارے باپ سے خیانت
کی اور نہ تمہارے ماموں کو ذلیل و رسوا
کیا تمہارا نسب بے عیب ہے اور تمہارا
حسب بے داغ خوب سمجھ لو کہ
جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی
کام ثواب نہیں۔ آخرت کی دائمی
زندگی دنیا کی فانی زندگی سے کہیں

بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔
(اے مسلمانو! صبر سے کام لو اور ثابت قدم رہو آپس میں مل کر رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ مراد کو پہنچو)
(آل عمران ع ۲۰)

کل انشاء اللہ نے چاہا اور تم خیریت سے صبح کرو تو تجربہ کاری کے ساتھ اور خدا کی نصرت کی دعا مانگتے ہوئے دشمن پر ٹوٹ پڑنا اور جب تم دیکھو کہ لڑائی کا تنور خوب گرم ہو گیا اور اس کے شعلے بھڑکنے لگیں تو تم خاص آتش دان جنگ میں گھس پڑنا اور راہ حق میں دیوانہ وار تلوار چلانا ہو سکے تو دشمن کے سپہ سالار پر ٹوٹ پڑنا اگر کامیاب رہے تو بہتر اور اگر شہادت نصیب ہوئی تو یہ اس سے بھی بہتر کہ آخرت کی فضیلت کے مستحق ہو گے۔

چاروں نونہالوں نے یک زبان ہو کر کہا۔
"اے مادر محترم! انشاء اللہ ہم آپ کی توقعات پر پورا اتریں گے اور آپ ہمیں ثابت قدم پائیں گی۔"

صبح جب معرکہ کارزار گرم ہوا تو حضرت خنساء کے چاروں فرزند اپنے گھوڑوں کی باگیں اٹھاتے رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے ایک ساتھ میدان جنگ میں کود پڑے۔

بزرگ خاتون جن کے چہرے پر عجیب قسم کا جلال تھا اپنے فرزندوں کو میدان جنگ میں بھیج کر بارگاہ الٰہی میں یوں عرض پیرا ہوئیں۔
"الٰہی میری متاع عزیز یہی کچھ تھی اب تیرے سپرد ہے" اپنی ماں کی تقریر سن کر ان نوجوانوں کے دلوں میں رات ہی سے شوق شہادت کے شعلے بھڑک رہے تھے۔

اب جو لڑائی کا موقع ملا تو ایسی وارفتگی سے لڑے کہ شجاعت بھی آفریں پکار اٹھی۔ جس طرف جھک پڑتے تھے غنیم کے پرے کے پرے صاف ہو جاتے تھے آخر دشمن کے سیکڑوں جنگجوؤں نے انہیں اپنے نرغہ میں لیا۔ اس حالت میں بھی یہ سرفروش مطلق ہراساں نہ ہوئے اور دشمن کے بیسیوں کا بیڑا کو خاک و خون میں لوٹا کر خود بھی رتبہ شہادت پر فائز ہو گئے۔

جب حضرت خنساء نے اپنے بچوں کی شہادت کی خبر سنی تو نالہ و فریاد کی بجائے بارگاہ رب العزت میں سجدہ ریز ہو گئیں اور ان کی زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری ہو گئے "اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنے فرزندوں کے قتل سے مشرف کیا باری تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ قیامت کے دن بچوں کے ساتھ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دیگا۔ آمین!

مناٸیں خوشی و مسرت مسلماں رسول مکرم کی میلاد آئی
کریں شوق سے اپنے گھر چراغاں رسول مکرم کی میلاد آئی

مٹیں گی ضلالت کی تاریکیاں سب ہوئی جاتی ہے ختم اب کفر کی شب
ہدایت کی ہوتی ہے صبح درخشاں رسول مکرم کی میلاد آئی

کی باد صبا نے زمیں کی فراشی تو شبنم نے کی خدمت آبپاشی
ہوا گلشن دہر جنت بداماں رسول مکرم کی میلاد آئی

تھا منشائے قدرت منائیں خوشی سب کہ عالم میں آنکو ہے رحمت رب
مگر فرط غم سے ہے ابلیس گریاں رسول مکرم کی میلاد آئی

خوشی کرنے والوں کو حق نے نوازا شفا بنت عامر نے صدقے میں پایا
ملا عامر یمنی کو رخت ایماں رسول مکرم کی میلاد آئی

وحوش و طیور و چرندے بہائم ہیں میلاد حضرت سے مسرور باہم
ہوا کرکے غم آج منصوب شیطاں رسول مکرم کی میلاد آئی

مناتے ہیں جو لوگ جشن ولادت ہے مقصود بس اس سے اظہار فرحت
ہے یہ بھی تو آئین اسلام قرآں رسول مکرم کی میلاد آئی

مسرت سے مسرور ہے ذرہ ذرہ تو معمور صد رنگ ہے غنچہ غنچہ
ہوا بوئے گل سے معطر گلستاں رسول مکرم کی میلاد آئی

بجھی آگ فارس کے آتش کدے کی یہ آمد ہوئی آمد مصطفےٰ کی
گرے کنگرے قصر کسریٰ ہے لرزاں رسول مکرم کی میلاد آئی

پڑھیں یا سنیں ذکر میلاد حضرت جہاں بھی بصد احترام و عقیدت
تو بے شک ہو یونس وہاں فضل رحماں رسول مکرم کی میلاد آئی

——— مولانا محمد یونس مالیگانوی بڑودہ بھارت

علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی ولادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کنزِ مخفی حدیث قدسی میں ہے۔ کُنْتُ کَنْزاً مَّخْفِیاً اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ میں مخفی خزانہ تھا ارادہ ہوا کہ پہچانا جاؤں۔ بنا بریں حسنِ حقیقی کا جلوۂ قدیم اپنی شانِ احدیت سے بزمِ شہود کی طرف منعکس ہوا اور آئینۂ محمدی بن گیا۔ انوارِ حمدیہ کی تابشوں سے آئینۂ محمدی نورِ ازلی کا مظہرِ اتم ہو گیا ہے حقیقتِ محمدیہ میں نورِ خداوندی کے جلوے چمکے اور اس کی ضو بار کرنوں سے کن فیکون کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لوح۔ قلم۔ عرش۔ کرسی۔ جنت دوزخ۔ جن۔ بشر۔ ملائک۔ زمین۔ آسمان۔ غرض بزمِ کونین کی ہر شئے اسی نورِ محمدی کی آئینہ دار ہے ؎

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ۔۔۔ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

حدیث جابر رضی اللہ عنہ ہمارے مذکورہ بالا اجمالی بیان کی تفصیل میں ہے جو مسند عبدالرزاق میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اوّل ما خلق اللّٰہ نوری من نورہٖ یا جابر۔ اے جابر سب سے اوّل جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جس کو اس نے اپنے نور سے پیدا کیا۔ پھر اس نور سے جملہ کائنات ظاہر ہوئی تفصیل فقیر کے رسالہ حبل متین میں ہے۔

(ف) جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کا نور پیدا فرمایا تو اس صورت

پر پیدا فرمایا جو صورت آپ کی عالم میں دنیا میں تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نور محض تھا۔ اور یہاں عالم شہادت یا عالم امکان میں وہ نور بشریت سے جمع ہوا کہ اس کے سبب سے آپ کی بشریت بھی نور مجسم تھی۔

نورانی بشریت ۱۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا سایہ نہیں تھا گیا (۲) آپ کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھی (۳) آپ کے جسم اور آپ کے پسینے سے خوشبو مہکتی تھی (۴) آپ کے رخسار میں جو چیز ہوتی اس کا عکس اور پرتو دکھا جاتا (۵) جب آپ ہنستے تو دانتوں سے نور نکلتا دکھائی دیتا (۶) آپ کئی کئی دن رات کو افطار کئے بغیر روزہ رکھتے تھے اور جسم پر اضمحلال وضعف کا اثر نہیں ہوتا تھا۔

نورِ خدا کی زمین کی طرف روانگی وسیر وہی نور سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا

جسے ملائکہ دیکھنے کے لئے ہر وقت آدم علیہ السلام کے گرد گھومتے تھے چنانچہ تفسیر بحر العلوم نسفی میں ہے کہ جب وہ نور مبارک آدم علیہ السلام کی پیشانی میں ودیعت رکھا گیا ملاء اعلیٰ میں ان کی تعظیم و توقیر ہونے لگی جس طرف گزر فرماتے پرے کے پرے ملائکہ کے ان کے پیچھے برائے اکرام و احترام جاتے ایک روز جناب باری سے سبب اس کا دریافت کیا خطاب آیا اے آدم جو نور تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے اس تعظیم و توقیر کا وہی سبب ہے عرض کی الٰہی اسے میرے کسی ایسے عضو میں منتقل فرما کہ میں اسے دیکھوں اور اس کے دیدار فیض آثار سے اپنے قلب کو مسرور اور آنکھوں کو منور کروں چنانچہ باستدعائے آدم وہ نور ان کی سبابہ دست راست میں منتقل فرمایا گیا جب آدم علیہ السلام نے اس کو دیکھا انگلی اٹھا کر کلمۂ شہادت ادا کیا اور قرۃ عینی بک یا محمد کہہ کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا اور اس انگلی کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگایا اسی وجہ سے ہم آذان میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چومتے ہیں جس کی تفصیل کتب کلامیہ میں ہے۔
پھر وہ نورِ پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا جیسا کہ صحاح کی روایت میں
ہے۔ اجمالی اشارہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے قصیدہ مبارکہ میں ہے
جسے مواہب لدنیہ و دیگر سیر کی کتب میں نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

مِن قبلها طِبتَ فِی الظِّلالِ وَفِی مُستَودَعٍ حیث یخصف الورق

اس سے پہلے آپ پاک تھے۔ جب کہ آدم علیہ السلام درختوں کے سایہ
میں۔ اور امانت گاہ میں لپٹ رہے تھے

ثُمَّ هَبطتَ البِلَادَ وَلَا بَشَرٌ
اَنتَ وَلَا مُضغَةٌ وَّلا عَلَقٌ

پھر آپ شہروں میں اترے اور آپ بشر نہ تھے۔ اور آپ نہ گوشت تھے
اور نہ آپ خون بستہ تھے۔ بل نطفةٌ ترکبُ السَّفِینَ وَقَدْ
اَلجَمَ نَسْرًا وَاَهلَهُ الغَرَقُ۔ بلکہ آپ بشری اوصاف میں نہیں آئے تھے جبکہ
کشتی میں سوار ہوئے اور نسر نامی بت کو لگام دی گئی اور اس کے پجاری غرق
ہو گئے۔

تُنقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ ۔ اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ

اور پشتِ پدر سے شکم مادر میں تشریف لاتے تھے۔ جبکہ ایک زمانہ گزرتا تو دوسرا
شروع ہوتا۔ وَاَنتَ لَمَّا وُلِدتَّ اَشرَقَتِ
الاَرضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الاُفُقُ

اور جب آپ پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوئی اور آپ کے نور کی ضیا
سے یہ جہان جگمگایا!

حَتّٰی احتَوٰی بَیتُكَ المُهَیمِنُ مِن خِندِفٍ عَلیَاءَ تَحتَهَا النُّطُقُ

حتٰی کہ آپ کی خاندانی شرافت سب کو حاوی ہو گئی۔ عمدہ نسب خندف اور ادنٰی
نسب نطق کو آپ سے شرف ملا۔

فنحن فی ذالک الضیاء فی النور وسبیل الرشاء نخترق

پھر ہم اس روشنی میں ہیں اور نور میں ہیں۔ اور ہدایت کے راستے پر ہم بجلی کی طرح ترقی کر رہے ہیں۔

وردت نار الخلیل مکتتما فی صلبہ انت کیف تحترق

آپ آگ میں اترے جب ابراہیم علیہ السلام آپ کے امانتدار تھے تو پھر

بہر حال یہ نور پشت بہ پشت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔

حضرت عبداللہ کے ہاں

مروی ہے کہ جب وہ نور محمدی پیشانیٔ حضرت عبداللہ میں چمکا تمام عرب میں ان کے حسن و جمال کا شہرہ بلند ہوا۔ جوق در جوق یہود آتے اور دیکھ کر کہتے کہ یہ نور عبداللہ کا نہیں ہے۔ بلکہ محمد ابن عبداللہ خاتم الانبیا کا نور ہے جو ان کی پشت سے پیدا ہوں گے اب تو تمام یہود کے سینہ میں آتش حسد شعلہ زن ہوئی اور حضرت عبداللہ کے قتل کی فکر کرنا شروع کی ایک دن حضرت عبداللہ کے شکار میں جانے کی خبر پاکر نو شخص تلواریں زہر آلودہ ہاتھوں میں لیکر بارادہ قتل حضرت عبداللہ نکلے اور ایک جگہ انہیں اکیلا پاکر گھیر لیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا خود حافظ و نگہبان تھا واللہ یعصمک من الناس اور اسے اپنے نور کو کامل کرنا منظور تھا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون لہذا فوراً سواران غیبی بھیجکر دم زدن میں ان ناہنجاروں کو قتل کرایا اور اپنے پیارے حبیب کے نور کو ضائع ہونے سے بچایا۔ الغرض جب حضرت عبداللہ سن بلوغ کو پہنچے تو بڑی زنان عرب صاحب ثروت وجاہ رشک مہر و ماہ ان کا حسن دلربا و جمال جہاں آرا دیکھ کر عاشق و متوالی ہوئیں اور نکاح کی خواہش ظاہر کرنے لگیں یہاں تک کہ بہت سی ان پر فریفتہ ہو کر بر سر راہ مثل زلیخا بیٹھ جاتیں اور ان کے نور و فور السرور کو دیکھ کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا اور قلب کو مسرور کرتیں۔

اور بر مزوکنایہ اپنی خواہش دلی ظاہر کرتیں انھیں اپنی جانب بلاتیں مگر حضرت عبداللہ بتائید غیبی وبرکت نور محمدی انکی جانب ذرا بھی میل نہ فرماتے نگاہ اٹھاکر نہ دیکھتے جنکی بابتہ روایات کثیرہ کتب سیر میں مسطور ہیں منجملہ ان کے روایت ہے کہ ایک عورت کاہنہ فاطمہ بنت مرہ نہایت حسین وجمیل ونیک سیرت کتب سماویہ کی عالمہ تھیں جب اسے حسن وجمال عبداللہ نظر پڑا اور انکی پیشانی میں نور آفتاب فلک رسالت تاباں ودرخشاں دیکھا باشتیاق تمام حضرت عبداللہ کو اپنے پاس بلاکر استدعاء مواصلت کی اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا حضرت عبداللہ نے انکار کیا اس طرح لیلی عدویہ نامی عورت حضرت عبداللہ سے طالبہ قربت ہوئی آپ نے انکار کیا جب آپکا نکاح حضرت آمنہ خاتون سے ہوا اور وہ نور رامت ظہوران سے منتقل ہوکر بی بی آمنہ کے شکم اطہر میں جاگزیں ہوا۔

قحط دور

مواہب لدنیہ ودیگر کتب سیر میں ہے کہ قبل حمل میں آنے اُس نور پاک صاحب لولاک کے دہر میں قحط عظیم پڑا تھا زمین پر سبزہ کا نام نہ رہا تھا۔ تمام درخت سوکھ گئے تھے حیوان وانسان میں جان کے لالے پڑگئے تھے کہ اللہ تبارک تعالےٰ نے اپنے پیارے حبیب کو بطن مادر میں خلق فرمایا اور انکی برکت سے پانی برسایا قحط دفع فرمایا زمین سرسبز وشاداب ہوئی سبزہ اگا غلہ پیدا ہوا اشجار پھولے پھلے میووں سے لدے مردہ تنوں میں جان آئی مشرق ومغرب کے تمام چرند وپرند اور قریش کے جملہ چوپاؤں نے خوشی منائی اور آپس میں ایک نے دوسرے کو اس رحمت عالم آفتاب عرب وعجم کے شکم مادر میں جلوہ فرما ہونے کی خوشخبری سنائی داروغہ بہشت ومالک دوزخ کو فرمان الٰہی پہنچا کہ درع کی بہشت کشادہ اور ابواب دوزخ بند کرے اور آسمان وزمین میں ندا دے کہ آج وہ نور مخزون اور گوہر مکنون شکم مادر میں رونق افروز ہوا کوئی عورت اس سال لڑکی نہ جنی ہر ایک نے اس نور پاک کے صدقے میں سے لڑکے جنے۔

ظہور کا قرب

مروی ہے کہ جب زمانہ تولد حضور پر نور شافع یوم النشور قریب آیا اور بشارات غیبیہ پے درپے ہونے لگیں حضرت آمنہ نے بہ تقاضائے بشریت خائف ہو کر قریش کی عورتوں سے حال ظاہر کیا ان ناقصات عقل نے آسیب وخلل تجویز کیا اور ایک طوق آہنی موافق اعتقاد جاہلی انھیں بنوا کر پہنایا رات کو خواب میں نظر آیا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں اے آمنہ تمہارے شکم میں سید الانبیاء سید الاصفیا جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء تشریف فرما ہیں اور تم نے طوق آہنی گلے میں ڈالا ہے اور اس طوق کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا کہ وہ فوراً ان کے گلے سے کٹ کر گر پڑا پوچھا آپ کون ہیں فرمایا میں ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں۔ الغرض جب نو ماہ کامل مدت حمل کے پورے ہوئے اور وقت ظہور نور موفور السرور قریب آیا عرش سے فرش تک بساط فرحت وسرور بچھایا گیا عرش وکرسی کو لباس نور پہنایا گیا ملائکہ آسمان وحور وغلمان کو آراستہ پیراستہ ہونے کا حکم سنایا گیا درہائے جنان وآسمان مفتوح ہوئے ابواب دوزخ بند کئے گئے ستارے مائل بزمین ہوئے گویا فلک اخضر نے اس شہنشاہ ذیجاہ پر اطباق زر وجواہر بچھاور کئے چوپائے قریش کے خوش خوش بولنے لگے مشرق ومغرب کے چرند وپرند خوشیاں منانے ترانہ فرحت انبساط گانے اور آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تخت سلاطین وشیاطین اوندھے اور بت روئے زمین کے سرنگوں ہوئے بادشاہان روئے زمین ایک دن کامل لب نہ ہلا سکے چپکے عالم سکوت میں رہے۔ ابلیس پر تلبیس کو ایک فرشتہ چالیس شبانہ روز دریاؤں میں غوطہ دیتا رہا جس کے صدمہ سے وہ روسیاہ ہوا ایوان کسریٰ کانپ کر پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرہ کا نقصان ہوا اور دریائے سادہ خشک ہوا آگ

فارس کی جو ہزار سال سے روشن تھی بجھ گئی نہر سماوہ جو ایک مدت سے خشک تھی جاری ہوئی۔ کعبہ معظمہ خوشی میں آکر جھوما اور مقام ابراھیم میں سجدہ کیا اور بزبان فصیح یہ کہا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر رب محمدن المصطفٰے الان قد طھرنی ربی من انجاس الاصنام وارجاس المشرکین۔ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفٰے اب بے شک پاک کیا مجھکو میرے رب نے بتوں کی ناپاکی اور مشرکین کی پلیدی سے تین علم ایک مشرق اور دوسرا مغرب اور تیسرا بام کعبہ پر نصب کیا گیا تمام عالم نور و سرور سے بھر گیا حضرت آمنہ کے گھر کی ہر شئے نور سے معمور ہوئی درد و مصیبت ان سے دور ہوئی۔ ملائکہ آسمان و حوران جنان حضرت آمنہ کی خدمت اور حضور کی حفاظت کے واسطے آئیں اور حضرت مریم و آسیہ بھی ان کے ہمراہ تشریف لائیں۔

ولادت مبارک کی برکات

مواہب لدنیہ میں حضور کی والدہ ماجدہ سے مروی ہے کہ جب حضور پیدا ہوئے تو آپکے ہمراہ ایسا نور پیدا ہوا کہ مشرق سے مغرب تک روشن و منور ہو گیا اور میں نے اسکی روشنی میں بصرہ و شام کے مکانات دیکھے جب آپ پیدا ہوئے پہلے بارگاہ الٰہی میں سجدہ فرمایا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا لا الٰہ الا اللہ انی رسول اللہ پھر ہم گنہگاران امت کی یاد آئی اور ان کے واسطے اس طرح مغفرت فرمائی یَارَبِّ ھَبْ لِی اُمَّتِیْ اے رب میری گنہگار امت مجھے دے ڈال اے عزیز والیسے رحیم و شفیق نبی پر ہزار جان و دل سے قربان و نثار ہونا چاہیئے کہ بعد ولادت وادائے کلمۂ شہادت واظہار شان رسالت تمہاری ہی یاد آئی اور تمہاری دستگاری کی دعا فرمائی اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنے حبیب کی کی دعا قبول فرمائی اور اس طرح جواب عطا فرما کر حضور کی

دلجوئی فرمائی کہ وَهَبْتُكَ اُمَّتَكَ بِاَعْلٰى هِمَّتِكَ ۔ ہم نے تمہاری اعلیٰ ہمت و بلند حوصلہ کے باعث تمہیں دے ڈالی پھر فرشتوں سے خطاب ہوا ۔ اَشْهَدُوْا يَا مَلٰئِكَتِيْ اَنَّ حَبِيْبِيْ لَا يَنْسٰى اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَتِ فَكَيْفَ يَنْسَاهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ اے میرے فرشتو گواہ ہو جاؤ ۔ میرا محبوب صلے اللہ علیہ وسلم جب ولادت کے وقت امت کو یاد فرما رہے ہیں تو قیامت میں انھیں کب بھول سکتے ہیں

اُویسی فقیر اُویسی قادری رضوی فقیر غفرلہ اپنے آقا کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے عرض گذار ہے ۔

چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے
زقدر رفیعت بدرگاہ حے
کہ باشند مشتے گدایان خیل
بمہمان دار السلامت طفیل

وصلے اللہ علی حبیبہ الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

خاکارہ فقیر قادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ ۔ بہاولپور پاکستان
۲۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

محمود احمد نوری میاں چنوں ملتان

نور و ظہور صلی اللہ علیہ وسلم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

عطا بن کر سخا بن کر کرم بن کر وفا بن کر
خدا کا نور اتر آیا محمد مصطفٰے بن کر

برادران اسلام..... یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کو اسلامی تاریخ میں امتیازی شان حاصل ہے کیونکہ اس ماہ مکرم میں اس برگزیدہ ہستی کی آمد آمد ہے جن کے آنے سے کائنات میں بہار آئی اس بہار کے آنے سے قبل ہر طرف کفر و شرک کی آگ بھڑک رہی تھی لوگوں کے دلوں پر گمراہی و ضلالت کے پردے چھائے ہوئے تھے کسی کو کسی کی عزت کا پاس تک نہ تھا لوگوں نے انسانیت کو حیوانیت میں ڈھال رکھا تھا ہر طرف بتوں کی پوجا کی جارہی تھی طرح طرح کے فسادات پھیلے ہوئے تھے حتیٰ کہ ان کی عورتیں برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف کرتیں تو اس پُرفتن دور میں اللہ تعالیٰ نے آخر الزماں پیغمبر اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو قدجاءکم من اللہ نور کا تاج پہنا کر اس دار فانی میں بھیجا..... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نور سے شرک کے اندھیرے دور کئے۔ کفر سے پاک کیا ضلالت کے پردوں کو چاک کیا ڈوبتوں کو ترایا روتوں کو ہنسایا اور بندوں سے خدا کو ملایا۔ نفرت کو محبت میں ظلم و استبداد کو عدل و انصاف میں تبدیل کیا حیوانیت کو انسانیت کا لباس پہنایا اور رنگ و نسل کے بت پاش پاش کیئے فرمانبرداروں کو فرماں روائی بخشی اور غلاموں کو رہائی

بخشی، یہ تاریخ کا بہت بڑا انقلاب تھا کہ سرداران قریش نیچے بیٹھے تھے اور بلال نامی حبشی جو کبھی ان کا غلام تھا وہ کعبتہ اللہ کی چھت پر کھڑا ہو کر لوگوں کو حکم خداوندی سنا رہا تھا یہ کس صادقِ برحق کا اعجاز تھا ؎

جس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا، جس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
جس کی حکمت نے کیا یتیموں کو درِ یتیم ، اور بھر زمانے بھر کا اُن کو مولا کر دیا

سُنیئے.... تم کو مبارکباد قبول ہو کہ آج اس حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منا رہے ہو جنکے تشریف لانے کے متعلق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ ارشاد فرماتے (نعمتہ الکبریٰ ص5) کہ جس آدمی نے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پر ایک روپیہ خرچ کیا قیامت کے دن جنت میں میرا دوست ہوگا (سبحان اللہ) کتنی برکت ہے سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی اس کے ساتھ ساتھ باقی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے میلاد شریف کی دل و جان سے تعظیم کی گویا اس نے اسلام کو زندہ کر دیا۔ (نعمتہ الکبریٰ) سیدنا عثمان غنی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد شریف پر ایک روپیہ خیرات کیا گویا وہ بدر و حنین میں شامل ہوا (نعمتہ الکبریٰ) سیدنا مشکل کشا شیر خدا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی دل و جان سے تعظیم کی وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ جائیگا اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اب ان حضرات کو دل کی آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہئے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد منانے سے روکتے ہیں لیکن ؎

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

وما علینا الا البلغ المبین

ہدیۂ عقیدت بارگاہِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم

اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگاؤں کیسے
یارسولِ عربی آپ تک آؤں کیسے

مجھ سیہ بخت کے عیبوں کو چھپالیں سرکار
قسمد عصیاں کو درِ پاک پہ لاؤں کیسے

مبتلا ہوں میں غم عشق نبی میں رضوان
پھر بتا میں تری جنت کو بساؤں کیسے

آپ کے در کی جو عظمت ہے کسی در کی نہیں
پھر کسی در پہ میں سر اپنا جھکاؤں کیسے

دل یہ کہتا ہے اسی راہ سے گزریں گے حضور
راہ میں قلب و نظر اپنے بچھاؤں کیسے

شہرِ یثرب کے بسیّا ہو نگاہ رحمت
سنگ در چھوڑ کے میں آپکا جاؤں کیسے

تاب گویائی نہیں لب نہیں کھلتے یامین
ہجر طیبہ میں جو گزری ہے سناؤں کیسے

محمد یامین وارثی کراچی

محترمی جناب سید عالم صاحب

نگراں تاجدار حرم پبلیکیشنز کراچی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

سالہائے گزشتہ کی طرح امسال بھی آپ نے جس خلوص وعقیدت الفت ومحبت اور شان وشوکت کے ساتھ "میلاد نمبر" شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے وہ ہمارے لئے باعث مسرت اور آپ کے لئے لائق مبارکباد ہے۔ اللہ تعالیٰ سبکو اسی جذبۂ عشق رسول سے سرشار کرے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک امتی کو اپنے دائرۂ عمل میں ایک عشق رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس لئے کہ اس بدمذہبیت اور لادینیت کے عہد میں اپنے ایمان اور ایقان کو محفوظ رکھنے کے لئے اور اس دورِ فسق وفجور میں خودکو اور معاشرہ کو گناہوں سے بچانے کے لئے اس کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنے قول وعمل اور اپنے جذبہ اور جدوجہد کے ذریعہ فیضان عشق کو عام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے کہ یہی مدار ایمان ہے اور اسی میں فلاح دارین ہے۔

فقط

صاحبزادہ ابوخیر محمد زبیر حیدرآباد سندھ

محمود احمد چشتی ساہیوال

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

فرما دو اے محبوب اگر تم اللہ سے محبت کا دعوی کرتے ہو تو میری اتباع کرو پھر کیا ہوگا اللہ تعالیٰ تم کو محبوب بنا لے گا۔

دوستو! محبت اور عشق کا ہو جانا اس کی تین وجوہ ہیں جیسے علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ (۱) حسن و جمال کی بنا پر (۲) احسان و سلوک کی بنا پر (۳) اخلاق و کردار کی بنا پر۔ حضور پر نور شافع یوم النشور احمد مصطفٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حسن و جمال۔ احسان و سلوک۔ اخلاق و کردار میں دنیا میں کوئی بھی نہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر ہو اسی لیے عشق و محبت کے میدان میں سب سے اعلیٰ و ارفع سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے حقدار ہیں جیسا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ارشاد فرمایا مشکوٰۃ شریف صحیح لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

کہ تم سے کوئی بھی کامل ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک مجھے اپنے والدین اور تمام کائنات سے اعلیٰ و ارفع اور محبوب نہ سمجھے۔ اس حدیث مبارکہ سے یہ صاف صاف ظاہر ہوا کہ عشق و محبت کے زیادہ لائق حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ تو سرکار نے خود فرمایا۔ آئیے ذرا غلاموں کے بھی عشق کا ذوق دیکھئے

آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے داماد مشکل کشا شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ علیہ السلام۔ کہ میری آنکھ نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حسین و جمیل نہ پہلے دیکھا اور نہ آپ کی مثل بعد میں دیکھوں گا سبحان اللہ۔ صحابہ کرام کا کتنا والہانہ عشق تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آئیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان پوچھتے ہیں اور عشق و محبت کا امتحان لیتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف ص 517۔

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مدینہ کا تاجدار۔ اللہ کا یار۔ گلستان نبوت کی بہار۔ ولیوں کا شاہکار۔ حضرت آمنہ کا دلدار۔ حضرت عبداللہ کے دل کا قرار۔ باغوں کی بہار۔ کلیوں کی گلزار اور میری پیاری سرکار مختار دو عالم نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرخ لباس زیب تن فرمایا ہوا ہے اور خواب استراحت پر آرام فرما رہے ہیں ادھر چاند کی چودہ تاریخ ہے چاند اپنے یاروں اور محبوب ستاروں میں جگمگا رہا ہے۔ ادھر مدینے کا چاند اپنی کرنیں نکھار رہا ہے میں کبھی آسمانی چاند کی طرف دیکھتا ہوں اور کبھی مدینے کے چاند کی طرف دیکھتا اور اندازہ لگاتا ہوں کہ آسمانی چاند خوبصورت ہے یا مدینہ کا چاند کہ یکدم دل سے یہ صدا گونجتی ہے ؎

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے۔
چاند کے منہ پر سیاہیاں میرے آقا کا چہرہ صاف ہے۔

قربان جاؤں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عشق و محبت پر ذرا آگے چلئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور کا چہرہ اس طرح حسین و جمیل تھا گویا چاند آپ کے رخ انور پہ چل رہا ہے ارے اس رخ مصطفیٰ پر قربان جاؤں جس کے متعلق خود خالق کائنات فرمائے والضحیٰ اے محبوب آپ کے چہرے کی

کی قسم جس کے چہرہ انور کی خود خالق کائنات قسم اٹھائے اس کے چہرہ مقدس کی کیسے تعریف کروں ؎

ان کے رخ سے پردہ اٹھ جائے تو پھر معلوم ہو
کس کو کتنی بے خودی اور کس کو کتنا ہوش ہے

لیکن افسوس کی بات ہے آجکل کچھ دنیا میں ایسے بھی بھولے بھٹکے لوگ موجود ہیں جو چاند کو تو مانتے ہیں لیکن اس کی روشنی سے انکار کرتے ہیں۔ دوزخ کو تو مانتے ہیں لیکن صبح وشام گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو عاشق رسول اور محب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو کہلاتے ہیں لیکن انکے دل میں حسد اور بغض اور نفاق کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محفوظ فرمائے۔ دوستو! اگر آپ اللہ تعالیٰ کو ملنا چاہتے ہو عرفان حقیقت کائنات چاہتے ہو تو آؤ محبت کے آستاں پر جبین عقیدت رکھدیں۔ یہ دین ودنیا میں تیرا سہارا بن جائے گی خدارا اگر راز حیات کو سمجھنا چاہو۔ تو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا سیکھو۔ کامیابی کے امیدوار ہو تو ناکامی کو برداشت کرنے کا صلہ رکھو بلندیاں چاھتے ہو تو پستیوں سے باخبر رہو اور محبت کا صلہ چاہتے ہو تو راہ وفا میں جان دیکر دیکھو کیونکہ محبت ایک ایسی پاکیزہ چیز ہے جو دل کو سکون دیتی ہے۔ بے قراروں کو چین دیتی ہے بے سہاروں کو سہارا دیتی ہے اگر محبت کا راز پوچھنا چاہتے ہو تو جامی ورومی وسعدی شیرازی۔ بوصیری سے پوچھو خدا کی قسم جس نے بھی گلستان محبت میں اپنے دامن کو پھیلایا تو یہی کہتا ہوا عالم فنا سے عالم بقا کی طرف چل پڑا۔

میں مصطفےٰ کے جام محبت کا مست ہوں
یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

وما توفیقی الا باللہ
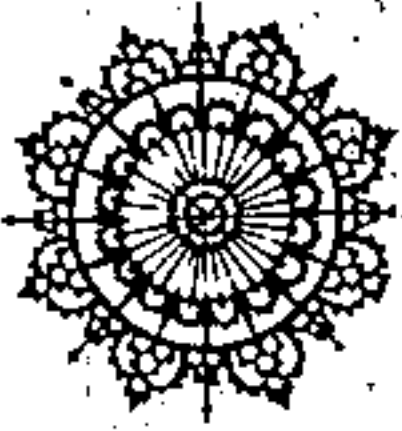
نعت
پہنچو طیبہ میں تو اتنا کرنا
زائرو! ذکر ہمارا کرنا

جانے والے تو مدینے پہنچے
تم تصور ہی سے بہلا کرنا

سیر چشمی کی حقیقت کیا ہے
سبز گنبد کا نظارا کرنا

راہِ محبوبِ خدا پر چل کر
فکرِ عقبیٰ سے کنارا کرنا

نام زاہد ہے تو لوگو میرا
کام ذکرِ شہِ بطحا کرنا

——— زاہد رانلوی میرپورخاص

عبدالرحمٰن نیاز آزاد کشمیر

مالک ارض وسما، خالق کائنات اور پروردگار عالم کا سحاب کرم زندہ امیدوں اور تابندہ آرزوں کی لاکھوں جنتیں اپنے آغوش رحمت میں لئے ربیع الاوّل کے مقدس مہینے کی بارہ تاریخ کی صبح دلنواز اور سحر نشاط انگیز کو فاراں کی چوٹیوں پر جھوم کر آیا اور بلد امین کی مبارک و باسعادت وادیوں میں کھل کر برسا جس سے انسانیت کی مرجھائی ہوئی کھیتیاں لہلہا اٹھیں، اخلاق و تمدن کے پژمردہ پھولوں پر بہار آگئی۔ عمرانیت و مدنیت کے سبزۂ پامال میں نزہت و لطافت پیدا ہوگئی۔ اعمال صالح کے خشک چشمے حیات تازہ کے جوئے رواں میں تبدیل ہو گئے۔ طغیانی و سرکشی کی باد سموم عدل و احسان کی جاں بخش نسیم سحری میں بدل گئی۔ انسانیت کے خزاں رسیدہ چمن میں فصل بہار کا دور دورہ ہوگیا۔ فضائے عالم مسرتوں کے نغمات سے گونج اٹھی انسان کو زندگی اور زندگی کو نئے ولولے عطا ہوئے۔ آسمان نے جھک کر زمین کو تہنیت پیش کی کہ تیرے بخت بلند نے یاوری کی اور تیرے خوش نصیب ذروں کو اس ذات اطہر و اعظم کی پابوسی کی سعادت نصیب ہوگئی جو عالم موجودات کے سلسلۂ ارتقا کی آخری کڑی ہے جس سے شرف انسانیت کی تکمیل ہوگئی جو علم و بصیرت کے اس افق اعلیٰ پر جلوہ بار ہے جہاں عقل و عشق، فکر و نظر،

دین اور دنیا قوسین کی طرح آپس میں ملتے ہیں۔ جو دانش نورانی اور حکمت برہانی کے اس مقامِ بلند پر فائز ہے جہاں غیب و شہود کی وادیاں دامن نگاہ میں سمٹ کر آجاتی ہیں سے

خامۂ فطرت کا نقش اولین ان کا وجود
ہے عیاں ان کی نگاہِ پاک پر غیب و شہود
وجہِ تخلیقِ دو عالم مظہر نورِ ازل
ان کے جلوؤں سے ہوئی آراستہ بزمِ شہود
پتا پتا گلشنِ امکاں کا ہے محوِ ثنا
ذرہ ذرہ دہر کا مصروفِ نغماتِ درود
ان کی رفعت کا بیاں ہے ماورائے فکر و فہم
ان کی عظمت کو سمجھ سکتی نہیں عقل وجود

فلک ان کی تعظیم کے لئے جھکا۔ زمین نے اپنی خاک آلود پیشانی سجدہ سے اٹھائی کہ آج اسکی قرن ہا قرن کی دعائیں شرف یاب ہوگئیں۔ صحرا حجاز کے ذرے جگمگا اٹھے دنیا سے طاغوتی قوتوں کے تخت الٹ گئے کہ وہ ہستی جلوہ فرما ہوگئی جس کی آمد ملوکیت وقیصریت کیلئے پیغامِ فنا تھی۔ ایران کے آتش کدوں کی آگ سرد پڑ گئی کہ اب سے انسانی تصورات کی دنیا نار کی جگہ نور سے معمور ہوگئی۔ دنیا کے صنم کدوں کے بت لرزہ براندام ہوگئے کہ آج مسلک ابراہیمی کی تکمیل کا دن آگیا۔ شیاطین نے کوہسار میں جاکر اپنا منہ چھپالیا کہ جور واستبداد کی ہر طاغوتی قوت کے روپوش ہونے کا وقت آگیا دنیا سے باطل کی تاریکیاں ناپید ہوگئیں کہ آج اس آفتابِ عالمتاب کا طلوع ہوا جس کے بھیجنے والے نے اس سراج منیر یعنی جگمگاتا چراغ کہہ کر پکارا ہے وہ آنے والے جس کی آمد کا مقصد یہ بتایا گیا کہ جب وہ تشریف فرما ہوا تو اس نے ان تمام سلاسل کو ایک ایک کر کے توڑ دیا جن میں انسانیت

صدیوں سے جکڑی چلی آرہی تھی۔ احبار و رہبان کی تقلید کے طوق و سلاسل قیصر و کسریٰ کے استبداد کی زنجیریں، توہمات پرستی کی بصیرت سوز بندشیں تقسیم انسانیت کے انسانیت کش نسلی، جغرافیائی، وطنی غیر فطری معیار سب ایک ایک کر کے ٹوٹتے چلے گئے اور پابند قفس طائرِ لاہوتی کو حریت و آزادی کی فضائے بسیط میں اذنِ بال کشائی عطا ہوا۔ اور دنیا کے جسدِ مردہ میں زندگی کی ازسرِ نو لہر دوڑی۔ انسان اور انسانیت کی آزادی کا دَور دورہ ہوا۔ معبودانِ باطل رخصت ہو گئے، تعصب و جہالت کی زنجیریں کٹ گئیں، ضلالت و گمراہی ختم ہو گئی اور دنیا ہدایت و صداقت کے آفتاب سے چمک اٹھی۔ سلب و نہب، ڈکیتی و چوری، دختر کشی و مادر نہادی، قمار بازی و شراب خوری، زنا و غنا، خیانت و حماقت، بد دیانتی و سود خوری، بے حیائی و بد باطنی، طعن و تشنیع، استہزا د مذاق، شرک و الحاد، نسلی تفاخر و امتیازات کا کلی خاتمہ ہو گیا۔ بلکہ غیبت و بدگوئی، بہتان و اتہام، حسد و کینہ، بغض و عداوت، ریا و نمود، رسم و رواج، غضب و غرور، نخوت و تکبر اور فتنہ و فساد سے بھٹکتی ہوئی مخلوق کو طاہر و منزہ کر دیا، نفاق و شقاق ناپید کئے اور قلوب و نفوس کو انوارِ الٰہی سے منور و ضیا بار کر دیا اور انسانیت کو عقل کی فرزانگی عطا ہوئی۔ فقر کو شکوہ خسروی اور پادشاہی کو استغنائے فاروقی عنایت ہوا۔ یہ ہے وہ ذاتِ گرامی جن کے بے پناہ احسانات اور لامتناہی فیوض و برکات کے پیشِ نظر ان کی بارگاہِ عظیم و رفیع میں ترجمانِ حقیقت، مفکرِ اسلام حضرت علامہ اقبالؒ نے گلہائے عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

لوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینۂ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ

ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود

فقرِ جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمال بے نقاب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے

عقل غیاب و جستجو عشق حضور و اضطراب

نعتِ رسولؐ

ادھر بھی نظر تاجدار مدینہ ۔۔۔ تڑپتا ہے اک بے قرار مدینہ

میسر ہو گر رہگذار مدینہ ۔۔۔ چنوں اپنی پلکوں سے خار مدینہ

کبھی خواب میں ہی الٰہی دکھا دے ۔۔۔ کہ مدت سے ہے انتظارِ مدینہ

بہشت بریں کی تمنا نہیں ہے ۔۔۔ ملے کاش مجھکو دیار مدینہ

ہر اک شے منور نظر آ رہی ہے ۔۔۔ نظر میں ہے میری بہار مدینہ

ضیاؤں کے حاصل مدینے کے جلوے ۔۔۔ بہاروں کا حاصل بہار مدینہ

مجھے تاج شاہی کا ارمان نہیں ہے ۔۔۔ کہ ہے میرے سر پر غبار مدینہ

بلا لو مدینے میں آقا بلا لو ۔۔۔ کہاں جائے یہ جان نثارِ مدینہ

قمر آرزو ہے مدینے پہنچکر

ان آنکھوں سے دیکھوں بہار مدینہ

محمد حنیف قمر بدائی کراچی

میر عبدالعزیز مدیر انصاف مظفرآباد/ راولپنڈی

مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دِل میں رکھ تو احترامِ مصطفیٰ ؎ دمبدم کر نوش جامِ مصطفیٰ

تو اگر ہے مردِ مومن تو سُنا ؎ ساری دُنیا کو پیامِ مصطفیٰ

اُس زمیں پر آسماں کو رشک ہو ؎ جس میں قائم ہو نظامِ مصطفیٰ

ہیں شہنشہ بھی غلام اس کے کہ جو ؎ ہو بصدق دل غلامِ مصطفیٰ

اُس کا چہرہ پر توِ حُسنِ ازل ؎ دیکھ لو ماہِ تمامِ مصطفیٰ

کیا کرے اس دِل کو ربِ دو جہاں ؎ ہو نہ جس میں احترامِ مصطفیٰ

جو بھی سوزِ دل سے بھیجے گا درود ؎ اس کو آتا ہے سلامِ مصطفیٰ

پیار کے قابل ہمیں پیارا ہے وہ ؎ کر ہر دم یاد نامِ مصطفیٰ

کائنات اس کیلئے پیدا ہوئی ؎ اللہ اللہ یہ مقامِ مصطفیٰ

ہے وہ احمد اور محمدؐ بھی وہی ؎ سب کو پیارا ہے یہ نامِ مصطفیٰ

ہے کلام اللہ قرآنِ مجید ؎ ترجمہ اس کا کلامِ مصطفیٰ

ڈھونڈھتا ہرگز نہ وہ آبِ حیات ؎ خضر گر پیتا نہ جامِ مصطفیٰ

مشرق و مغرب میں ہو گا جلد ہی ؎ جلوہ فرما احتشامِ مصطفیٰ

برادرم بزرگوار جناب سید عالم صاحب
نگرانِ اعلیٰ تاجدارِ حرم پبلی کیشنز کراچی

ڈھیروں سلام قبول فرمائیے۔ آپکا ارسال کردہ خط اور سرکلر "میلاد نمبر" ۱۴۰۲ھ کے سلسلے میں موصول ہوا۔ میں اس عظیم مذہبی خدمات پر آپکو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ نیز میں اپنی ہر دو تنظیموں کے تمام اراکین کو حکم دیتا ہوں کہ وہ آپ سے مکمل تعاون کریں۔ نیز مریدین کو بھی تعاون کا حکم دیتا ہوں۔

میں نے اس نیک کام کے لئے گزشتہ سال آپ سے حسب توفیق تعاون کیا اور اب بھی وعدہ کرتا ہوں کہ امسال بھی "میلاد نمبر" کے لئے زیادہ سے زیادہ تعاون کرنے کی کوشش کروں گا۔ ادارہ "تاجدار حرم" کے تیسرے "میلاد نمبر" کے لئے تازہ "سلام بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم" بھیج رہا ہوں اگر یہ "میلاد نمبر" کے معیار کے مطابق ہو تو شائع فرما کر مشکور فرمائیں۔ آخر میں دعاگو ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس نیک کام میں کامیابی سے ہمکنار کرے (آمین ثم آمین)

سلیم اختر ندیم
سجادہ نشین آستانۂ عالیہ حضرت مولانا مولوی غلام نبی مرحوم و مغفور و بانی
فلاحِ معاشرہ اکیڈمی لیہ

نگاہ لطف ادھر بھی ہو خدارا یا رسول اللہ
میرے دردِ نہاں کا کوئی چارہ یا رسول اللہ

میں خود کیا ہوں میری ہستی ہی کیا ہے کس طرف جاؤں
تو ہی ہے دو جہاں میں اک سہارا یا رسول اللہ

اگرچہ ہوں میں بے قیمت مجھے دھتکارتے سب ہیں
بنا سکتا ہے گوہر اک اشارہ یا رسول اللہ

زہے قسمت جو میرے گھر میں بھی تشریف لے آؤ
مصائب کی نہائت کا ہوں مارا یا رسول اللہ

چھپا لینا مجھے اپنا سمجھ کر اپنے دامن میں
بروزِ حشر میں نے جب پکارا یا رسول اللہ

میرے آقا لقب ہے رحمۃ للعلمین تیرا
نہیں ہے بحرِ رحمت کا کنارا یا رسول اللہ

تو اے مقصود مصطفےٰ یہ دو عالم کو قربان کر
زلطف نام ہو جائے نظارا یا رسول اللہ

سید مقصود حسین راہی آزاد کشمیر

رسالہ عید میلاد النبی کے متعدد شمارے نظر سے گزرے ان رسالوں میں ایک عجیب سی کشش تھی کہ دل بے ساختہ اس طرف مائل ہوا رسالے حاصل کئے اور ان کا مطالعہ کیا تو بے شمار اسرار ورموز مجھ پر منکشف ہوئے رسالہ کیا تھا۔ منبع انوار تھا پُر نور مضامین اردو کے علاوہ گجراتی، ہندی، فارسی عربی اور دیگر زبانوں کی نعتیں جدید سائنٹفک انداز کی تحریریں اور مذہب اسلام سے متعلق دیگر معلومات پڑھکر ایسی طمانیت نصیب ہوئی کہ جسم و روح مطمئن ہو گئے "عید میلاد النبی" کے پرچوں کا یہ اعجاز خاص ہے کہ قاری اسے پڑھنے کے بعد اس کے سحر میں گرفتار ہو جاتا ہے یہ رسالہ اہل ایمان اور خاص طور پر مسلک اہلسنت کے مقلدوں کا نمائندہ رسالہ ہے خداوند قدوس کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ اس پرچے سے ہر مسلمان کو استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس پرچے کے مدیران کے مراتب میں اضافہ فرمائے اور انھیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس پرچے کو بہتر سے بہتر بنائیں۔ آمین ثم آمین

محمد یامین وارثی نعت گو۔ کراچی
المحررہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۱ء

مولانا محمد عبد الکریم قادری نعیمی بنگلہ دیش

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

ہمارے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ' وعم نوالہ کی ذات وصفات کے مظہر اتم ہیں۔ حقیقت و معرفت کے تمام ظاہری و باطنی کمالات کے مخزن اور روحانیت کے تمام محاسن و اوصاف کے معدن ہیں۔ آپ کو خدائے قدیر نے وہ حسن و جمال عطا فرمایا جس کے سامنے آفتاب بھی ماند و خجل ہیں جس نے بھی محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثنا کو دیکھا عالم حیرت میں ڈوب کر یہ کہنا پڑا "حضور کا مثل نہ کوئی پہلے دیکھا نہ کوئی بعد" سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "میرے بھائی یوسف حسین تھے اور میں نمکین حسن کا مالک ہوں"۔ پھر امت کا اجماع بھی اس پر قائم ہوا کہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کو حسن کا ایک حصہ ملا تھا اور حضور علیہ السلام کو کل حسن اس لئے آپ حسن مطلق اور حسن کل تھے حسن یوسف حسن نبوی کی ایک تابش تھی اور دنیا بھر کے تمام حسن کمالِ حسن حضور کی ایک جھلک ہیں۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

جمال روئے ترا ہر کہ دید حیراں شد — چہ صورت ترا لا الہ الا اللہ

امام قرطبی کا قول ہے "حضور علیہ السلام کا حسن سراپا ہم پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اگر آپ کا حسن سراپا پورے طور پر ظاہر کر دیا جاتا تو آنکھیں اس کے دیدار سے عاجز و درماندہ ہو جاتیں"۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے جسم مبارک کو اس طرز و انداز سے پیدا کیا کہ آپ سے پہلے کسی انسان کے جسم کی تخلیق اس طریقہ سے ہوئی اور نہ بعد میں" امام بوصیری نے کیا خوب کہا۔

"قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کے محاسن اور صورت کو کمال بخشا پھر آپ کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چنا آپ اس بات سے بری ہیں کہ کوئی محاسن میں آپ کا شریک ہو اور آپ کا جوہر حسن ناقابلِ تقسیم ہے"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسن بے مثال کا یہ عالم تھا کہ صحابۂ کرام کی زبان پر برابر یہ جملے جاری ہوتے (۱) "ہم نے حضور سے خوبصورت کسی کو نہ دیکھا" (۲) اگر تم لوگ حضور کو دیکھتے تو ایسا معلوم کرتے جیسے سورج طلوع کر رہا ہے" (۳) حضور پر جب مسرت و خوشی کے آثار طاری ہوتے تو آپ کا چہرہ منور ایسا روشن ہوتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہے"۔

چہرۂ انور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور گولائی کے ساتھ کسی قدر طویل تھا۔ رنگ گورا چٹا سفید تھا جس میں سرخی تھی اور سنہری شعائیں نکلتی تھیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس اور زلف معنبر کی قسم یاد فرمائی ہے۔ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی (پ۳۰) محبوب کے چہرۂ انور کی قسم اور قسم ہے محبوب کی زلفوں کی جب چہرۂ انور پر چھا جائیں"

علامہ خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں کلمہ ضحی سے استعارہ چہرۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور لیل سے استعارہ گیسوئے محبوب کا ہے"۔

مدنی چاند صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور جمال و جلال ایزدی کا مظہر ہے۔ عاشق رسول علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ شریف جمال الٰہی کا شیشہ اور رب تعالیٰ کے انوار لامتناہی کا کامل مظہر تھا (مدارج النبوت جلد اول ص۵)

حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں مَنْ رَاٰنِیْ رَاَی الْحَق جس نے مجھے

دیکھ لیا اس نے رب تعالیٰ کا جلوہ دیکھ لیا"کیونکہ مدنی چاند جمالِ الٰہی کا شیشہ ہے۔ سورج کو دیکھنا ہے تو اسے شیشہ میں دیکھو۔جمالِ خداوندی کو ملاحظہ کرنا ہو تو رُخِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھو۔پیاری اور بزرگ چیز کی قسم کھائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے محبوب علیہ السلام کے چہرۂ انور اور زلف عنبرین کی قسم یاد فرمائی ہے۔اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا ترے خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا خالق حسن و ادا کی قسم

نکتہ۔اعلحضرت فرماتے ہیں۔یہ چاند ستارے کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ان کا نور ان کی چمک و دمک اپنی ذاتی ہے؟ حاشا وکلا۔سیدِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غسل فرمایا اور آپ نے تلووں کا جو دھوون بچا۔چاند ستاروں نے اس کو اپنی کٹوریوں میں بھر لیا بس پھر کیا تھا وہ روشن اور منوّر ہو گئے۔فرماتے ہیں ؎

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا دھوون کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

حضور پاک علیہ السلام کا نورانی چہرہ آپ کی نبوت اور صداقت کی ایک واضح نشانی تھا لوگ صرف آپ کے چہرۂ انور کو دیکھ کر آپ کے گرویدہ ہو جاتے تھے اور غیر مسلم ایمان لے آتے تھے۔حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بلاشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک جھوٹے آدمی کا چہرہ

نہیں ہو سکتا یعنی نبی ہیں (مشکوٰۃ ص ۱۶۸)

ابو رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا لڑکا بھی تھا پس جبکہ میں نے آپ کو دیکھا تو میں نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں" (شفا جلد اول ص ۱۵۸)

رخسار مبارک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارِ مبارک پر انوار تھے بڑے خوبصورت اور نرم تھے۔ حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں سَهْلُ الْخَدَّيْنِ۔ آپ کے دونوں رخسار بڑے نرم تھے یعنی نہ پھولے ہوئے اور نہ دبے ہوئے"۔

ایک صحابی وصف رخساران الفاظ میں بیان کرتے ہیں "گویا کہ صفحۂ رخسار پر سونے کا پانی چھلک رہا ہے"۔

حسن کے آگے چراغ قمر جھلملائے ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

پلکیں مبارک پلکیں دراز تھیں۔ ابن جوزی امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ ہمارے جدِ امجد اعلیٰ حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غسل دیا گیا تو جو پانی آپ کے مژگان مبارک میں رہ گیا وہ ہمارے جد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زبان سے چاٹ لیا تو ان کے سینہ مبارک میں جس قدر معارف وحقائق اسرار وحدت و رموز حقیقت تھے اسی پلکوں والے پانی کے طفیل سے تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خود فرماتے ہیں کہ جس روز سے میں نے وہ پانی پی لیا تو میری قوت حافظہ بڑھ گئی کہ جس کی انتہا نہ رہی۔ (کنز العمال)

لب مبارک محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک نہایت

حسین اور سرخی مائل تھے۔ مواہب لدنیہ میں ہے "حضورؐ کے لب مبارک اللہ کے تمام بندوں سے اچھے تھے"۔

آپ کی عادت کریمہ تھی کہ لب و دہن پاک خوب کھول کر فصاحت و وضاحت سے کلام فرماتے تھے۔ صحابۂ کرام کا بیان ہے کہ جب آپ کے لب مبارک جنبش میں آتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ منہ سے نور برس رہا ہے۔ لب اطہر سے جو کلمات برآمد ہوتے ان میں فصاحت و بلاغت اور حلاوت ہوتی تھی۔ لب ہائے مبارک کی ایک جنبش سے سینکڑوں مردہ دل زندہ ہو جاتے تھے اور خون کے پیاسے سخت جانی دشمن غلام بن جاتے تھے۔

لب مبارک کا اعجاز

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں بیمار ہو گیا اور شدت مرض میں یہ دعا مانگ رہا تھا کہ الٰہی! اگر وقت آگیا ہے تو موت دیدے اور اگر زندگی باقی ہے تو صحت و تندرستی کے ساتھ زندگی میں وسعت دے۔ میری یہ باتیں حضور نے سن لیں اور ٹھوکر ماری اور فرمایا "الٰہی! ان کو عافیت دے یا شفا دے"۔ پھر اس کے بعد مجھے اس مرض کی کبھی شکایت نہ ہوئی۔ (ترمذی شریف)

سبحان اللہ! لب جاں بخش ہلاتے ہی شفا ہو گئی اور ٹھوکر سے بیمار کو تندرست کر دیا۔

لحد شریف میں لب مبارک کی حرکت

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر پاک میں رکھا گیا تو میں اس خیال سے کہ آپ کا آخری دیدار کر لوں۔ آگے بڑھا اور قبر کے اندر چلا گیا اور جھانک کر دیکھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لب اقدس حرکت فرما رہے تھے تو حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کان کو آپ کے لبوں کے نزدیک کر کے سنا تو فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ (کنز العمال)

قربان جائیے ایسے مشفق کریم ورحیم نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ دنیوی زندگی بھی غاروں میں جاکر امت کے لئے دعائیں مانگتے اور گنہگار امت کیلئے گریہ زاری فرماتے۔

دنداں مبارک حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک نہایت سفید چمکدار تھے گویا کہ سچے موتیوں کی لڑیاں ہیں اور ان کے درمیان معمولی سی کھڑکیاں تھیں جس سے نور جھڑتا تھا حضور پاک علیہ السلام کے جمال باکمال دیکھنے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان مبارک دانتوں کے بارے میں یہ فرمایا حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں "آپ کے دانت مبارک چمکیلے اور کشادہ تھے"۔ (مدارج النبوت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور سراپائے نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانت کشادہ تھے جب کلام فرماتے تو آپ کے دونوں دانتوں سے ایک نور چھنتا تھا" (انوار محمدیہ ص۱۹۹)

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ آفتاب چہرۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں جاری ہے اور جب تبسم فرماتے تو دیواریں چمک اٹھتی تھیں"
(شفا جلد ۱ ص۳۹)

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے۔ شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

حضرت امام بوصیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کانما اللؤلؤ المکنون فی صدف من معدنی منطق منہ ومبتسم

آپ کی گویائی اور تبسم کے معدن یعنی لب اور دانت مبارک کی تشبیہ اس در شہوار سے ہوسکتی ہے جو صدف میں پوشیدہ ہے

دندان ولب وزلف ورخ شاہ کے فدائی۔ ہیں در عدن لعل یمن مشک ختن پھول

ناک مبارک حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک باریک،

بلند اور نورانی تھی۔ حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ناک مبارک بلند تھی جس پر نور برستا تھا۔

بینی پر نور پر رخشاں ہے بکہ، نور کا — ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا
نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

ناک مبارک کا کمال • رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک شریف کا یہ کمال تھا کہ ہزاروں سینکڑوں میل دور خوشبو سونگھ لیتی تھی۔ جب جبریل امین علیہ السلام مقام سورہ سے وحی لے کر اترتے تو حضور پر نور علیہ السلام کو اسی وقت ان کی خوشبو آجایا کرتی تھی۔ (جواہر البحار (جلد ۲ صفحہ ۶۶)

مشہور عاشق مصطفےٰ علیہ السلام سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ جو یمن میں قیام پذیر تھے جو مدینہ طیبہ سے کافی دور ہے مگر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس کی محبت کی خوشبو مدینہ منورہ میں سونگھ لی تھی۔" (روح البیان)

پیشانی مبارک پیشانی پر نور اور کشادہ تھی۔ پیشانی کی صفت میں حدیثوں میں مختلف الفاظ وارد ہیں "واضح الجبین، صلت الجبین، واسع الجبین اور واسع الجبہہ" ان سب کے معنی ایک ہی ہیں۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک میں جب شکن پڑتا تو وہ روشن ہو کر چمکنے لگتی گویا کہ چاندی کا ٹکڑا ہے۔ (مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۶)

؎ تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا ۔ بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

آپ کی پیشانی مبارک اس قدر روشن تھی کہ جب رات کو پیشانی سے بال مبارک اٹھا لیتے تو معلوم ہوتا گویا کہ وہ ایک روشن چراغ ہے جو چمک دمک رہا ہے۔" (جواہر البیان)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور سید عالم میرے سامنے تشریف فرما تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی اور حضور

پرنور کی پیشانی اقدس پر پسینہ اتر رہا تھا اور اس سے نور کی شعائیں نکل رہی تھیں
میں یہ دیکھ کر مبہوت ہوگئی اور کاتنے سے ٹھہر گئی۔ یہ دیکھ کر حضور علیہ السلام
نے فرمایا "تو حیران کیوں ہوگئی؟" میں نے عرض کی "سرکار! میرے مبہوت
ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا
ہے اور پسینہ کے ہر قطرہ سے نور کا فوارہ جاری ہے"

(خصائص کبریٰ ج ا ص ۶۷)

ے جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا ۔ اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ گویا کہ آفتاب آپ کی پیشانی
میں رواں ہے" (خصائص ج ا ص ۶۷)

دہن مبارک

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک بڑا
تھا۔ نہ بہت فراخ کہ بدنما ہو۔ حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

(شمائل ترمذی ص ۶ ا

دھن تھا یا کہ ایک خوشبودار پھول تھا جس سے نورانی شعاعیں چمکتی تھیں

ے سر تا قدم ہے تن زمن سلطان پھول
لب پھول، دہن پھول، بدن پھول، ذقن پھول

حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ جب حضور علیہ السلام تبسّم فرماتے
تو بجلی کی روشنی نمودار ہوتی اور بارش کے اولوں کی مانند سفیدی چمکتی۔

(شفا شریف ج ا)

ے وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا ۔ چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
ے یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات ۔ ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

حضرت ابی قرصافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے اور میری والدہ

اور خالہ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی جب ہم واپس لوٹے تو مجھے میری والدہ اور خالہ نے کہا اے بیٹے! ہم نے کسی شخص کو زیادہ خوبصورت چہرے والا اور بہت صاف کپڑوں والا اور بہت نرم کلام والا اس مرد خدا سے نہیں دیکھا اور ہم نے دیکھا کہ ان کے دہن اطہر سے نور نکل رہا ہے۔
(طبرانی۔ انوار محمدیہ)

جس کے پانی سے شاداب جان جناں — اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام

دہن پاک کا معجزہ

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پانی کا بھرا ہوا ڈول لایا گیا تو حضور نے اس میں سے کچھ پانی نوش فرمایا باقی پانی اور ڈول کو آپ نے کھوہ میں پھینک دیا تو آپ کے دہن مبارک کی برکت سے اس کھوہ میں مثل کستوری کے خوشبو آنے لگی (دلائل النبوت)

آپ کے دہن اطہر کا سب سے اعظم معجزہ یہ ہے کہ جو بات آپ کے منہ سے نکلتی وہ ہو کر رہتی آپ کا منہ مبارک مستجاب الدعوات تھا۔ دہن پاک صداقت و امانت میں بھی بے مثال تھا۔ دہن مبارک کی صداقت کی وجہ سے آپ کو کفار بھی امین اور صدیق کہہ کر پکارتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آج تک اس منہ سے جھوٹ نہیں نکلا۔ چونکہ آپ کا ذاتی معجزہ تھا کہ ساری عمر آپ کے منہ مبارک سے جھوٹ نہیں نکلا۔ جھوٹ کو آپ کی نسبت محال بالذات قرار دیا گیا ہے

آپ کے اک اشارے سے نجات ہو کے رہی — جو بات تیرے منہ سے نکلی وہ ہو کے رہی
رات کو جو کہا دن تو دن نکل آیا — اور دن کو کہا شب تو رات ہو کے رہی

لعاب دہن شریف

حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک سبحان اللہ مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار ہر مرض کے لیے اکسیر اور بے انتہا برکتوں اور رحمتوں کا حامل ہے۔

یہ لعاب شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ حضور جیسے بے مثل انسان ہیں ویسا ہی حضور کا لعاب دہن شریف بھی بے مثال ہے۔ آپ کا لعاب پاک باعثِ شفا ہے اس سلسلہ میں چند روایات تحریر کی جاتی ہیں:۔

(۱) ایک قوم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ ہمارے کنویں کا پانی کھاری ہے تو آپ نے اپنا لعاب مبارک اس کنوئیں میں ڈال دیا تو وہ میٹھا ہو گیا (جواہر البحار جلد اول)

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں میں اپنا لعاب دہن ڈالا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا تو مدینہ پاک میں کوئی ایسا کنواں نہ تھا کہ جس کا پانی اس کنوئیں سے زیادہ میٹھا ہو۔ (مدارج۔ ج ا ص)

اللہ اکبر بے مثل انسان کے بے مثل لعاب نے کھاری کنوئیں کو صرف میٹھا ہی نہیں بلکہ کنوئیں کے پانی کو بھی بے مثال بنا دیا۔

ے جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنیں ۔ اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

ے ٹھنڈا ٹھنڈا، میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

(۳) حضور تاجدار کائنات روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کنوئیں میں کلی فرمائی تو کنوئیں سے مشک و کستوری کی خوشبو آنے لگی (جواہر البحار ج ۲)

(۴) ابن سعد راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ پر تشریف لائے اور اس کنوئیں سے پانی کا ایک ڈول نکلوایا۔ نوش فرمایا اور پھر ڈول میں لعاب مبارک بھی ڈالا اور کلی بھی فرمائی پھر اس ڈول کا پانی واپس کنوئیں میں ڈلوا دیا۔ آپ کے زمانہ مبارک میں جب کوئی بیمار ہوتا تو فرماتے اِغْسِلُوْهُ مِنْ مَاءِ بَضَاعٍ بیر بضاعہ کے پانی سے اسے نہلاؤ۔ جب مریض غسل کرتے تو اسے شفا ہو جاتی۔ (خصائص مصطفٰے)

(۵) حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عمیرہ بنت مسعود بمعہ اپنی بہنوں کے حاضر ہوئیں اور وہ پانچ تھیں۔ انہوں نے آپ کو خشک گوشت

کھاتے ہوئے پایا۔ آپ نے ان کو وہ گوشت منہ میں چبا کر دیا تو ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک ٹکڑا چبایا پس وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملاقی ہو گئیں مگر ان کے منہ سے بدبو کبھی نہ آئی (جواہر البحار ج ۲ ص ۸۲)

(۶) حضرت رزینہ فرماتی ہیں کہ عاشورا کے دن حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے پاس بلایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور فرمایا اب ان دونوں بچوں کو رات تک دودھ پلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا اور آپ کا لعاب دہن ان کو رات تک کافی ہوتا (خصائص ج ۱ ص ۶۱)

(۷) حضرت ابی امامہ فرماتی ہیں ایک عورت نہایت فحش گو بدزبان تھی ایک مرتبہ وہ خدمت سرکار میں حاضر ہوئی۔ حضور قدید تناول فرما رہے تھے۔ اس نے عرض کی مجھے بھی دیجئے۔ آپ نے اپنے سامنے سے کچھ عطا فرمایا۔ اس نے عرض کی حضور! یہ نہیں بلکہ اپنے منہ مبارک کا نوالہ عطا فرمایئے۔ آپ نے وہ بھی عطا فرمایا اور اس نے فوراً کھا لیا۔ حضرت ابی امامہ کا کہنا ہے کہ حضور کے جھوٹا کھا لینے کے بعد اس عورت نے کبھی فحش کلامی نہ کی اور کبھی کسی نے اس کی بدزبانی کو نہ جانا (خصائص ج ۱)

زبان مبارک

حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک نہایت فصیح و بلیغ اور شیریں تھی۔ عرب کے شعراء و ادبا جو فصاحت و بلاغت میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ وہ بھی آپ کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے۔ کسی فصیح و بلیغ اور ادیب و شاعر کو آپ کے مقابلہ میں لب کشائی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحائے عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

فرمایا کہ جو کوئی میری طرف ایسی بات منسوب کرے کہ جو میں نے "نہیں فرمائی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔ پھر حضور نے اس پر بددعا فرمائی تو وہ مردہ پایا گیا پیٹ اس کا پھٹا ہوا تھا اور زمین نے بھی اسے قبول نہیں کیا۔ (مشکوٰۃ شریف ۵۴۳)

(۵) سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے یمن کا قاضی مقرر فرمایا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ابھی نوعمر ہوں مجھے قضا کا تجربہ نہیں ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے اور زبان کو ثابت رکھے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور کے اس فرمانِ پاک کے بعد مجھے کسی فیصلے میں شک نہیں پڑا۔"

(ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

زبانِ مبارک کا مقام

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو اللہ تعالیٰ نے وہ مقام بخشا کہ لوگوں کی عقلیں دنگ رہ گئیں۔ یہی وہ زبان پاک ہے جو قیامت میں ناامیدوں کو امید دلائے گی۔ یہی زبان مبارک ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا کرے گی کہ کل انبیائے کرام حیران ہو جائیں گے۔ اسی زبان پاک کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا تو وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔

اسی زبان پاک کے ساتھ قرآن عظیم آسان ہو گیا

بِلِسَانِكَ "ہم نے قرآن کو آپ کی زبان کے سبب آسان کر دیا ہے۔"

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ آپ کی مجلس میں ابن عاص بیٹھا ہوا تھا وہ آپ کے کلام شریف کی نقل کر رہا تھا۔ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا تھا تو سرکار دوعالم کی زبان سے برآمد ہوا کہ ایسی ہی ہو جا چنانچہ وہ مرنے تک ایسا ہی ہو گیا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک عیسائی کے غلام تھے ان کا بیان ہے کہ ایک دن میرے مالکوں نے مجھے کہا کہ اگر تو چالیس اوقیہ سونا دیدے تو تم کو آزاد کر دیا جائیگا۔ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا

گیا پس حضور نے آپ کو مرغی کے انڈے کے برابر سونا عطا کیا اور فرمایا کہ جا اپنا قرض ادا کر۔ آپ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو سونا تھوڑا ہے۔ میں نے تو زیادہ قرض دینا ہے۔ تب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونا کو پکڑا پس اپنی زبان مبارک کے ساتھ لگا کر مجھے فرمایا کہ اب پکڑ لے اللہ تعالیٰ تیرے قرض اتار دے گا۔

حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس سونا کو پکڑا اور وزن کیا تو پورا چالیس اوقیہ تھا۔ (حجۃ اللہ ص ۱۴۸)

ابرو مبارک

حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابرو مبارک (بھنویں) باریک، دراز، کمان کی شکل کی خوبصورت تھی۔ دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ ابرو کے دونوں گوشے ملے ہوئے ہیں۔ مگر واقع میں ملے ہوئے نہ تھے بلکہ دونوں کے درمیان کچھ فرق تھا۔ دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غصے کے وقت پھول جاتی تھی۔

امام بیہقی بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

احسن الوجہ۔ عظیم الجبھۃ۔ دقیق الحاجبین۔

یعنی حسین چہرہ، بڑی پیشانی۔ باریک ابرو والا۔

اعلیحضرت نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

رو ئے توسین کا گلگونہ جمال ابرو — خم وچشم تیغ ہلالی کا جلال ابرو
اشارہ کر دیں اگر وہ کمان ابرو کا — ہمارا تیر دعا پھر کبھی خطا نہ کرے
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی — ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

چشمان مقدس

حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نورانی آنکھیں مبارک بڑی، (زخواہد درت ...)

ان کی پتلیاں نہایت سیاہ تھیں بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے تھے جو آنکھوں کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے تھے پلکیں بڑی بڑی خوب صورت تھیں۔ امام ترمذی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ یعنی حضور علیہ السلام کی آنکھیں سیاہ، موٹی اور پلکیں دراز تھیں (مشکوٰۃ ص ۵۱۷)

مسلم شریف میں بروایت حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ موجود ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَلِیْعَ الْفَمِ اَشْکَلَ الْعَیْنَیْنِ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ کشادہ اور آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی ؎

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے قضائے لامکاں تک حق کا رمنا نور کا۔

ساری کائنات نگاہ میں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں بلیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے تمام مشرق مغرب کو دیکھ لیا (مشکوٰۃ) ص ۵۱۲)

حضرت عمر بن اخطب انصاری فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں قیامت تک ہونے والے تمام واقعات وحالات سے ہمیں خبردار کیا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۴۳)

امام طبرانی عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو ظاہر فرمایا۔ پس میں اس کی طرف اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے دیکھ رہا ہوں جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں ؕ (الخارج ۲ ص ۳۰۹)

اللہ اکبر! یہ شان ہے چشم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی۔ زمین و آسمان ساری موجودات آپ کی نظر کے سامنے ہے اور ذرہ ذرہ پہ آپ کی نظر ہے

تاریکی و روشنی میں یکساں دیکھنا

حضور علیہ السلام کی وہ نورانی آنکھیں جن کے لیے اندھیرا حجاب نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں ایسا دیکھتے تھے جیساکہ دن کی روشنی میں دیکھتے تھے"۔ (بخاری، مدارج ج ۱ ص۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح دن کے اجالے میں" (خصائص کبریٰ ج ۱ ص۶۱)

آگے پیچھے یکساں دیکھنا

وہ روشن اور منور آنکھیں جو آگے پیچھے یکساں دیکھتی ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن سرکار دوعالم نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہوکر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا۔ اے لوگو! بلیشک میں تمہارا امام ہوں۔ پس تم رکوع اور سجود اور قیام اور انصراف میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو، بلیشک میں تم کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے (یکساں) دیکھتا ہوں۔ (مسلم مشکوٰۃ شریف ص۱۰۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں محبوب کبریا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، کسی نے آخری صف میں نماز میں خرابی کی۔ آپ نے جب سلام پھیرا تو آپ نے اس کو آواز دی اے فلاں کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم گمان کرتے ہو کہ تمہارے عمل مجھ سے پوشیدہ ہیں۔ خدا کی قسم میں اپنے پیچھے یکساں دیکھتا ہوں جیساکہ

اپنے آگے دیکھتا ہوں۔ (مشکوٰۃ ص۷۷) ۔

تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر
کھول دو چشم حیا تم یہ کروڑوں درود

نزدیک و دور یکساں دیکھنا

سرکار دو عالم محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم دور سے ایسا دیکھتے تھے جیسا قریب سے دیکھتے تھے۔ (نشر الطیب ص۱۲۱)

دیکھئے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس نورانی آنکھیں کیسی بے مثل و بے نظیر ہیں۔ ان کے لئے اندھیرا حجاب نہیں کیونکہ نور کے لئے کوئی چیز حجاب نہیں بن سکتی۔

قلوب پر نظر

یہ نورانی آنکھیں وہ ہیں کہ جن کی نگاہیں لوگوں پر پڑتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ یہی ہے۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع اور خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ بیشک میں تم کو اپنی پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں" (بخاری ج ۱)

سبحان اللہ! خشوع دل کی ایک کیفیت کا نام ہے جو نمازی حالت نماز میں حاصل ہوتی ہے مگر نگاہ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ قربان جو نمازی کے خشوع کو دیکھتی ہے اور مسلمانوں کے دل حضور کے پیش نظر ہیں ۔

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

مدینہ پاک میں بیت المقدس کو دیکھا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حطیم کعبہ میں تھا کہ قریش مجھ سے معراج کے متعلق پوچھ رہے تھے تو انہوں نے بیت المقدس

کی اشیاء کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جو مجھے یاد نہیں تھیں تو میں بڑا غمزدہ ہوا کہ ایسا کبھی نہ ہوا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے میرے سامنے حاضر کردیا۔ اس کی طرف دیکھتا جاتا تھا اور جو کچھ وہ پوچھتے تھے بتاتا جاتا تھا (مشکوٰۃ شریف ۵۲۹)

دیوار قبلہ میں جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمایا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ زمانہ اقدس میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ہمراہ نماز کسوف ادا کی۔ فراغت کے بعد صحابۂ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس مقام میں کھڑے ہو کر کسی چیز کے پکڑنے کا ارادہ کیا پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے تو آپ نے فرمایا "بیشک میں نے جنت کو دیکھا اور اس نے مجھے پکڑنے کا ارادہ کیا اگر میں گچھا پکڑ لیتا تو تم باقی دنیا تک اسے کھاتے رہتے۔ اور میں نے دوزخ کو دیکھا تو میں نے آج جیسا برا منظر کبھی بھی نہیں دیکھا"۔ ؎

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور قبلہ مسجد کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میں نے ابھی کہ جبکہ تم کو نماز پڑھائی میں نے جنت دوزخ کو دیکھا"

لامکاں میں ذاتِ الٰہی کو دیکھا

شب معراج محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس روشن آنکھوں نے ذاتِ الٰہی کو دیکھا۔ ایسا دیکھا کہ آنکھ مبارک دائیں پھرتی

ہے اور نہ بائیں بلکہ صرف ذاتِ الٰہی کو دیکھ رہی ہے اللہ تعالیٰ نے نورانی آنکھوں کے اس دیکھنے کی تعریف اس طرح فرمائی ۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی
آنکھ نہ کسی طرف سے پھری نہ حد سے بڑھی ہے

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا ۔ جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

نجاشی کی نعش پر نظر

اللہ اکبر! کیسی خوب صورت نورانی آنکھیں ہیں جو مدینہ طیبہ سے شاہ حبشہ کی موت کو دیکھا اور ان کی نعش ملاحظہ فرما کر نماز جنازہ پڑھائی
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ بیشک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن نجاشی فوت ہوا لوگوں کو اس کے مرنے کی خبر دی اور صحابہ کرام کے ہمراہ جنازہ گاہ پہنچے اور صفیں باندھ کر نماز جنازہ چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۴)

اعمال امت پر نظر

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت کے نیک اور برے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے ان کے نیک عملوں میں موذی چیز دیکھی جو راستہ سے ہٹائی گئی ہے اور ان کے برے اعمال میں تھوک کو دیکھا جو مسجد میں ہوا اور دفن نہ کی گئی ہو"
ثابت ہوا کہ حضور اپنی امت کے اعمال و افعال سے باخبر ہیں اور سب کے اچھے برے اعمال آپ کے پیش نظر رہتے ہیں ۔

گوش مبارک

کملی والے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک خوبصورت تھے آپ کی قوت سامعہ بھی بے مثل و بے نظیر ہیں ۔ کان مبارک کی قوت سامعہ کا یہ عالم تھا اور وہ ایسے تیز تھے کہ آہستہ آہستہ بلند آواز کو قریب و بعید

سے یکساں سنتے تھے۔

دور نزدیک کے سننے والے وہ کان - کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "میں وہ دیکھتا ہوں جو کوئی نہیں دیکھتا اور وہ سنتا ہوں جو کوئی نہیں سنتا" (ترمذی)

بے نظیر کان مبارک

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سرکار رسالت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ سے محبت تو میرے دل میں اسی وقت پیدا ہو گئی تھی جب کہ آپ کے شیر خوار بچے تھے میں نے دیکھا کہ آپ پنگوڑے میں تشریف فرما ہیں اور چاند سے باتیں کر رہے ہیں اور جس طرف انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے ہیں چاند اسی طرف جھک جاتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں چاند سے اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور میں چاند کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا تھا" (انوار محمدیہ صفحہ ۳۰)

آسمان کی چرچراہٹ سننا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے آسمان چرچراتا ہے۔ اور وہ چرچرانے کے لائق ہے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آسمان میں چار انگلی کی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نہ ہوں"

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۷)

اللہ اکبر! حضور نور مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ قوت باصرہ

اور سامعہ عطا ہوئی ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوتے آسمان کی چرچراہٹ اپنے کانوں سے سن کر اپنے صحابہ کو بتا رہے ہیں۔

جبریل امین کے پروں کی حرکت کو سننا

امام شعرانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے پروں کی آواز سنتے تھے جبکہ وہ سدرۃ المنتہیٰ میں ہوتے تھے اور اس کی خوشبو سونگھ لیتے تھے جبکہ وہ آپ کی طرف وحی لے کر چلتے تھے۔

(جواہر البحار ج ۲ صـ ۶۶)

پانچسو سال کی مسافت سے سننا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

وہ فرماتے ہیں ایک روز جبریل امین بارگاہ نبوت میں حاضر تھے تو آپ نے اوپر سے کھڑکی کے کھولنے کی آواز اور سر مبارک اوپر آسمان کی طرف اٹھایا تب جبریل امیں نے عرض کی یارسول اللہ! آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو کبھی نہ کھلا تھا پھر وہاں سے ایک فرشتہ حاضر ہوا، اس نے عرض کی یارسول اللہ! میں آپ کو دو نور کی خوشخبری دیتا ہوں فاتحۃ الکتاب اور آخر سورہ بقرہ (مسلم)

جنّت میں بلال کی جوتیوں کی آواز سننا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سراپائے نور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے بلال! یہ بتا کر تونے اسلام میں کون سا اچھا عمل کیا ہے؟ کیونکہ میں نے اپنے آگے تیری جوتیوں کی آواز کو جنّت میں سنا ہے۔ حضرت بلال نے عرض کی میرے نزدیک اس سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے کہ جب رات یا دن کے کسی حصّہ میں وضو

کرتا ہوں تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جو میرے مقدر ہوتی ہے"
(مشکوٰۃ شریف ص۱۱۶)

قبر کی چیخ پکار کو سننا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ آپ نے چھ یا پانچ قبریں دیکھیں تو فرمایا کہ تم میں سے کسی کو معلوم ہے کہ یہ کن لوگوں کی قبریں ہیں؟ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معلوم ہے کہ یہ مشرکوں کی قبریں ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کا قبروں میں امتحان لیا جاتا ہے۔ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مردوں کو قبروں میں دفن نہ کرو گے تو البتہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنواتا جسے میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور اقدس نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔
"دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔ انہوں نے کہا ہم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں" (مشکوٰۃ شریف ص۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں داخل ہوتے تو آپ نے بنی نجار کے ان لوگوں کی آواز کو سنا جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہو چکے تھے اور قبر میں انہیں عذاب ہو رہا تھا"۔ (خصائص ج ۲ ص۸۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے بلال رضی سے فرمایا جو میں سنتا ہوں تم بھی سنتے ہو؟" بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی "نہیں آپ نے فرمایا "کیا تم نہیں سنتے کہ قبر والوں کو عذاب

ہو رہا ہے (خصائص ج ۲ ص ۸۹)

یہ احادیث بتاتی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عالم برزخ کے احوال پوشیدہ نہیں ہیں اور آپ کے بے نظیر گوش مبارک قبر میں چیخ و پکار کو بخوبی سنتے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین

اہل محبت کا درود ہر جگہ سے سنتے ہیں

صحابہ کرام نے دربار رسالت میں عرض کی یارسول اللہ! وہ مسلمان جو آپ سے دور ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے ان کے درود پاک کا کیا حال ہوگا؟ کیا آپ ان لوگوں کے درود پاک بھی سنتے ہیں یا نہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں اپنے اہل محبت کا درود پاک خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں اور دوسروں کا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے"۔ (دلائل الخیرات)

اس سے پتہ چلا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دنیا بھر کے درود پڑھنے والوں کی آواز سنتے ہیں اور وہ سب کی سنتے ہیں اور خوب سنتے ہیں ؎

فریاد امتی جو کرے حال زار میں - ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

سر مبارک

حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا اور خوبصورت تھا۔ قدرت خداوندی کا نمونہ تھا۔ بڑا سر بزرگی کی علامت ہوتا ہے اور کمال عقل و جودت فکر پر دلیل ہوتا ہے۔ آپ کا سر اقدس نہایت معتدل اور قامت اقدس پر موزوں تھا۔

شمائل ترمذی میں ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَظِیْمُ الْھَامَۃِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بڑا تھا۔

شمائل ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کف دست اور دونوں قدم مبارک پر گوشت اور سر اقدس بڑا تھا۔ (الحدیث)

ے جس کے آگے سر سروراں خم رہیں ۔ اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

سر اقدس کا معجزہ

جب ابو جہل ایک پتھر لے کر آپ پر حملہ آور ہوا اور چاہتا تھا کہ پتھر سے کچل دے تو سر مبارک کی عظمت و رفعت سے گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا کہنے لگا جب میں آپ کے قریب ہوا تو میں نے ایک نہایت خطرناک دانتوں والا اونٹ دیکھا جو مجھے کھانا چاہتا تھا جب اس واقعہ کی اطلاع حضور کو ہوئی تو آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے۔ اگر ابو جہل قریب آتا تو پکڑا جاتا۔ (ابن ہشام ۔ خصائص مصطفےٰ)

اللہ اکبر! جبریل جیسا ملکوتیوں کا شہنشاہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در کی دربانی کرتا ہے۔

گیسو مبارک

اکرم مخلوقات سرور کائنات حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے موئے مبارک بھی خوبصورت سیاہ اور نرم تھے۔ معمولی گھنگر والے نہ بالکل سیدھے اور نہ بالکل گھنگر والے۔ کبھی دوش مبارک تک ہوتے اور کبھی نرمۂ گوش تک اور بالوں کے بیچ میں مانگ نکالتے تھے۔

بال مبارک وسیلۂ نجات ہیں

سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک اور ازار اور ردائے اقدس اور چند بال مبارک تھے۔ انہوں نے وقت وفات وصیت کی "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص اور ازار اور چادر کا مجھے کفن پہنانا اور بال مبارک میرے منہ اور ناک پر رکھ دینا اور پھر مجھے ارحم الراحمین کی رحمت پر چھوڑ دینا"

(سیرت نبوی صفحہ ۴۲۵)

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ فگن ہوں تیرے پیارے کے گیسو

بال مبارک وسیلۂ فتح وظفر ہیں

امام بیہقی روایت کرتے ہیں کہ اسلام کے مشہور جرنیل حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند مبارک بال تھے۔ پس وہ کسی جنگ میں شریک نہ ہوتے مگر فتح نصیب ہوتی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۶۵)

صحابۂ کرام کا عقیدہ

ابن سعد محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عبیدہ سے کہا ہمارے پاس حضور علیہ السلام کے چند بال ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئے ہیں۔ یہ سن کر محمد بن سیرین نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال ہمیں دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہے۔ (بخاری ج ۲ ص۱۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا حلاق حضور کے بال اتار رہا ہے اور صحابۂ کرام پروانہ وار موئے مبارک حاصل کرنے کے لیے حضور کا طواف کر رہے ہیں تاکہ ایک بال بھی زمین پر نہ گرے"
(مسلم شریف)

معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام حضور پاک کے بالوں کو بے مثل و بے نظیر جانتے تھے اور اسی لئے بطور تبرک اپنے پاس رکھتے تھے۔

کی جو بالوں سے تیرے روضہ کی جاروب کشی
شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھائے گیسو

غلاموں میں بال مبارک کی تقسیم

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نورانی ہاتھوں

سے اپنے غلاموں کو اپنے موئے مبارک تقسیم کرتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کے پاس تشریف لائے اور اسے کنکریاں ماریں پھر منیٰ میں اپنی منزل میں تشریف فرما ہوئے اور قربانی کی پھر حجام کو بلوایا اور اسے اپنا دایاں حصہ پکڑایا اس نے اسے حلق کیا پھر (حضرت ابو طلحہ) انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر اسے موئے مبارک عطا فرمائے پھر بایاں حصہ حجام کو پکڑوا کر حلق کا حکم فرمایا پس اس نے اسے حلق کیا پھر ان بالوں کو بھی (حضرت) ابو طلحہ انصاری (رضی اللہ عنہ) کو عنایت فرمائے اور پھر فرمایا کہ ان بالوں کو بطور تبرک) لوگوں میں تقسیم کرو (بخاری۔ مسلم)

موئے مبارک باعث شفا ہیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند نورانی بال مبارک تھے۔ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا بیمار ہو جاتا تھا تو لوگ ان نورانی بالوں سے شفا حاصل کرتے اور کبھی بالوں کو پانی میں ڈبو دیتے اور وہ پانی مریض کو پلا دیتے تو شفا ہو جاتی جیسا کہ بخاری شریف صـ ۸۷۵ میں ہے کہ "جب انسان کو نظر لگ جائے یا کوئی بیماری لگ جاتی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیالہ بھیجا جاتا تھا"

موئے مبارک کی برکت

علمائے دین متین فرماتے ہیں اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک یا عصا یا کوڑا کسی گنہگار کی قبر پر رکھا جائے تو وہ گنہگار اس کی برکت سے نجات پا جائے اور اگر کسی آدمی کے گھر یا شہر میں ہو تو اس کے رہنے والوں کو اس کی برکت سے کوئی بلا نہ پہنچے"

(جواہر البحار ج ۲ صـ ۲۲۲)

موئے مبارک کی توہین کفر ہے

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص کئی سال نماز کو ترک کرے یا کسی کو نماز سے روکے تو میں اسے کافر نہیں کہتا اور جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بال مبارک کی توہین کرے گا تو میں اسے کافر کہوں گا'' (جواہر البحار ج ا ص ۱۶۹)

سیدنا حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک میں اپنا ایک بال لئے ہوئے فرما رہے ہیں ''جس نے میرے ایک بال مبارک کی توہین کی تو اس پر جنت حرام ہے'' (جامع صغیر جلد دوم ص ۱۴۰)

جسمِ مبارک

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اقدس نہ دبلا تھا نہ بھاری بھرکم۔ نہایت موزون اور متوازن تھا البتہ آخر عمر میں جسم مبارک کچھ بھاری ہوگیا تھا لیکن اس کے باوجود بدن ڈھلکا نہیں تھا اور طبعی طور پر وہی کیفیت تھی جو جسم کی جوانی یا نوجوانی میں ہوتی ہے۔ سید المرسلین ختم النبیین نورمجسم محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف بے مثل اور آپ کا جسم اقدس بے مثل ہے۔ مسلمان اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک سیدِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم انور کو بے مثل و بے نظیر نہ سمجھے۔ امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں۔

''جان لو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تکمیل ایمان کی صورت یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ رب العالمین نے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن شریف و جسم انور ایسا بنایا ہے کہ کوئی آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ کی مثل ظاہر نہیں ہوا (انوار محمدیہ ص ۱۹۴)

ے بے سہیم و عدیل و مثیل — جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

جسم اقدس کی نفاست

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک نفیس ترین اور پاکیزہ ترین تھا۔ حضور کا نسب پاک اور ستھرا۔ حضور کا جسم اطہر نفیس و نظیف ہے۔ نور کا مجسمہ ہے اور رحمتوں و برکتوں کا گنجینہ ہے، آپ کے جسم مبارک پر کبھی مکھی بیٹھتی نہیں تھی کیونکہ وہ گندی جگہ پر بیٹھتی ہے اور آپ اعلیٰ درجہ کے ستھرے تھے اور نہ ہی مچھر وغیرہ آپ کو تنگ کرتا تھا اور نہ ہی جوئیں پڑتی تھیں (جواہر البحار ج ۳ ص ۱۴۹ وغیرہ)

جسم پاک کی قوت

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اوپر چالیس جنتی مردوں کی طاقت عنایت کی گئی تھی (حجۃ اللہ ص ۶۸۷)

یہی وجہ تھی کہ عرب کا مشہور پہلوان رکانہ نے طاقت نبوی کے امتحان لیئے تین بار آپ سے کشتی لڑی اور سرکار نے تینوں بار اس کو پچھاڑ دیا (خصائص کبریٰ)

کہتے ہیں حبیب خدا علیہ السلام کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ جب آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بتوں کو مسمار کرنے کے لیے کعبہ کی چھت پر چڑھایا تو مولیٰ علی نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زور سے مجھے اٹھایا کہ اگر میں چاہتا تو دوسرے آسمان تک پہنچ جاتا (نزہۃ المجالس)

جسم اقدس کی نورانیت

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک نورانی تھا۔ آپ سر سے پاؤں تک نور ہی نور تھے۔ حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پورے طور پر سر کی چوٹی سے لے کر قدم اقدس تک نور ہی نور تھے کہ انسانی آنکھ ان کے

مبارک کے دیکھنے سے چندھیا جاتی تھیں۔ چاند سورج کی طرح روشن اور چمکدار تھے اور اگر لباس بشریت نہ پہنے ہوئے ہوتے تو کسی انسان کو ان کے حسن کو دیکھنے کی طاقت ممکن نہ ہوتی۔ (مدارج ج صـ۱۳۷)

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

تن بے سایہ

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آفتاب اور مہتاب کی روشنی میں نہیں تھا۔ ابن سبع نے کہا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نور ہی نور تھے پس جبکہ آفتاب اور مہتاب کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا ؎

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا — سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

جسد مبارک کی خوشبو

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد پاک اتنا خوشبودار تھا کہ پاس بیٹھنے والے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو آپ کے جسم اطہر سے عنبر اور کستوری جیسی خوشبو آتی تھی اور جس نیک نصیب کا جسم سرکار کے جسم اقدس سے مس کر جاتا وہ بھی خوشبودار بن جاتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے کستوری نہ ہی عنبر سونگھا ہے جو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۵۱۷)

اعلیحضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں

؎ دل بستہ و خون گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت — کیوں غنچہ کہوں ہے میرے آقا کا دہن پھول

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مٹی سے بہتر خوشبو دنیا میں نہیں جس مٹی سے آپ کی مبارک ہڈیاں مس کئے ہوئے ہیں مبارک ہیں وہ جنہوں نے اس خاک اقدس کو سونگھا اور چوما ہے" (قصیدہ بردہ شریف)

حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرا، رضی اللہ عنہا حضور پاک علیہ السلام کے وصال کے وقت فرمایا۔

"مجھ پر مصیبت کا وہ پہاڑ گرے کہ اگر وہ دنوں پر گرتے تو وہ راتیں بن جاتے۔ جس نے سیدنا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو سونگھ لیا اسے ہمیشہ دوسری خوشبوؤں کے سونگھنے کی ضرورت نہیں"۔

گلی کوچے میں خوشبودار ہو جانا

حضور نبی الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی کوچے سے گزر جاتے وہ خوشبودار ہو جاتا۔ اگر کوئی صحابہ حاضر دربار ہوتا اور وہ وہاں اپنے آقا و مولیٰ کو نہ پاتا تو وہ گلیوں میں خوشبو سونگھتا ہوا سرکار رسالت تک پہنچ جاتا۔ (مدارج النبوت ۳۰/۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس راہ سے گزر جاتے کوئی شخص آپ کی تلاش میں جاتا تو وہ آپ کے پسینہ مبارک کی مہک سے پہچان لیتا کہ آپ اس راستہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مالک و مختار عالم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے جس بازار یا راستے سے گذر جاتے تو لوگ اس راہ میں خوشبو پاتے اور کہتے کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راستے سے گذر فرمایا ہے۔ (الانوار محمدیہ صفحہ ۲۱)

اعلحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ؎

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں۔ جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں۔ جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

چھو جانے والا بدن کا خوشبودار ہونا

صاحب تاج و معراج آقا و مولیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو شخص مصافحہ کرتا تو تمام روز اس کے ہاتھوں سے خوشبو آیا کرتی تھی اور جس بچہ کے سر پر دست پاک پھیر دیتے تھے تو وہ مشکی یعنی خوشبو والا مشہور ہو جاتا تھا
(مدارج ۴۰/۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
"میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی پھر جب آپ اہل مکہ کی طرف نکلے تو میں بھی آپ کے ساتھ نکلا بچے آپ کے سامنے آئے تو آپ نے ہر ایک بچہ کے رخسار پر دست مبارک پھیرا تو میں نے آپ کے دست پاک میں ٹھنڈک بلکہ خوشبو محسوس کی گویا اس خوشبو کو آپ نے عطر فروش کے ڈبے سے نکالا ہے"
(مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۷)

ام عاصم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم خوشبو استعمال کرنے میں حد درجہ کوشش کرتی رہتی ہیں مگر اس کے باوجود تو ہم سے زیادہ خوشبودار رہتا ہے تو ان کے شوہر حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں میرے بدن پر چھوٹے چھوٹے آبلے نکل پڑے تھے تو میں سرکار عالی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور اپنے مرض کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے کپڑے اتار دو تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر حضور علیہ السلام کے آگے بیٹھ گیا حضور نے اپنے دست مبارک پر دم کر کے میری پشت اور پیٹ پر پھیرا تو اس روز سے میرا بدن خوشبودار بن گیا۔ (انوار محمدیہ صفحہ ۲۱۷)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے اپنا ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس پر رکھا، ایک ہفتہ تک جب

میں کھانا کھاتی اور وضو کرتی تو میرے ہاتھوں سے خوشبو آتی رہی
(نسیم الریاض ص۳۵۶)

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے
"ہمارے آقا کی ذات گرامی تازگی اور لطافت میں مثل شگوفہ کے ہے اور بلندی اور عظمت میں مثل ماہ کامل کے ہے۔ سخاوت میں مثل سمندر ناپیدا کنار کے اور عالی ہمتی میں دوام اور زمانہ کی مانند۔ (قصیدہ بردہ)

گردن مبارک

صاحب الجود والکرم حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک نہایت خوبصورت تھی، خوب صاف و شفاف تھی اور چاندی کی طرح سفید حسن کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ صراحی دار تھی جس کا رنگ سفید تھا۔

حضرت مقاتل بن حیان آپ کے اعضائے مبارکہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں گویا کہ آپ کی گردن اقدس صفائی اور سفیدی میں چاندی کی صراحی تھی (انوار محمدیہ ص۱۹۹)

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس کا حلیہ شریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ آپ کی گردن مبارک تراشیدہ بت کی گردن کی طرح تھی اور چاندی کے مانند سفید تھی۔ (شمائل ترمذی ص۲)

مواہب لدنیہ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ محبوب کبریا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک سفید تھی گویا کہ چاندی سے ڈھلی ہوئی ہے۔

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں ۔ اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

یہی وہ گردن مبارک ہے کہ جس کے سب شیدائی ہیں خود خالق دو جہاں جل و علا کو بھی پیاری ہے کہ اس نے اپنے کلام ازلی میں اس طرح اس کا ذکر فرمایا ہے۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا (پارہ ۱۵۔ رکوع ۴)

"اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا"

دوش مبارک

سید الانس والجان حضور پر نور محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش یعنی کندھے شریف بھی عجیب نرالی شان کے تھے۔ پر گوشت اور بڑے خوبصورت تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کندھوں سے چادر اتر جاتی اور آپ کے کندھے مبارک ظاہر ہو جاتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا کہ وہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں (بیہقی)

دوش مبارک کی طاقت

حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کندھوں کی طاقت کا یہ حال تھا کہ سیدنا مولانا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب میں نے آپ کو اٹھانا چاہا تو نہ اٹھا سکا۔ آخر کار آپ نے مجھے اپنے شانے مبارک پر اٹھایا اور اس زور سے اٹھایا کہ اگر میں چاہتا تو آسمان دوم تک پہنچ جاتا (نزہۃ المجالس)

امام رازی كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى کے ما تحت لکھتے ہیں کہ جب ابوجہل نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارنے کا ارادہ کیا اور آپ کے قریب آیا تو اس نے آپ کے کندھوں پر دو بڑے اژدہے دیکھے اور مرعوب ہو کر بھاگ گیا۔ (جواہر البحار ۸۸/۲)

ے دوش بر دوش ہے جن سے شان شرف۔ ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

ناف مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اکرام میں داخل

ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میرے چھپانے کی جگہ کو نہیں دیکھا (خصائص ج ۱ صـ۵۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ناف بریدہ اور ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ (حوالہ بالا)

پسینہ مبارک

حضور سرور کائنات افضل مخلوقات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ مدینہ طیبہ کے لوگ اس کو بطور خوشبو استعمال کرتے تھے کیونکہ وہ کستوری و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا حالانکہ ہم انسان ہیں مگر ہمارا پسینہ بدبودار ہوتا ہے۔

پسینہ مبارک کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا

بخاری و مسلم شریف میں ہے بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم کے پاس تشریف لاکر دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا بستر بچھا دیتی جس پر آپ قیلولہ فرماتے تھے۔ آپ کو پسینہ بہت آیا کرتا تھا۔ پس حضرت ام سُلیم آپ کے پسینہ مبارک کو جمع کرتی اور اسے خوشبو میں ملا دیتی پس نبی پاک علیہ السلام نے (ایک دفعہ دیکھا تو) فرمایا اے ام سُلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا پسینہ مبارک ہے جسے ہم خوشبو میں ملاتے ہیں کیونکہ وہ بہت خوشبودار ہے۔"
(مشکوٰۃ شریف صـ۵۱۷)

ہے شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق۔ اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے

وصال شریف کے بعد سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں نے میرے محبوب کو صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا پایا؟ تو خاتون جنت نے رو کر فرمایا۔ اے معاذ! اگر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت حاضر ہوتا جبکہ آپ سکرات موت کے عالم میں تھے آپ کی مبارک آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور مبارک پیشانی سے پسینہ اتر رہا تھا وہ پسینہ جو کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔" (شرح قصیدہ بردہ ملازادہ ص۱۱۲)

اہل مدینہ پسینہ مبارک کو دلہن پر ملتے تھے

ایک آدمی نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیٹی کے جہیز میں مدد طلب کی تو حضور نے ایک شیشی منگوائی اور اس میں اپنا پسینہ گرایا اور فرمایا کہ اپنی بیٹی کو حکم دو کہ اسے بطور خوشبو استعمال کرے، پس جبکہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کو استعمال کرتیں تو تمام مدینہ والے اس خوشبو کو سونگھتے (اس لئے) لوگ اس گھر کو خوشبوؤں کا گھر کہنے لگے۔ (جواہر البحار ج ۲ ص۸۵)

صاحب مواہب لدنیہ لکھتے ہیں کہ اس لڑکی کی نسل سے (جو ترکوں میں موجود ہے) ابھی تک خوشبو چلی آرہی ہے۔

(ملفوظات امیر ملت)

والله جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

واہ اے عطر خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں سے پسینہ تیرا

پسینہ مبارک موتیوں کی طرح چمکنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ چمکیلا تھا گویا کہ آپ کا پسینہ (رخساروں پر) موتی ہیں (بخاری و مسلم)

اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا حسین و خوب صورت بنایا کہ جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی جب آپ کے گلابی رخساروں پر پسینہ مبارک کے قطرات ڈھلکتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ وہ چمکدار موتی ہیں ؎

آب زر بنتا ہے عارض پہ پسینہ نور کا — مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

ام المومنین سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا جب کہ آپ جوتی گانٹھ رہے تھے تو آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ اترا ہوا تھا جس سے نور نکل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر آپ ششدر رہ گئیں۔ حضور نے پوچھا حیران کیوں ہو گئی؟ عرض کی میں نے دیکھا کہ آپ کے پسینہ مبارک سے نور جھڑ رہا ہے آج اگر ابو کثیر ہذلی آپ کو دیکھتے تو جان لیتے کہ آپ ان کے ان اشعار کے زیادہ حقدار ہیں ؎

اذا نظرت الی سرۃ وجھہ — برقت کبرۃ العارض المنہلل

یہ سن کر آپ نے ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دے کر فرمایا خدا تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے میں اس سے زیادہ کبھی خوش نہیں ہوا۔

(نسیم الریاض صفحہ ۳۲۶)

گلاب کے پھولوں کی خوشبو پسینہ مبارک سے ہے

جب ہم گلاب کے پھول کو سونگھتے ہیں تو اس میں پیاری پیاری بھینی بھینی خوشبو پاتے ہیں حقیقت میں گلاب کے پھول کی خوشبو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی وجہ سے ہے

چنانچہ ابن عساکر کی ایک روایت میں آیا ہے کہ بیشک حضور سراپائے نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید گلاب شب معراج میں میرے پسینہ

سے پیدا ہوا ہے اور سرخ گلاب جبریل علیہ السلام کے پسینے سے پیدا ہوا ہے اور زرد گلاب براق کے پسینہ سے پیدا ہوا ہے۔

(شرح قصیدہ بردہ خرپوتی)

مدارج النبوت میں روایت اس طرح موجود ہے (ترجمہ) جان کہ بعض حدیث میں آیا ہے کہ پھول گلاب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوا ہے نیز روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ معراج کی واپسی پر میرا پسینہ زمین پر گرا اس سے گلاب کا پھول اگا۔ جو میری خوشبو سونگھنا چاہے اسے گلاب کے پھول سونگھنا چاہیئے۔

(مدارج النبوت جلد اول ص۳۰)

اعلیحضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

انہیں کی بو مایہ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

قلب مبارک

محبوب خدا امام الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اقدس تجلیات واسرار الہیہ ومعارف الہیہ کا گنجینہ تھا۔ شیطانی وسواس سے پاک ومنزہ اور رحمت الٰہی کا مسکن غفلت سے دور اور ہمیشہ بیدار رہنے والا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب مبارک کا ذکر اس طرح فرمایا ہے

مَاکَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

قلب کی بیداری

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں اور پھر بغیر وضو فرمائے وتر پڑھ لیتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔
اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ (بخاری ج ۱ صفحہ ۵۰۴)

ابن سعد حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری آنکھیں سوتی ہیں اور قلب بیدار رہتا ہے۔ (خصائص ج ۱ صفحہ ۶۹)

اور ایک حدیث میں ہے حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں اگر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا تو ہمارے لئے بیداری ہی رکھتا لیکن یہ سونا اس لئے ہے تاکہ بعد والوں کے لئے سنت جاری رہے۔
(شرح قصیدہ بردہ خرپوتی صفحہ ۱۴۳)

قلب منور کا غسل

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جبریل امین علیہ السلام نے میرا سینہ چاک کیا اور آب زم زم سے اس کو دھویا پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پس اس کو میرے سینے میں انڈیل دیا۔ (شفا ج ۱ صفحہ ۱۰۸)

پر تو اسم ذات احد پر درود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

سینۂ مبارک

حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینۂ اقدس ہموار، فراخ اور چوڑا تھا اور خوبصورت شیشہ کے مانند صاف تھا، چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار تھا، آپ کے سینہ مبارک اور شکم اقدس پر بال نہ تھے۔ صرف گلے شریف سے ناف مبارک تک ایک خط (لکیر) خوشنما باریک بالوں کا تھا

شمع دل مشکوۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

سورہ الم نشرح لک کا شانِ نزول

بعض مفسرین نے اس سورۂ پاک کا شانِ نزول اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک دن حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی اے پروردگار! تونے (حضرت) ابراہیم علیہ السلام کو مرتبۂ خُلت عطا فرمایا اپنا خلیل بنایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو خلعت کلیمی سے نوازا اور ان سے کلام فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے پہاڑ مسخر اور لوہے کو نرم کر دیا۔ سلیمان علیہ السلام کو جن و انس کا بادشاہ بنایا اور ہوا کو ان کے تابع حکم کیا۔ مجھے کون سی نعمت کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ لہٰذا اللہ رب العالمین نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوال کا جواب اس طرح دیا۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ "کیا نہ کشادہ کیا ہم نے تمہارے لئے اے محبوب تمہارا سینہ" تاکہ اس میں نزول وحی کی گنجائش ہو۔ اسرار الٰہی و انوار خداوند کے سمانے کی اس میں جگہ ہو اور نور ایمان و عرفان علم و حکمت اس میں جمع ہو سکے۔

اللہ اکبر! حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود دعا مانگتے ہیں کہ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي "اے رب میرا سینہ کشادہ فرما" مگر جب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے بغیر طلب استدعا کے اپنے محبوب پاک کا سینہ بے کینہ کشادہ فرما دیا۔ اور آپ کو دعا مانگنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ (تفسیر عزیزی پارہ ۳۰)

شرح صدر چار دفعہ ہوا

تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شرح صدر چار مرتبہ ہوا۔ (۱) ایک تو ایام طفولیت میں جبکہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پرورش فرما رہے تھے اور عمر شریف چار برس کی تھی (۲) دوسرے

دسویں سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شرح صدر ہوا (۳) تیسرے جبکہ وقت بعثت قریب آیا اور نزول وحی کا زمانہ نزدیک ہوا۔ (۴) چوتھے شب معراج حرم محترم میں آپ کا جبریل علیہ السلام نے شرح صدر فرمایا تاکہ سیر عالم ملکوت بلا خوف و خطر کر سکیں تجلیات باری تعالیٰ کے دیکھنے کی قوت ہو۔ (تفسیر عزیزی ۳۰ پارہ)

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود - شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک

جناب ہادی سبل ختم رسل سید کل احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سفید رنگ کی بڑی مضبوط تھی اور اتنی خوبصورت تھی کہ گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی ہے۔ امام احمد حضرت کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے رات کے وقت عمرہ کا احرام باندھا تو میں نے آپ کی پشت مبارک کی طرف نظر کی گویا کہ نورانی پشت چاندی کی ڈھلی ہوئی ہے

(انوار محمدیہ۔ مدارج ج ۱ ص ۲۱)

یہ نورانی پشت اللہ تعالیٰ کو اتنی پیاری ہے کہ اپنے کلام پاک میں اس کا ذکر اس طرح فرمایا۔

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ اور ہم نے تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی یعنی آپ کو اپنی پیاری امت کا غم تکلیف دہ تھا۔ ہم نے آپ کو مقبول الشہادت بنا کر آپ کا وہ غم دور کر دیا ہے

جو کہ عزم شفاعت پر کھنچ کر باندھی - اس کمر کی حمایت میں لاکھوں سلام

بغل مبارک

حبیب خدا اشرف انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغل مبارک بھی بے مثل و بے نظیر تھے اور

چاندی کی طرح سفید تھے ان میں بال وغیرہ نہ تھے اور ان سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ اس کے برعکس ایک ہم ہیں کہ ہماری بغلیں سیاہی مائل ہوتی ہیں اگر صاف نہ کی جائیں تو بدبو آتی ہے۔

علامہ طبرانی کا قول ہے کہ بغلوں کا سفید اور خوشبودار ہونا محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

(مدارج النبوت جلد اول)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(انوار محمدیہ ص۲۱)

بزار قبیلہ قریش کے ایک شخص سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینہ رحمت کے گنجینہ سے لگایا تو آپ کے بغل مبارک کا پسینہ مجھ پر ٹپکنے لگا۔ جس میں کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود — پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

دست مبارک

حضور سید المرسلین شفیع المذنبین سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس لمبے اور کشادہ تھے۔ ان کے جوڑ مضبوط تھے اور بہت نرم تھے کہ کسی دیباج و حریر کی نرمی دست اقدس کی نرمی کو نہیں پہنچتی اور ان سے کستوری کی خوشبو آتی تھی۔

دست مبارک ریشم سے زیادہ نرم تھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے زیادہ نرم ریشم اور دیباج کو بھی نہیں پایا (بخاری ج ۱ ص ۵۰۳)

دست مصطفیٰ کی خوشبو

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب محبوب کبریا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ میں دیا تو مجھے احساس ہوا کہ ہاتھ مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔" (انوار محمدیہ ص ۲۰۹)

تاجدار مدینہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس اسقدر خوشبودار تھے کہ جو شخص آپ سے مصافحہ کا شرف حاصل کرتا تو اس کے ہاتھوں سے سارا دن خوشبو مہکتی تھی اور جس بچہ کے سر پہ ہاتھ مبارک پھیر دیتے تو وہ بچوں میں زیادہ خوشبودار ہو جاتا۔
(شفا شریف ص ۴۰)

مبارک ہاتھ میں خزانوں کی کنجیاں

امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مالک کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد گرامی فرمایا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں پس وہ میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں ہے۔

ہاتھ جس طرف اٹھا غنی کر دیا — موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں — دوجہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

مبارک ہاتھ میں جنت کی کنجیاں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مناقب میں بیان کرتے ہوئے فرمایا "حمد کا جھنڈا مبارک میرے مبارک ہاتھ میں ہوگا اور اس روز (روز قیامت) جنت کی کنجیاں میرے دست مبارک میں ہوں گی" (ترمذی)

دست اقدس میں زمین کے خزانے اور شہروں کی کنجیاں

شفاء شریف جلد اول صہ ۵۵ میں ہے "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانے اور شہروں کی کنجیاں عنایت فرمائی گئیں"۔

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے مالک کل کہلاتے یہ ہیں
انا اعطینٰک الکوثر ساری کثرت پاتے یہ ہیں

تبدیل اعیان

حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کا یہ اعجاز تھا کہ کسی کی حقیقت اور نوعیت کو بدل دیتے تھے اور یہی نورانی ہاتھ کھجور کی ٹہنی کو تلوار بنا دیتے ہیں ۔ جنگ احد میں حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو وہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انہیں ایک کھجور کی ٹہنی دی وہ ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔
(شفا ج ا صہ ۲۲۹)

اسی طرح حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جنگ بدر میں جب تلوار ٹوٹ گئی تو سرکار نے انہیں درخت کی جڑ دے کر فرمایا کہ اب اس سے لڑائی کرو پس وہ ان کے ہاتھ میں تیغ براں بن گئی وہ ہر میدان کارزار میں اس سے جنگ لڑتے رہے یہاں تک کہ اہل ردت کی جنگ میں شہادت پائی"۔ (مدارج ج ا صہ ۲۲۶)

اسی طرح حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیری رات میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو کھجور کی شاخ دے کر فرمایا اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ وہ تیرے آگے اور پیچھے دس دس گز روشنی دے گی، پس وہ ٹہنی ان کے لئے روشنی کرتی رہی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گیا (مدارج ۔ ج ا صہ ۲۴۷)

مبارک ہاتھ میں شفا اور برکت ہے

جنگ احد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا جس سے ان کی آنکھ رخسارہ پر ڈھلک گئی۔ صحابہ کرام ان کو دربار نبوت میں لے آئے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے اپنی بیوی سے محبت ہے اب میں ڈرتا ہوں کہ شاید اب وہ مجھے دیکھ کر نفرت کرے گی پس سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کو اپنے دست مبارک میں پکڑا اور اسے اپنے مقام میں رکھ دیا اور فرمایا اے اللہ! قتادہ کو خوبصورتی مرحمت فرما۔ پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ حسین اور نظر میں زیادہ ہو گئی جب دوسری آنکھ دکھتی یہ آنکھ نہ دکھتی تھی۔

شافع، نافع، رافع، دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ ابو رافع یہودی کو قتل کر کے کوٹھے سے گر پڑے جس سے پنڈلی ٹوٹ گئی۔ عمامہ سے باندھ کر سرکار میں حاضر ہو کر اپنا حال بیان فرمایا اپنا پاؤں پھیلا دو۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور پاک علیہ السلام نے دست مبارک پھیرا تو حال یہ ہوا کہ گویا دکھا ہی نہ تھا۔

(مشکوۃ شریف ص۵۳۱)

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں — ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں — چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

ایک عورت اپنا بچہ جو سر سے گنجا تھا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گہر بار میں لائی آپ نے بچے کے سر پہ ہاتھ پھیرا تو اس کے بال برابر ہو گئے اور اس کی بیماری گنجاپن کی دور ہو گئی۔

(جواہر البحار ج ۱ ص۲۲۱)

اس کے برعکس مسیلمہ کذاب نے بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ گنجا ہو گیا اور یہ گنجا پن کی بیماری اس کی نسل میں بھی باقی رہی۔ (لعنۃ اللہ علیہ)

جنگ حنین میں حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ کا چہرہ زخمی ہو گیا اور خون چہرے اور سینے پر بہنے لگا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اقدس سے اس کے چہرے اور سینے سے خون پونچھا تو اس کا اثر یہ ہوا کہ جہاں تک حضور کا دست اقدس پہنچا تھا وہ جگہ سفید چمکدار ہو گئی جیسا کہ گھوڑے کے ماتھے پر سفیدی چمکتی ہے

(جواہر البحار ج ۲ ص ۸۳)

حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری داڑھی اور سر پہ ہاتھ مبارک پھیرا اور پھر فرمایا الٰہی! اسے زینت عطا فرما" اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ ان کی عمر سو سال سے اوپر ہو گئی مگر داڑھی اور سر کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا اور مرتے دم تک چہرہ کھلتا رہا اور اس پر شکن تک نہ پڑا"

(انوار محمدیہ ص ۲۱)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ بن ملحان کے سر پر اپنا دست اقدس پھیرا تو اس کا حال یہ ہوا کہ ان کا چہرہ ایسا چمکیلا بن گیا کہ شیشہ کی طرح اس سے منہ نظر آتا تھا"

(جواہر البحار (جلد دوم) ص ۱۶۵)

تاریخ امام بخاری میں یہ روایت موجود ہے کہ سرکار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نورانی ہاتھ مدلوک سفیان کے باپ کے سر پہ پھیرا تو یہ اثر ہوا کہ جہاں تک آپ کا ہاتھ مبارک پہنچا وہ سیاہ رہا اور باقی جگہ سفید ہو گئی۔

(انوار محمدیہ ص ۲۰۹)

ہاتھ مبارک کے برکات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا اس ڈھال پر عقاب کی تصویر کھنچی ہوئی تھی وہ دست مبارک رکھتے ہی مٹ گئی۔

بکری کو نئی زندگی ملی صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی اور اس کو پکایا اور خدمت بابرکت میں لے کر حاضر ہوئے حضور پر نور علیہ السلام نے فرمایا۔ جابر اپنی قوم کو بھی بلوالو۔ جابر نے تعمیلِ حکم کی سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا اسی طرح باقی رہا۔

جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور علیہ السلام نے سب سے یہ فرما دیا تھا کہ کوئی شخص گوشت کی ہڈی نہ توڑے اور نہ پھینکے چنانچہ جب سب کھا چکے تو حضور پاک نے تمام ہڈیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ تمام ہڈیاں ایک لگن میں جمع کر دی گئیں آپ نے ان ہڈیوں پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا اور لب جان بخش کو حرکت دی جس کو ہم نہ سن سکے۔ چنانچہ بکری اپنی دم ہلاتی ہوئی زندہ ہو گئی۔ (خصائص ج ۲ ص ۶)

بکری کے تھنوں میں دودھ حضرت امام بیہقی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کھانے کی ضرورت ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دریافت فرمایا مگر کچھ نہ پایا۔ اتفاق سے ایک بچھوری نظر آئی جو ابھی حاملہ نہ ہوئی تھی تو حضور پر نور نے اس کے تھنوں پر دست مبارک پھیر دیا۔ تھن دودھ سے بھر گئے پھر حضور نے تمام حاضرین مجلس کو دودھ سے سیراب فرمایا۔

مبارک ہاتھ میں جنتی اور دوزخیوں کی فہرست ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجلس صحابہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے صحابہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا میرا سیدھے ہاتھ میں رب تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اس میں جنتیوں کے نام ان کے بالوں، ان کے قبیلوں کے نام لکھے ہوئے ہیں اور آخر میں میزان لگادی گئی اس میں کچھ زیادتی نہیں ہوسکتی پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی۔ اس میں تمام دوزخیوں کے نام ان کے قبائل ان کے بالوں کے نام درج ہیں۔ آخر میں ان کی میزان لگادی گئی۔ ان میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ (ترمذی شریف جلد اول ص۳۶)

معلوم ہوا کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نورانی ہاتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہیں ان ہاتھوں میں جنتی اور دوزخیوں کی فہرست ہے یا یوں کہئے کہ جنتی اور دوزخی حضور پاک علیہ السلام کی مٹھی میں ہیں۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کون جنتی ہے اور کون دوزخی ہے ان کی کتنی تعداد ہے ان کے آباء اور ان کے قبائل کے کیا نام ہیں یہ سب کچھ حضور کو معلوم ہے اور کائنات کی کوئی چیز نگہ مصطفیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

بھلا عالم سی شے مخفی رہے اس چشم حق بیں سے
کہ جس نے خالق عالم کو بے شک بالیقیں دیکھا

انگلیاں مبارک

دافع البلاء داکو بائسرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی انگلیاں مبارک پتلی اور لمبی بہت نرم تھیں اور پر گوشت تھیں۔ ایسی معلوم ہوتی تھیں کہ گویا چاندی کی شاخیں ہیں۔ ریشم سے زیادہ نرم تھیں جس چیز سے چھو جاتی تھیں اس

سے خوشبو آتی تھی پہنچے دراز اور ہتھیلی کشادہ تھی۔

انگلیوں کا معجزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ حدیبیہ میں لشکر اسلام پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک چھاگل میں پانی تھا۔ صحابہ کرام آپ کی طرف پانی لینے کے لئے دوڑے آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کی ہمارے پاس اتنا بھی پانی نہیں ہے کہ پی کر پیاس بجھائیں اور وضو کریں سوائے اس پانی کے جو آپ کے پاس موجود ہے پس آپ نے چھاگل میں دست اقدس رکھا تو آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ ہم نے پیا اور وضو کیا میں نے پوچھا تم کتنے تھے کہا کہ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ ہم پندرہ سو تھے۔ (بخاری شریف ج ا ص۵۰۵)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

انہی مبارک انگلیوں سے معجزۂ شق القمر رونما ہوا۔ بخاری شریف میں ہے کہ کافروں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کرکے دکھایا۔

جب پایا اشارہ انگلی کا دو ٹکڑے فلک پر چاند ہوا
ڈوبا ہوا سورج بھی پلٹا سبحان اللہ سبحان اللہ

مولای صل وسلم دائما ابدا — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

شکم مبارک

محبوب رب العالمین مراد المشتاقین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک سینہ کے برابر تھا نہ سینہ پاک سے اونچا تھا نہ دبا ہوا۔ بڑا صاف و شفاف

اور نرم تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سفید و شفاف کاغذ کے تختے تہ کئے ہوئے ہیں۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا حضور کے شکم اقدس کے اوصاف اس طرح بیان کرتی ہیں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم اقدس دیکھا تو وہ کاغذ کے تختہ کی طرح تھا جو تہ کیا ہوا ہو۔"

شکم مبارک کی قناعت

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا دو دو ماہ پے در پے روزے رکھتے اور پانی کا ایک گھونٹ اور روٹی کا ایک ٹکڑا شکم اقدس میں نہیں ڈالا۔ دریافت کرنے پر صرف اتنا فرما دیتے تھے کہ میرا رب تعالیٰ مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے۔ اکثر سرکار کی غذا جو اور کھجوریں تھیں وہ بھی پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھائیں۔ جب دولت خانہ میں روٹی موجود نہ ہوتی تو چند کھجوریں تناول فرما کر پانی پی کر رات بسر کرتے اور کئی مرتبہ آپ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

اس سلسلے میں کسی نے مندرجہ ذیل اشعار میں کیا خوب ہی ایمان افروز خیال بیان کیا ہے ؎

اور کبھی تھوڑی کھجوریں کھانا پانی پی کر رہ جانا
دو دو مہینہ یونہی گذرا صلی اللہ علیہ وسلم
قبضہ میں جس کے ساری خدائی اس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دنیا صلی اللہ علیہ وسلم
کھانا جو دیکھو جو کی روٹی بے چھنا آٹا موٹی روٹی
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم

پنڈلی مبارک

سید العرب والعجم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں مبارک صاف اور ہموار اور

اور گول تھیں بڑی سفید تھیں۔ ابن صاعد حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا جبکہ آپ اونٹنی پر سوار تھے تو میں نے آپ کی پنڈلی کو دیکھا جو درخت کھجور کی طرح ہموار صاف ولطیف اور سفید تھیں

(جواہر البحار ج دوم ص ۱۶۲)

قدم مبارک

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کف پا پرگوشت تھے اور بیچ سے خالی اور پاؤں مبارک کی انگلیاں قوی اور خوشنما تھیں اور انگوٹھے کے پاس کی انگلی مبارک انگوٹھے سے بڑی تھی۔ ابن سعد حضرت عبد اللہ ابن بریدہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

کھائی قرآن نے خاک گذر کی قسم اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک کا معجزہ

نورانی قدم مبارک کا یہ معجزہ تھا کہ پتھر اس کے نیچے نرم ہو جاتا تھا۔

نہ میرے دل نہ جگر پر نہ دیدۂ تر پر۔ کرم کرے وہ نشان کرم تو پتھر پر

نورانی ایڑیاں نرم چکنی اور صاف تھیں ان پر پانی نہ ٹھہرتا تھا۔

چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ مبارک ایڑھیوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ نورانی مقدس ایڑیاں ہیں جن کو شب معراج روح القدس کے نورانی ہونٹ بوسہ دیتے ہیں اور روح الامین کے سر کا تاج ان کو سجدہ کرتا ہے

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

پھر فرماتے ہیں کہ یہ وہ مبارک ایڑیاں ہیں کہ جن کے سامنے چاند

سورج کی چمک ماند پڑ جاتی ہے ؎
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں یہ خوشتر ایڑیاں
عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

ایڑیوں کی طاقت کا یہ حال تھا کہ کانپتا لرزتا ہوا پہاڑ نورانی ایڑیوں کے ٹھوکر سے ٹھہر جاتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ہمراہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ احد ہلنے لگا آپ نے پاؤں کی ٹھوکر ماری اور فرمایا تیرے اوپر نبی اور صدیق اور شہید ہیں (بخاری)

یہ وہ منور ایڑیاں ہیں جو دن کو سورج اور رات کو چاند بن کر چمکتی ہیں۔ کائنات کو اپنی ہمہ گیر روشنی سے منور کر دیتی ہیں اور ان کی چمک دمک سے عالم کا ذرہ ذرہ چمک اٹھتا ہے اور لامکاں تک ان کی نورانیت سے مستفیض ہوتا ہے ؎
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ اختر ایڑیاں
جا بجا پر توفگن ہیں آسماں پر ایڑیاں

قدم اقدس کی رفتار

سید الثقلین نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس قدموں کی نورانی رفتار بڑی تیز تھی چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار نہیں دیکھا۔

سرکار دوعالم علیہ السلام جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا زمین آپ کے لئے لپیٹ دی گئی ہے بے شک ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے مگر آپ کو پروا بھی نہ ہوتی۔ (مشکوٰۃ ص۵۱۸)

عرش تا فرش زمیں ہے فرش تا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے۔

تیز رفتاری کا حال اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ

اگر کوئی شخص دوڑ کر بھی یہ چاہے کہ آپ تک پہنچ جائے نہ پہنچ سکتا تھا (حجۃ اللہ ص۶۹۷)

عرش معلی پر قدم مبارک کی تیز رفتاری

یہ تو فرش زمین پر قدم مبارک کی تیز رفتاری تھی۔ اب ذرا عرش بریں پر قدم مبارک کی تیز رفتاری کی کیفیت دیکھو کہ جہاں حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جیسا تیز رفتار بھی پیچھے رہ جاتا ہے۔ آگے جانے سے معذرت کرتا ہے۔

مَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً لَاحْتَرَقْتُ

ہمارا مقام معلوم ومعین ہے (اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا) اگر میں ایک پورے کے برابر بڑھوں تو جل جاؤں۔ (معارج النبوت ص۱۴۱)

آواز حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کی زبان سے سنو

؎ اگر یکسوئے موئے برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

معلوم ہوا جہاں جبریل امین علیہ السلام کی رفتار ختم ہوتی وہاں قدم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار شروع ہوتی ہے ؎

مکان عرش ان کا فلک فرش ان کا — ملک خادمان سرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ حجاب چرخ ومسیح پر نہ کلیم وطور نہاں مگر
جو گیا عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

نورانی قدم مبارک کی شفا وبرکت

خلیفہ چہارم حضرت مولیٰ علی مشکلکشا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوگیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں بارگاہ رب جلیل میں یہ دعا کر رہا تھا اے اللہ! اگر میری موت قریب ہے تو مجھے خلاصی

عطا فرما اور اگر کچھ زندگی کے ایام باقی ہیں تو آسودہ حال فرما۔ اگر امتحان ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا حال دریافت فرمایا تو میں نے یہ کلمات لوٹائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے "آپ نے ان کو پاؤں کی ٹھوکر ماری اور فرمایا۔ الٰہی! ان کو عافیت عطا فرما"۔ حضرت علی فرماتے ہیں پھر اس کے بعد سے مجھے اس مرض کی کبھی شکایت نہ ہوئی۔ (ترمذی جلد دوم ص۱۹۵)

سر سے پا تک ہر ادا ہے لاجواب
خوبروؤں میں نہیں ان کا جواب

قد مبارک

محبوب رب المشرقین والمغربین سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد زیبا باغ قدس کا ایک درخت تھا چمن خداوندی کا سرو تھا۔

خلاصہ یہ ہے کہ قد مبارک گلشن رحمت کی ڈالی تھی۔ اعلیحضرت قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے - اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

؎ قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

نورانی قد مبارک نہ بہت دراز تھا نہ بہت پست۔ درمیانہ تھا جو درازی کی طرف مائل تھا۔ قد مبارک کا یہ اعجاز تھا کہ جب حضور اقدس لوگوں کے ساتھ چلتے تو طویل قد وقامت والا آدمی آپ کے آگے پست نظر آتا جب آپ قوم کے درمیان بیٹھتے تو آپ کے دوش مبارک سب سے اونچے بلند رہتے

امام بیہقی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا مگر دراز قد کے آدمیوں سے بھی آپ بلند دکھائی دیتے تھے۔

امام ابن سبع نے خصائص میں ذکر کیا ہے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مجلس میں تشریف رکھتے
تو آپ کا کندھا مبارک تمام بیٹھنے والوں سے بلند نظر آتا۔
(انوار محمدیہ صفحہ ۲۱۲)

اور کچھ باتیں

آوازِ مبارک

آقائے دوجہاں تاجدار نبوت آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کو صحابہ کرام ہر جگہ یکساں سنتے تھے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ہمیں خطبہ فرمایا۔ آپ کی آواز اتنی بلند تھی کہ گھر میں بیٹھی پردہ نشینوں نے بھی سن لی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جمعہ کے دن حضور پاک علیہ السلام منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے فرمایا "بیٹھ جاؤ" آپ کی آواز عبداللہ بن رواحہ نے جو قبیلہ بنی غنیم میں تھے سن لی اور عبداللہ حکم کی تعمیل میں وہیں بیٹھ گئے۔
(خصائص ج ۱ صفحہ ۶۷)

انبیائے کرام علیہم السلام کی آواز کو مردے بھی ویسے ہی سنتے ہیں جیسا کہ زندہ سنتے دیکھو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے پروردگار کو کہا اے اللہ! تو مردوں کو کس طرح زندہ فرماتا ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ "چار پرندے پال کر جوان کرو" جب آپ نے چار پرندے پالے اور جوان ہو گئے تو رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیم پرندوں کو قیمہ کر دے ان کا گوشت

ذبح کر کے انہیں پہاڑوں پر بکھیر دو۔" جب گوشت کو بکھیر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اب ان کو آواز دو" حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز دی تو وہ پرندے زندہ ہو کر آپ کے قریب آ گئے۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلا کہ انبیائے کرام کی آواز کو مردے بھی سنتے ہیں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جب جنگ بدر سے فتحیاب ہوئے تو آپ کا دستور تھا کہ ہر جنگ کی فتح کے بعد وہیں دار حرب میں تین دن ٹھہرتے آپ اپنے اسی قاعدے کے مطابق میدان بدر میں بھی ٹھہرے اور ساتھ ساتھ اسی دن چوبیس[۲۴] سرداران قریش کو کھینچ کر ایک گندے بدبودار کنوئیں میں ڈلوا دے جب تیسرے دن تیاری کا حکم دیا اور کجاوے کس دیئے گئے تو حضور علیہ السلام ایک طرف پیدل چلنا شروع ہو گئے اور صحابۂ کرام بھی ساتھ ساتھ چل دیئے کہ شاید آپ کسی کام کو چلے ہونگے جب آپ بدر کے اس کنوئیں کی ایک طرف گئے جہاں سرداران قریش کو اس میں ڈالا گیا تھا تو آپ نے ان کے نام بمع ولدیت فلاں بن فلاں لے کر پکارنا شروع کر دیا۔ آپ نے تمام کے نام لے کر یہ خطاب فرمایا اے "فلاں ابن فلاں تم کو اب اس خوشی کا احساس ہوا کہ کاش تم اللہ ورسول کا کہا مانا ہوا ہوتا جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ہم اس کو ٹھیک پا چکے ہیں۔ لیکن جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ تم کو ٹھیک مل گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو مردے جسم بغیر جان ہیں اور بغیر روح کے لاشیں ہیں آپ بغیر روح کے لاشوں سے باتیں کر رہے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو کچھ میں ان سے کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے"۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ رب تعالیٰ نے ان کو ذلیل کرتے اور عذاب دیتے افسوس اور پشیمانی کرنے کے لئے لوازم حیات عطا کر دیئے تھے اور ایسی قوت سماعت عطا کر دی تھی کہ وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سن سکتے تھے۔
(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۶)

آواز مبارک کی دلکشی

انسان تو انسان درندے چرندے پرندے کو بھی آپ کی آواز مبارک سے سرور آتا تھا۔ حدیث پاک میں آواز کے متعلق آتا ہے "وحسن النغم" "یعنی خوش آواز" آپ کی آواز پاک کو سننے کی خاطر جن بھی حاضر ہوتے۔ آپ کی آواز پر درختوں نے بھی لبیک کہی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے تصدیق نبوت کے لئے دلیل مانگی تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درخت کے خوشہ کو بلاتا ہوں کہ وہ میری گواہی دے گا۔ چنانچہ حضور اقدس علیہ السلام نے لب جاں بخش کو ہلایا تو وہ خوشہ درخت سے اتر کر آیا اور آپ کی نبوت کی گواہی دی تو آپ نے فرمایا تو لوٹ جا۔ پس وہ خوشہ اپنی جگہ درخت پر واپس چلا گیا پس وہ اعرابی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

آپ جنگل میں تشریف لے جاتے تو قضائے حاجت کے لئے درختوں کو بلاتے پس وہ جڑیں اکھیڑ کر زمین کو چیرتے ہوئے حاضر ہو جاتے (ترمذی)

مردہ کو زندہ فرما دیا

امام بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی۔ اس نے عرض کی! سرکار! اگر آپ میری لڑکی کو زندہ کر دیں تو ایمان لے آؤں گا حضور اس کی معیت میں اس کی بیٹی کی قبر پر پہنچے اور اس

لڑکی کا نام لے کر آواز دی لڑکی زندہ ہو گئی۔
معلوم ہوا کہ حضور کی دل کش آواز بھی بے مثل و بے نظیر ہے حضور کی آواز مردے زندہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔

مہرِ نبوّت

حضور صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں کے درمیان مثل بیضۂ کبوتر گوشت ابھرا ہوا تھا جس میں کچھ بال اور تل تھے جن کے جمع ہونے پر ایک عبارت پڑھی جا سکتی تھی۔ اسی ابھار کو مہر نبوت کہتے ہیں چنانچہ مسلم شریف کی روایت کے یہ الفاظ ہیں "خاتم نبوت دونوں مبارک مونڈھوں کے درمیان بیضۂ کبوتر کے برابر تھی"۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ خاتم النبوت ایک گوشت کا ابھار تھا جو آپ کی پشت مبارک میں تھا اور اس میں گوشت کے لفظوں سے "محمد رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ . . صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خاتم نبوت مثل بیضۂ کبوتر تھی اور تین سطریں پڑھی جاتی تھیں۔

۱۔ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ (اللہ وحدہٗ لاشریک ہے)

۲۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں)

۳۔ تَوَجَّهْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ (آپ جہاں چاہیں جائیں کیونکہ آپ فتح یاب ہیں)

(خصائص مصطفیٰ)

ہنسنا اور رونا چھینکنا

جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تو آپ کے دندان مبارک یوں چمکتے جیسے بادلوں کی اوٹ سے بجلی کوندی ہو۔ آپ عام لوگوں کی طرح کھل کھل کر نہیں ہنستے تھے، آپ کی ہنسی تبسم ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم فرماتے کسی کو نہیں دیکھا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ ہنسی مذاق کیا ہو۔ آپ عام لوگوں کی طرح دوسروں کے ساتھ ہنسی مذاق اور ٹھٹھا نہیں فرماتے تھے جس میں ذرا سا بھی ناشائستگی اور غیر سنجیدگی کا پہلو ہو۔ سب روایتوں میں یہی آتا ہے کہ آپ صرف تبسم فرماتے۔ آواز کے ساتھ ہنسی بھی نہیں تھی۔

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ہنسنا مسکرانا ہوتا تھا آواز کے ساتھ نہیں ہنستے تھے آپ جب کلام فرماتے تو مسکرا کر اور بڑی خندہ روئی کے ساتھ فرماتے۔ آپ کے تمام ساتھی بھی آپ ہی کی طرح زور زور سے نہیں ہنستے تھے اور جب آپ کی مجلس میں بیٹھتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور انہیں انہیں اندیشہ ہے کہ زور سے ہنسیں گے یا بات کریں گے تو اڑ جائیں گے گویا پوری مجلس میں پاس ادب سے سناٹا ہوتا تھا اتفاقاً کسی کو کسی کی بات پر بے اختیار ہنسی بھی آجاتی تو وہ منہ پر ہاتھ یا رومال رکھ لیتا کہیں پیش حضور ہنسنے کی آواز نہ نکل جائے اور گستاخی جانی جائے۔ صحابہ کرام کا یہ حال ادب واحترام کی بنا پر تھا ورنہ حضور خود بڑے خندہ رو اور خوش مذاق تھے۔

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ہنستے تو آپ کے دندان مبارک نظر آتے، اکثر اوقات آپ کا ہنسنا مسکراہٹ کی حد تک ہوتا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا

کہ مجھے معلوم ہے کہ جنت میں سب سے پہلے کون شخص داخل ہوگا اور یہ بھی معلوم ہے کہ دوزخ سے سب کے بعد میں کون نکالا جائے گا۔

قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اس پر اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کئے جائیں گے اور بڑے بڑے گناہ چھپا لئے جائیں گے اور اس سے کہا جائیگا "تو نے فلاں روز یہ کام کیا تھا فلاں دن یہ کام کیا تھا وہ تمام باتوں کا اقرار کرتا چلا جائے گا مگر اپنے بڑے گناہوں سے خوفزدہ ہوگا کہا جائیگا کہ اس کے ہر ایک برے عمل کے بدلے ایک نیکی دیدی جائے۔ وہ تعجب میں ڈوب کر کہے گا میرے تو نامۂ اعمال میں بہت گناہ تھے مگر یہاں میں ایک بھی نہیں دیکھ رہا ہوں۔ ابوذر کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام نے یہ بات سنائی تو آپ ہنسے یہاں تک آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں سعد کہتے ہیں کہ میں نے رسول علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ غزوۂ خندق کے موقعہ پر ہنسے اور آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

عامر بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سعد سے پوچھا آپ کا ہنسنا کیا تھا۔ سعد نے بتایا کہ غزوۂ خندق میں ایک شخص تھا۔ اس نے تیروں سے بچاؤ کے لئے لوہے کی ڈھال لے رکھی تھی۔ میں تیر پھینک رہا تھا وہ شخص ڈھال کے ذریعہ اپنا چہرہ بچا رہا تھا۔ میں نے اس پر چلانے کیلئے ایک تیر نکالا۔ اچانک اس نے اپنا سر اٹھایا اور میں نے ایک لخت تیر چلا دیا اور میرا تیر خطا نہیں گیا اور اس کی پیشانی میں پیوست ہوگیا۔ وہ شخص بل کھا کر گر پڑا اور اس کے پاؤں کھل گئے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر حضور کو ہنسی آگئی اور ہم نے آپ کے دندان مبارک دیکھے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا بھی ان کی مسکراہٹ کی طرح تھا۔

جیسے آپ کبھی آواز کے ساتھ ہنسے نہیں۔ ایسے ہی کبھی آواز کے ساتھ روئے بھی نہیں۔ آپ کا رونا یہ تھا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے۔ کبھی آپ اپنی امت کے لئے آبدیدہ ہو جاتے۔ کبھی خوف خدا اتنا غالب ہوتا کہ آپ پر گریہ غالب آجاتا۔ قرآن عظیم سنتے وقت آپ رونے لگتے اور بعض مرتبہ رات کو نماز تہجد میں آپ پر گریہ وزاری طاری ہو جاتا۔

عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے پیٹ مبارک میں سے ایسی آواز آرہی تھی جیسی ہنڈیا میں سے ابال کے وقت آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچی کی پرورش کی تھی۔ اس کا انتقال ہو گیا ام ایمن نے نوحہ شروع کر دیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ام ایمن تو اللہ کے نبی کے آگے اس طرح گریہ وزاری اور نوحہ خوانی کر رہی ہے۔ ام ایمن بولیں۔ یارسول اللہ آپ بھی تو رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں رو نہیں رہا ہوں اور یہ جو آنکھوں سے آنسو رواں ہیں یہ تو مومن کے لئے رحمت ہے کہ وہ بہرحال راضی بہ رضا ہوتا ہے اور اس کی یہ شان ہوتی ہے کہ اس کی جان بوں پر ہو اور زبان سے خدا کا شکر ادا کرتا رہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور پاک علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ سے پاک بچی کی قبر پر بیٹھے ہیں اور آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں ہیں

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے چھینکنے کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ کو چھینک آجاتی تو آپ منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے اور آہستہ آواز سے چھینکتے۔ جب چھینک آجاتی تو "الحمد للہ" کہتے۔ اگر کوئی جواب

میں "یَرْحَمُكَ" کہتا تو آپ "یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ" فرماتے۔

آپ مسجد میں زور سے چھینکنا ناپسند فرماتے تھے۔ جمائی لینے کو بھی آپ ناپسند فرماتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو جمائی سے محفوظ رکھا اور کسی نبی کو بھی جمائی نہیں آئی۔ (وسائل الوصول الی الشمائل الرسول النبہانی)

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

فضلات مبارک

حضور شافع الامم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فضلات مبارکہ امت مسلمہ کے حق میں پاک باعث برکت و رحمت ہیں لیکن خود آپ کے حق میں آپ کی عظمت شان کے باعث حکم اصل باقی ہے۔

خون مبارک شیریں و خوشبودار تھا

کلام اللہ شریف میں جن حرام چیزوں کی فہرست بیان کی گئی ان میں سے بہتا خون جو جسم سے نکلتا ہے اس کا پینا حرام ہے اور پلید ہے مگر سرور دوجہاں علیہ السلام کا خون مبارک پاک ہے بلکہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ امت کے حق میں اس کا پینا جائز بلکہ باعث برکت ہے۔

جب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کے لئے سنگی لگوائی اور خون نکلوایا اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اس خون کو کہیں چھپا دو تو انہوں نے اس خون مبارک کو بطور تبرک پی لیا۔ جب حضور کو

اس بات کی اطلاع ہوئی تو فرمایا "اب اسے دوزخ کی آگ نہ لگے گی"
جب کسی نے ان سے پوچھا کہ خون کا ذائقہ کیسا تھا تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اس کا ذائقہ شہد کی مانند تھا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح تھی" (شرح شفا ملا علی قادری)

اللہ کی سر تا بہ قدم شان یہ ہیں — ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں — ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

خون مبارک پینے پر جنت کی نشانی

ایک غلام قریشی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنے لگائے اور بدن مقدس سے خون نکلا اور اس نے پی لیا تو سرکار نے فرمایا۔ جا تو نے اپنے نفس کو دوزخ سے بچا لیا۔ (انوار محمدیہ ص ۲۸۸)
جب یوم احد حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے تو مالک بن سنان والد ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے خون چوس کر زخم صاف کر دیا تو لوگوں نے ان کو کہا کہ وہ اپنے منہ سے خون کو ڈال دے تو مالک بن سنان نے جواب دیا خدا کی قسم میں خون کو اپنے منہ سے باہر زمین پر ہرگز نہ ڈالوں گا، پھر انہوں نے خون پی لیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "جو شخص جنتی کو دیکھنا چاہے وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے"
(شفا ص ۴۱)

براز مبارک

حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا براز بھی بے مثل و بے نظیر تھا آپ کے براز مبارک کو کسی کی آنکھ نہ دیکھ سکی نہ گھر والوں کو نہ باہر والوں کو جب مقام براز کی تلاشی لی گئی تو سوائے خوشبو کے نہ پایا۔
جب حضور علیہ السلام قضائے حاجت فرماتے تو زمین پھٹ

جاتی اور براز کو نگل جاتی اور اس جگہ سے خوشبو ہی خوشبو آجاتی۔

(مدارج ج جلد اول صفحہ ۳۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کی یا رسول اللہ! آپ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے ہیں تو ہم آپ سے وہاں کوئی گندگی نہیں دیکھتے، فرمایا اے عائشہ کیا تو نہیں جانتی کہ بیشک انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) سے جو چیز (براز) نکلتی ہے زمین اسے نگل جاتی ہے (اس لئے) وہاں کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ (شفا شریف صفحہ ۴)

روایت میں ہے کہ ایک صحابی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کے لئے دور نکل گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو میں نے وہ جگہ دیکھی مجھے وہاں کچھ نظر نہ آیا۔ صرف میں نے وہاں تین پتھر دیکھے جن سے آپ نے استنجا فرمایا تھا۔ جب میں نے ان کو اٹھایا تو ان میں سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی۔ میں ان کو جیب میں ڈال کر مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے لئے جاتا تو ان کی خوشبو تمام نمازیوں کی عطر و خوشبو پر غالب ہو جاتی۔

(شرح شفا ملا علی قاری صفحہ ۳۶)

حضور کی خصوصیت

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔ اگر بدن یا کپڑے پر درہم سے زائد لگ گیا تو وہ پلید ہو جائیگا مگر قربان جائیے اپنے مولیٰ و آقا حضور سیدنا محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ آپ کا پیشاب مبارک امت کے حق میں پاک و طیب تھا بلکہ دافع امراض اور باعث دخول جنت تھا۔

یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ خصوصیت حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکی پر دلالت کرتی ہیں۔ شیخ الاسلام ابن حجر نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت پر کثیر دلائل ہیں امام نووی نے قاضی حسین سے نقل کیا کہ اصح یہ ہے کہ تمام فضلات پاک ہیں اور یہی قول امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے جیسا کہ عینی نے کہا ہے ائمہ کرام نے آپ کے فضلات کی پاکی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی صاحب ردالمحتار فرماتے ہیں۔ بعض ائمہ شافعیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بول مبارک کی طہارت کو صحیح کہا ہے۔ اسی طرح آپ کے تمام فضلات کو۔۔ اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس مسئلہ پر کثیر دلائل ہیں اور آئمہ دین نے اس کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے شمار کیا ہے۔ (شامی جلد ۱ صـ۲۱۲)

بول مبارک کے پینے سے بدن خوشبودار ہو جانا

بعض روایات میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پی لیا تھا تو اس کے بدن سے اور اس کی اولاد سے کئی پشتوں تک خوشبو آتی رہی تھی۔ (مدارج جلد اول صـ۳۱)

بول مبارک میں شفا تھی

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ نے ایک پیالہ میں پیشاب فرمایا۔ جب میں رات کو اٹھی تو پیاس لگی تھی۔ میں نے آپ کا پیشاب مبارک پی لیا اور میں یہ نہ جانتی تھی کہ یہ پیشاب ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے حکم دیا کہ ام ایمن اس پیالہ میں جو کچھ ہے اسے باہر پھینک دو

تو میں نے عرض کی کہ وہ میں نے پی لیا ہے۔ آپ نے سن لیا تو تبسم فرمایا اور فرمایا خدا کی قسم تیرے پیٹ میں درد نہ ہوگا۔ (جواہر البحار ج اول ص۳۴۸)

محدث عبدالرزاق نے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام نے ایک لکڑی کے پیالہ میں پیشاب فرمایا پھر اس کو چارپائی کے نیچے رکھدیا پھر جب دیکھا تو پیالہ خالی تھا تو ایک عورت سے پوچھا جس کا نام برکہ تھا جو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھی کہ جو پیالہ میں پیشاب تھا کہاں گیا ہے؟ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! اس کو میں نے پی لیا ہے تو آپ نے فرمایا تجھے صحت رہے گی۔ اے ام یوسف یعنی بیمار نہ ہوگی پس مرتے دم تک بیمار نہ ہوئی"۔ (شرح ملا علی قاری ص۳۶۳)

روایت ہے کہ لوگ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین حضور پاک علیہ السلام کے بول مبارک اور خون مبارک کو بطور تبرک استعمال کرتے تھے۔ (مدارج النبوت جلد اول ص۳۱)

بول مبارک پینے سے دوزخ سے بچنا

امام طبرانی اور بیہقی سند صحیح سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کرتے تھے، ایک دفعہ پیالہ کے پیشاب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ نے پی لیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا "تو نے اپنے نفس کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔ (جواہر البحار جلد اول ص۳۴۸)

غسالہ شریف کی برکت

امام طبرانی سلمی بیگم ابورافع سے راوی ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل شریف کا میں نے پی لیا اور اس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا "جا اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن کو دوزخ پر حرام کیا ہے"۔ (جواہر البحار جلد اول ص۳۴۸)

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب اکرم رسول معظم نور مجسم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو قبول فرمائیں آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و بارک وسلم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

انجمن تاجدارِ حرم پبلیکیشنز کی یہ کوشش باعثِ صد تحسین و افتخار ہے کہ انہوں نے حضور سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین نور مجسم سید عالم ہادی سبل ختم رسل سید کل شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین نور مجسم راحۃ اللعاشقین سیدنا و مولانا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ واصحابہ وبارک وسلم کے جشن ولادت کے مبارک موقع پر چوتھا سالانہ میلاد نمبر کے پیش نظر اس عظیم مجلّہ کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ حضرت تخلیقِ موجودات پروردگار عالم اس فعال انجمن کے سرپرست و معاونین و کارکنان کو دارین کی کامیابی سے سرفراز فرمائے اور ان کی اس سعی بلیغ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور ہر سال میلاد نمبر کی اشاعت واہتمام کی توفیق خیر رفیق عطا فرمائے ان کے اخلاص وللّٰہیت میں زیادہ سے زیادہ برکتیں عنایت فرمائے نیز تمام قارئین و مضمون نگاروں کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ آمین یا خیر الناصرین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

یاصاحب الجمال و یا سید البشر ۔ من وجھک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ادارہ تبلیغ اہلسنّت کراچی پاکستان کی طرف سے

مسلمانان عالم کو

مولانا ابرار احمد رحمانی صدر ادارہ ہذا کراچی پاکستان

محمدؐ باعثِ تخلیقِ عالم
محمدؐ نازشِ پیشانِ آدم

محمدؐ محورِ میدانِ محشر
محمدؐ ساقیٔ تسنیم و کوثر

محمدؐ مشعلِ مینارِ وحدت
محمدؐ رونقِ راہِ ریاضت

محمدؐ مرکبِ خوش بن زہرا
محمدؐ دُرِّ حمراء نورِ خضرا

محمدؐ لطیف سوزِ لحنِ داؤد
محمد شاہد و مشہود و محمود

محمدؐ در حریمِ ذات رقصاں
ملائک از حسد افتاں وخیزاں

محمدؐ عندلیبِ باغِ یزداں
محمدؐ خوب تر از ماہِ کنعاں

محمدؐ منتہائے ہر کمال است
محمدؐ روغنِ شمعِ خیال ست

محمدؐ در جہالم باش دائم
بحق جعفر و سلمان و قاسم

محمد کاف ہا یا عین بالصاد
خدایا ورد جاں صلّ علیٰ باد

محمدؐ نافۂ مشکِ تتاری
محمدؐ طاقتِ گفتارِ خیری

محمد حبیب البشر خیری
پرنسپل جامعہ عالیہ اہلسنت۔ رنگون۔ برھما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادارہ تاجدار حرم آقائے نعمت محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقعہ باسعادت کے مبارک موقعہ پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمبر شائع کر کے ملت اسلامیہ پر عظیم احسان فرما رہا ہے مولائے قدوس حضور پر نور کی ولادت باسعادت کے صدقے اس ادارہ کو ہر قدم پر کامیابی نصیب فرمائے اور تمام ملت کو حضور کی جشن ولادت کی خوشیاں نصیب فرمائے ۔ آمین

خادم اہلسنت

سید غلام یٰسین شاہ

ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ ضیاء العلوم۔ دہرکوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

پاکستان میں بسنے والے سندھی۔ بلوچی۔ سرحدی اور پنجابی سب بھائی بھائی اور پاکستانی ہیں ۔

پاکستان اُمت محمدیہ کا ایک حصہ ہے ۔ اسکی سلامتی اور بقار ہماری سلامتی اور بقار ہے ۔

دُعا گو : محمد مبین بیگ

چیئرمین زکوٰۃ وعشر کمیٹی گلبہار

راجا رشید محمود

۱۲۔ ربیع الاوّل یوم ولادت ہے۔ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس روز سعید مسرت وابتہاج کا اظہار کرتے ہیں۔ سرکار کے علوِ مرتبت اور ان کی سیرت کے اذکار سے اپنی محفلوں سے لیکر دلوں تک کو منور کرتے ہیں۔ دنیا کے تمام مسلمان اس دن خوشیاں مناتے ہیں، حضور پر نور کی نعت کی زمزمہ پیرائیوں سے روح وجان سے عقیدت واردات کی بارانِ رحمت ہوتی ہے، قصبے قصبے، قریے قریے گھر گھر میں کائنات کے آقا ومولا محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناکی ولادت باسعادت کے تذکرے ہوتے ہیں۔ حضور کی محبت کے مظاہرے ہوتے ہیں ان سے عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کے ارشادات پر عمل کی اہمیت بیان کی جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس دن بلکہ اس پورے مہینے میں جو ہر آدمی حضور کی ثنا میں رطب اللسان نظر آتا ہے نظم ونثر میں حضور کی نعت پڑھتا ہے، دیکھنا یہ ہے کہ یہ عمل کیسا ہے اس کا کیا جواز ہے۔

سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی نعت کے جن پہلوؤں کا اظہار ہم اقتیوں سے ہوتا ہے۔ اس کا آغاز کب ہوا۔ سرکار کی مدحت کس کی سنت ہے، خداوند قدوس وکریم نے اپنے محبوب پاک، صاحب لولاک کے بارے میں اُم الکتاب میں کیا کچھ فرمایا ہے اس نقطۂ نظر سے سورۂ آل عمران کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کتاب وحکمت سکھانے اور لوگوں کو پاک فرمانے والے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بعثت کو اہل ایمان پر اپنا احسان گردانتا ہے پھر اس احسان پر اپنے محسن کا شکر ادا کیوں نہ کریں اور خدا ہی کے حکم کے مطابق تحدیث نعمت کے طور پر اپنے محبوب، کائنات کے محبوب، خالق کے محبوب کی تعریف وثنا میں تر زبانی سے کیسے باز رہیں۔

غالب نے کہا تھا ؎

ہر کس قسم بدانچہ عزیز است، می خورد
سوگندِ کردگار بجانِ محمدؐ است

میں نے بھی غالب سے اس صورت سے استفادہ کیا ہے

قسم اس چیز کی کھاتے ہیں جو ہر شے سے پیاری ہو
تو پھر خالق نہ کھاتا آپ کی جان کی قسم کیونکر

مگر اللہ کریم نے صرف سورۃ حجر میں لعمرک کہہ کر محبوب کی جان کی قسم پر اکتفا نہیں کیا۔ اسے حضورؐ کی ہر چیز پیاری ہے۔ چنانچہ اس نے سورۃ بلد میں اس شہر کی قسم بھی کھائی ہے جس میں اس کے محبوب تشریف فرما ہیں۔ پھر اس نے حضور کے باپ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی قسم بھی کھائی ہے اور ساتھ ہی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد یعنی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی قسم کھائی۔ سبحان اللہ! کیا انداز ہے۔ پھر پھر کر بات اس کے محبوب ہی تک آتی ہے، سورۃ نساء کو دیکھئے اللہ جل شانہ کو اپنی قسم کھانی ہو تو بھی، اپنے محبوب کے رب کی قسم، کھاتا ہے۔ کس نے محبت کے یہ انداز دیکھے ہوں گے۔

خداوند کریم نے حضور کو مبشر، نذیر اور شاہد بنا کر بھیجنے کا اعلان کیا تو ساتھ ہی اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور حضور کی تعظیم و توقیر کی ہدایت کی (سورۃ الفتح) مقصد یہ ہے کہ اگر خدا اور رسول خدا (جل جلالہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ گے۔ سرکارِ دوعالم کی توقیر و تعظیم کرو گے تو حضور بشارت دینے والے ہیں اگر ایمان نہیں لاؤ گے اور حضور کی تعظیم و توقیر سے روگردانی کرو گے، ان کی توہین کے مرتکب ہو گے تو وہ ڈرانے والے ہیں یعنی جہنم میں جلو گے .... اور ساتھ ہی شاہد بنا کر بھیجنے کا اعلان کیا تم ایمان لاتے ہو یا نہیں، ان کی تعظیم و توقیر میں کوئی کمی تو نہیں، حضورؐ اس کے گواہ ہیں۔

خالق و مالک نے سورۃ الحجرات میں حضورؐ کی تعظیم کے ایک پہلو کی نشاندہی یوں کی ہے اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو۔ اپنی آوازیں آقا کی آواز سے اونچی نہ ہونے دو۔ ان کی بارگاہ میں چلا کر بات نہ کرو یعنی اگر کوئی اس کا مرتکب ہوگا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھنے کا مجرم ہوگا۔ اللہ اکبر ...... سورۃ نور میں بھی کہا گیا کہ جس طرح تم ایک دوسرے کو آپس میں پکارتے ہو اس طرح حضور کو پکارنے کی جرأت نہ کرنا یعنی سرکار تم جیسے نہیں ہیں، ان کا ادب کرو، انکی تعظیم کو شعار کرو کہ دین و دنیا کی بھلائی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ سورۃ بقرہ میں تو یہاں تک ہدایت کی گئی ہے کہ کوئی ایسا لفظ جس کو ذرا بگاڑ کر اس کے ایسے معنی نکالے جا سکتے ہوں جو حضور کے مرتبے اور شان کے منافی ہوں یا اس سے فروتر ہوں، اس لفظ کو ادا کرنے سے حکماً روک دیا گیا

منافقوں نے حضور کو راعنا یا رسول اللہ کہا۔ اس کے معنی منافقت کی نظر "چرواہے" کے تھے، اللہ نے حکم دے دیا کہ کوئی شخص اب حضور کو اس لفظ سے مخاطب کرنے کی درخواست نہیں کریگا "انظرنا" کہے گا نظر کرم کی درخواست کرے گا۔ حضور علیہ السلام کی زندگی میں بھی اور بعد میں بھی کچھ لوگ انہیں چرواہا کہہ کر اپنی منافقت کی حس کو تسکین پہنچانے کی کوشش کر رہے۔ اللہ کریم نے اس آیت میں ایسے لوگوں کو کافر کہا ہے اور ان کے لیئے عذاب الیم کا اعلان کیا ہے۔

سورۂ الاحزاب میں خداوند تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ اور اس کے فرشتے رسول کریم علیہ السلام پہ درود بھیجتے ہیں پھر اس نے مومنوں کو حکم دیا کہ وہ بھی حضور پر درود وسلام کے پھول نچھاور کریں، اگر کوئی شخص خدا کی اس بات کو نہیں مانتا یا یہ کہتا ہے کہ خدا کا حضور پر درود بھیجنا کافی ہے، وہی بھیجتا رہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ خدا کے حکم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کافر کہتے ہیں کہ اس شخص کو سرکار نے ایک جھگڑے کا فیصلہ حضرت زبیر کے حق میں دیا تو دوسرے فریق کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضور نے قرابت کی وجہ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی رعایت کی ہے اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کی رب کی قسم کھا کر کہا کہ آپس کے جھگڑے میں حضور کو حکم نہ ماننے والے یا اپنے دلوں میں حضورؐ کے فیصلے کے بارے میں رکاوٹ پانے والے مسلمان نہیں ہیں۔ اسی صورت میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنی جانوں پہ ظلم کر بیٹھیں وہ اپنے آقا کے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی مانگیں، پھر حضور ان کی شفاعت کریں، یہ مراحل طے ہو گئے تو اللہ ضرور توبہ قبول فرمائے گا اور مہربانی کرے گا یعنی مسلمانوں میں سے جو بھی کوئی غلطی کر بیٹھے، پہلے آقا کی حضوری کی منازل طے کرے پھر اللہ سے معافی مانگے اور سرکار بھی ایسا چاہیں تو اللہ اپنے رحیم اور تواب ہونے کی صفات کا مظاہرہ کرے گا۔

آل عمران میں ہے کہ جو شخص اللہ سے محبت کرنے کا دعویدار ہو، وہ پہلے حضور کا فرمانبردار ۔۔ ان کی اتباع کرے۔ اگر ایسا ہو گیا تو اس کی محبت کی قبولیت یوں ہوگی کہ خدا اس کو دوست بنالے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت آقا غنیمت کا مال تقسیم فرما رہے تھے تو ایک شخص نے تقسیم میں عدل و انصاف کی یاد دہانی کرائی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف نہ کروں گا تو دنیا میں منصف کون ہوگا۔ اس پر سورۂ توبہ کی آیت نازل ہوئی۔ جس میں کہا گیا کہ اللہ و رسول کے دیئے پر راضی ہونا ہی اچھا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کے دیئے کو کافی سمجھنا چاہیئے۔

خداوند لایزال نے سورۂ مائدہ اور سورۂ نساء میں حضورؐ نور مجسم کی آمد کو نور کی آمد فرمایا ہے۔ سورۂ انفال میں حضور علیہ السلام کی جنگ بدر میں دشمنوں کیطرف پھینکی ہوئی کنکریوں کی مٹھی کو اپنا فعل قرار دیا ہے علامہ

اقبال علیہ الرحمہ مفہوم عبدہٗ کی وضاحت میں کسی شعر کہنے کے بعد اپنی بے بضاعتی کا اعلان کرتے ہوئے قرآن کی اس سورۃ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ مفہوم عبدہٗ کی وضاحت اسی مقام سے ہو سکتی ہے۔

مدعا پیدا نہ گردد زیں دو بیت
تا نہ بینی از مقام ما رمیت

خداوند تعالیٰ خود رؤف و رحیم ہے۔ اس نے سورۃ توبہ میں حضور کو بھی بالمؤمنین رؤف الرحیم کہا ہے۔ سورۃ انفال میں کہہ دیا ہے کہ جب تک حضور علیہ السلام مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا خالق خود رب للعالمین ہے۔ اس نے اپنے محبوب کو رحمۃ للعالمین کہا ہے (سورۃ انبیا) یعنی جن کو اللہ پالتا ہے، جن کا وہ پروردگار ہے، رب ہے، ان کے لیے حضور علیہ السلام رحمت ہیں وہ بھی عالمین کا رب ہے، یہ بھی عالمین کے لیے رحمت ہیں۔ حضورؐ نے صحابۂ کرام کو غزوۂ تبوک کے لیے چلنے کا حکم دیا تو بعض حضرات نے عرض کیا کہ ہم ماں باپ سے پوچھ لیں۔ اس پر وہ آیت نازل ہوئی جس میں کہا گیا ہے کہ حضور تمہاری جانوں کے تم سے زیادہ مالک ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا پیغام اپنی پھوپھی زاد حضرت زینب بنت جحش کے لیے دیا انہوں نے حضرت زید کے غلام ہونے کے باعث اور اپنے قریش ہونے کی وجہ سے پیغام قبول نہ کیا تو سورۃ احزاب کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں واضح کر دیا گیا کہ تمہاری جانوں یا مال کسی اور مسئلے میں جو کچھ اللہ اور رسول حکم دیں، انہیں دخل دینے کا کسی کو حق نہیں، اس پر سر جھکانا ہی ایمان کی نشانی ہے یعنی مسلمانوں کی زندگیوں پر، ان کے حالات پر رسول کریم مختار ہیں، جو چاہیں، فیصلہ دیں۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلق کو خدا نے عظیم فرمایا ہے، حضور کے ذکر کو بلند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ خدا کے محبوب نے چاہا کہ بیت المقدس کے بجائے کعبۃ اللہ دوبارہ قبلہ بن جائے اور چونکہ حضورؐ کی چاہت خدا کے حکم کا درجہ اختیار کر لیتی تھی۔ انہوں نے بار بار آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا کہ ابھی تک میری خواہش کو وحی کی شکل کیوں نہیں دی تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ "ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں۔ اور ضرور آپ کو اس قبلہ کی طرف منہ پھیر دیں گے۔ جس میں آپ راضی ہیں۔ سو ابھی مسجد حرام کی طرف منہ پھیر لیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

منافقین اپنی مجلسوں میں محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثنا پر طعن کیا کرتے تھے اور جب مسلمانوں میں آتے تو اس سے انکار کرتے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی بریت کا اظہار کرتے اس پر خدا نے کہا کہ مسلمانوں کے سامنے قسمیں کھا کھا کر انہیں راضی کرنے والے منافقین کیلئے بہتر یہ تھا کہ وہ خدا اور رسول خدا (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو راضی کرتے کیونکہ ایمان والے تو خدا اور رسول کو راضی کرنا چاہتے ہیں پھر خدا نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفوں کے لیے جہنم کی آگ تیار ہے۔ اور یہی آگ ان کا مقدر ہے۔ سورۃ توبہ میں یہی حکم اللہ تبارک تعالیٰ نے سورۃ نساء میں دیا ہے کہ حق کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد مسلمانوں کی راہ سے جدا چلنے والا وہ ہے جو رسول کا مخالف ہے۔ ان کے خلاف چلتا ہے۔ بارگاہ مصطفےٰ کا راندہ ہوا ہے اور خدا اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔ خدا نے اپنے محبوب کے مخالفوں کو کہیں ہاتھ ٹوٹنے کے کوسنے دیئے ہیں۔

ابد تک کے لیے تنبیہ ناطق ہے مخالف کو خدا کا ابولہب کے واسطے تبت یدا کہنا،

اور کہیں ان کے "بعد ذلك زنيم" ہونے کا اعلان کیا ہے (سورۃ القلم) اللہ کریم ہمیں اپنی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے یعنی ہم اس کے محبوب پاک کی نعت کہا کریں ان کے ذکر پاک سے اپنی محفلوں کو پرنور بنائیں انکی تعظیم و توقیر کریں انکے مخالفوں کیخلاف نبرد آزما رہیں۔۔۔ کہ یہ خدا کا حکم ہے یہ اسکا عمل ہے اور یہی ایمان کی بنیاد ہے

نعت شریف بزبان سندھی

محب تون محبوب تون ئي جهان جو تون عجيب

خالق مخلوق جو تون ئي پيارو تون حبيب

نور تنهنجي جي شعاعن روشن ڪيو سارو جهان

جانِ جان تون ئي ڏسگهور تون خدا جو مجيب

شاد ڪي شوق آ من مري قدمن ۾ تو

تربت تر تون ئي ڏگهماءِ شاهِ مديني جا شهيب

تون ئي اول تون ئي آخر تون ئي والي دو جهان

تون محاسن تون ئي محسن تون ئي دلجو حبيب

ڇا ڪري تعريف سگهندو هي بندو بيڪار آهه

دام ۾ دلبر مان تنهنجي ڇٽر س پياه ما جنڻا عيب

جو چڙيان مي در غلامي مان شاه جنها سچو؛

پوڙ ڪشي من ڪشي رجو جيڪو سوند س مو نصيب

—— حافظ حبیب اللہ شاہ چوہڑ جمالي سنڌ

علامہ میاں ظاہر شاہ قادری سوات

وصال لغت میں وصل کو کہتے ہیں اور وصل کا معنیٰ ہے معشوق سے ملنا اور کسی عارف ربانی نے صاف فیصلہ فرمایا ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ کہ موت ایک پل ہے اور اس پل کے ذریعہ دوست دوست سے جا ملتا ہے اور خالق کائنات کے دوستوں کے متعلق اشعتہ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں اولیاء خدا نقل کردہ شدند از یں دار فانی بدار بقا و زندہ اند نزد پروردگار۔ صاحب مرقاۃ نے فرمایا وَلِذَا قِیْلَ اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ کہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ خدا کے دوست مرتے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کو منتقل ہو جاتے ہیں یعنی اس دار فانی سے بدار بقا کو چلے جاتے ہیں۔ تو یہ اولیاء کی شان ہے تو انبیاء علیہم السلام کی شان کا کیا کہنا۔ اور اگر اس فانی دنیا میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنا اچھا ہوتا تو اس فانی دنیا میں حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہتے امام الاتقیا حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ؎

فَلَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَدُوْمُ لِوَاحِدٍ　　لَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْھَا مُخَلَّدًا

اگر اس فانی دنیا میں ہمیشہ کے لئے کوئی رہتا تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ

کے لئے رہتے۔ اور بقا کی طرف تشریف نہ لے جاتے

بقا کے لئے تیاری :-

جس وقت سورۃ النصر نازل ہوئی اور اس میں فرمایا گیا تھا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ آپ نے اس کی تعمیل میں مصروف ہوئے اور بارگاہ ایزدی کی حاضری کا شوق روز بروز بڑھتا جاتا تھا صبح و شام معبود حقیقی کے ذکر و یاد کی طلب تھی اور بس ۔ وَاسْتَغْفِرْهُ میں مفسرین نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس سے امت کی گناہوں کی معافی مانگو۔ آپ ہمیشہ رمضان المبارک میں آخیر عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے سنہ ھ میں ۲۰ روز کا اعتکاف فرمایا ایک دن جنت خاتون فاطمۃ الزھرا رضی اللہ عنہا تشریف لائیں آپ نے ان سے فرمایا، پیاری بیٹی اب مجھے اپنی رحلت قریب معلوم ہوتی ہے۔ انہیں ایام میں شہدائے اُحد کی تکلیف بے بسی کی شہادت اور مردانہ وار قربانیوں کا خیال آگیا تو گنج شہیداں میں تشریف لے گئے۔ اور بڑے درد و گداز سے ان کے لئے دعائیں کیں، نماز جنازہ پڑھی اور انہیں اسطرح الوداع کہی جس طرح ایک معشوق پدر اپنے بچوں سے پیار کرتا ہے اور پھر انہیں الوداع کہتا ہے یہاں سے واپس تشریف لے آئے تو منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حاضرین سے نہایت دردمندانہ لہجہ میں مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا۔

"دوستو! اب میں تم سے آگے منزل آخرت کی طرف چلا جا رہا ہوں تاکہ بارگاہ عالیہ میں تمہاری شہادت دوں۔ واللہ مجھے یہاں سے وہ اپنا حوض کوثر نظر آرہا ہے جس کی وسعت ایلہ سے جحفہ تک ہے مجھے تمام دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں اب مجھے یہ خوف نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرو گے، البتہ میں اس دنیا سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور اس کے لئے آپس میں کشت و خون نہ کرو اس وقت تم اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح پہلی قومیں ہلاک ہوئیں"۔ ایک رات آپ جنت البقیع

میں آدھی رات کو تشریف لے گئے اور عام اُمتیوں کے لئے بڑے سوز سے
دُعا فرماتے رہے پھر وہاں کے روحانی اجتماع والوں سے جو جنت البقیع میں
آرام فرما تھے، مخاطب ہو کر فرمانے لگے آنَا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ میں اب جلد تمہارے
ساتھ شامل ہو رہا ہوں۔ ایک دن آپ نے مسجد نبوی میں مسلمانوں سے
مخاطب ہو کر فرمایا "مسلمانو! مرحبا اللہ تعالیٰ تم سب پر اپنی نعمتیں نازل
فرمائے تمہاری دل کی شکستگی دور فرمائے تمہاری اعانت و دستگیری فرمائے
تمہیں رزق اور برکت مرحمت فرمائے تمہیں عزت و رفعت سے سرفراز فرمائے
تمہیں دولت امن و عافیت سے شادکام فرمائے میں اس وقت تمہیں صرف
خوف خدا و تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اب اللہ تعالیٰ ہی تمہارا وارث ہے
اور میری تم سے اپیل اسی خوف کے لئے ہے اس لئے کہ میرا منصب نذیر
مبین ہے دیکھنا، اللہ کی بستیوں اور بندوں میں تکبر اور برتری اختیار
نہ کرنا یہ حکم ربانی تمہاری ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ
نَجْعَلُھَا الخ یہ آخرت کا گھر ہے ہم یہ ان لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین پر غرور اور
فساد کا ارادہ نہیں کرتے آخرت کی کامرانی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ پھر
فرمایا "کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ نہیں ہے؟ آخری الفاظ یہ
ارشاد فرمائے سلام تم سب پر اور ان سب لوگوں پر جو واسطہ اسلام سے
میری بیعت میں داخل ہوں گے"

مرض کی ابتدا:۔ آپ ایک جنازہ سے واپس ۲۹ صفر بروز دوشنبہ کو تشریف لا رہے تھے کہ سر کے درد کا
آغاز ہوا۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ سرکار دوجہاں کے سر مبارک
پر رومال بندھا تھا میں نے ہاتھ لگایا یہ اس قدر جل رہا تھا کہ ہاتھ کو
برداشت نہ ہوتی تھی دوشنبہ تک شدت سے درد رہا اور تمام ازواج
مطہرات نے اجازت دیدی کہ اب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

مستقل قیام حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کر دیا جائے۔ آپ کو حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے دونوں بازو تھامے اور بڑی مشکل سے حجرۂ عائشہ میں تشریف لائے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تھے یہ دعا اپنے ہاتھوں پر دم کرتے تھے اور پھر جسم مبارک پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا اے مالک! خطرات دور فرما دے اے شفا دینے والے تو شفا عطا فرما دے۔ شفا وہی ہے جو تو عنایت کرے۔ وہ صحت عطا کر کہ کوئی تکلیف باقی نہ رہے۔

ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ اس مرتبہ میں نے یہ دعا پڑھی اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر دم کر کے یہ چاہا کہ جسم اطہر پر مبارک ہاتھ پھیر دوں مگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ پیچھے ہٹائے اور ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی اے اللہ مجھے معاف فرما اور اپنی رفاقت عطا فرما

وصال شریف:- حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوشنبہ بمطابق ۸ جون ۶۳۲ء شام کے وقت تریسٹھ سال قمری کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے واصل ہوئے۔ صلی اللہ علیك وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کو غسل دیا حضرت عباس و فضیل بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو بدلنے میں مدد دیتے رہے اور قثم بن عباس اور اسامہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام شقران پانی ڈالتے رہے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوا باقی سب حضرات نے آنکھوں پر رومال باندھے ہوئے تھے

تاکہ جسد اطہر مبارک پر نظر پڑے معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفن مبارک میں تین سوتی کپڑے سلحول کے بنے ہوئے تھے جن میں قمیص، عمامہ نہ تھا۔ شب چہار شنبہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد اطہر کو لحد میں اتارا گیا۔

نماز جنازہ :- معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ مطہر کی نماز ایک جماعت کی شکل میں ادا نہیں کی گئی بلکہ اس طرح ادا ہوئی کہ ایک جماعت آتی اور نماز پڑھ کر چلی جاتی تھی۔ پھر دوسری جماعت آتی وہ نماز ادا کرتی آپ کے جسم اطہر کو گھر ہی میں غسل دے کر رکھ دیا گیا تھا۔ سب سے پہلے مردوں نے نماز ادا کی مردوں کے بعد عورتیں حاضر ہوئیں، پھر بچوں نے بھی نماز جنازہ پڑھی نماز میں صفوں کی پابندی نہیں تھی اور صحابہ کرام تنہا تنہا نماز ادا کر کے چلے جاتے جنازہ پر امامت نہیں کی گئی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ "رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پر کسی نے امامت نہیں کی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات و ممات دونوں عالم میں تمہارے امام ہیں اور یہ خصوصیت صرف معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ کی نماز بے شمار بار ادا کی گئی اور تنہا تنہا ادا کی گئی۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سب سے اول جن حضرات نے نماز جنازہ ادا کی وہ اہل بیت اطہار تھے اس کے بعد مہاجرین نے نماز ادا کی لوگ غول کے غول حاضر ہوتے اور نماز پڑھ کے چلے جاتے۔

ایک صحابی سے لوگوں نے دریافت کیا کہ معلم و مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کتنی بار نماز پڑھی گئی۔ انہوں نے کہا کہ بہتر ۷۲ مرتبہ بظاہر اس تعداد سے مراد صحابہ کرام کا نماز ادا کرنا ہے۔ علاوہ ملائکہ کے۔

آپ کی تدفین چہار شنبہ کی شب گذر چکی تھی صبح کا وقت تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں اُتارا گیا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی حضرت عباس حضرت فضل وحضرت قثم رضی اللہ عنہم اجمعین قبر میں اترے ہوں گے قثم وہ آخری شخص ہیں جس نے قبر مبارک میں آپ کا روئے مبارک دیکھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبر میں مشاہدہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لبہائے مبارک کو جنبش دے رہے ہیں ایسے میں نے اپنے کان آپ کے لبہائے مبارک کے قریب کر دیئے میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ۔

آپ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں دفن ہوئے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس مقام میں آرام فرما ہوئے۔

فقہائے کرام اور مفسرین و محدثین اس پر متفق ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد مبارک کے ساتھ جو مٹی لگی ہوئی ہے وہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔

میراث:۔ عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور میراث کچھ نہیں چھوڑا اور جو کچھ آپ نے چھوڑا وہ صدقہ و وقف تھا چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی ہے لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ (بخاری) ہم کسی کو وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ ابوداؤد شریف میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَلَا بَعِيْرًا وَّلَا شَاةً (ابوداؤد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میراث میں نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ اونٹ اور نہ بکری۔

زیارت:۔ حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک موجب خیر و برکت ہے۔ سنن الھدی

و بیہقی میں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ثابت ہوگی اور ایک حدیث میں یوں ہے مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ وَفَاتِی کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی (طبرانی)، دار قطنی) جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے حیات میں میری زیارت کی۔ مسعود الدین عثمانی نے یہ قبریں و یہ آستانے میں بکواس لکھدیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت والی حدیثیں موضوعی ہیں اور قابل قبول نہیں اور کمال عثمانی نے "صنم پتھر کے" نامی کتاب لکھکر یہ ثابت کیا کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور بت ہیں۔

یوم جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد ہے۔ اس مبارک و مسعود موقع پر میرا یہی پیغام ہے۔ کہ ہم اس دن کو جس قدر بھی ہو سکے شان و شوکت سے منائیں۔ ہو سکتا ہے۔ ہمارا یہ عمل اس کی بارگاہ میں ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے۔ آخر میں، میں انجمن کے تمام اراکین کو مجلے کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

احقر

ابو الحسن

منیجنگ ایڈیٹر ایکسپریس کراچی و صدر

پاکستان آرٹ کلب کراچی

نظامِ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

ہر زمانے کی ضرورت ہے نظامِ مصطفیٰ
سب فسانے ہیں، حقیقت ہے نظامِ مصطفیٰ

سلب کر لیتا ہے ذہن و دل سے تحریکِ فساد
امنِ کامل کی ضمانت ہے نظامِ مصطفیٰ

تفرقیں اغیار رنگ سے بھی روا رکھتا نہیں
بس محبت ہی محبت ہے نظامِ مصطفیٰ

غیر اہم کوئی کسی عنوان رہ سکتا نہیں
اک اساسِ قدر و قیمت ہے نظامِ مصطفیٰ

آج اپنا لو تو آجائیں بہاریں آج ہی
آج بھی زندہ حقیقت ہے نظامِ مصطفیٰ

چاہتا ہے اور کیا فطرت سے صحرائے وجود
اِک بہارِ رنگ و نکہت ہے نظامِ مصطفیٰ

دستبردار اپنی عظمت سے نہ ہونا چاہیئے
باعثِ اعزاز و عظمت ہے نظامِ مصطفیٰ

درمیانِ خلق و خالق، کوئی بت رہتا نہیں
ایک عالمگیر وحدت ہے نظامِ مصطفیٰ

غیر فطری اشتراکیت پنپ سکتی نہیں
عینِ حق ہے عینِ فطرت ہے نظامِ مصطفیٰ

کیوں نہ ہو انسانیت کے واسطے وجہِ وقار
حسبِ منشائے مشیت ہے نظامِ مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

(وقار صدیقی)

السّلام

السّلام اے نیر برج سعادت السّلام
السّلام اے مخزن مہر و محبت السّلام
السّلام اے محرم اسرار یزداں السّلام
السّلام اے رازدار بزم عرفاں السّلام
السّلام اے عرش اعظم کے ستارے السّلام
السّلام اے دونوں عالم کے سہارے السّلام
السّلام اے مشعلِ راہِ ہدایت السّلام
السّلام اے قافلہ سالار امت السّلام
السّلام اے ہاشمی والے حجازی السّلام
السّلام اے معنئ بندہ نوازی السّلام
السّلام اے خالق عالم کے محبوب السّلام
السّلام اے طالب یکتا کے مطلوب السّلام
السلام اے شاہ بحر و بر شہ عرض و سما
السلام اے دونوں عالم میں ہمارا آسرا

السلام اے ذات باری کی دلیل ضوفشاں
السلام اے کارگاہ معرفت کے رازداں
السلام اے پرتوِ حسنِ مجسّم السّلام
السلام اے شہریار دونوں عالم السلام
السلام اے تاجدار سالکین و عارفین
السلام اے نخل بند گلشن دنیا و دین
السلام اے بیکسوں کے دستگیر و غمگسار
السلام اے بے نوا کی جاں غریبوں کی پکار
السلام اے گلشن صبر و قناعت کی بہار
السلام اے میزبان عالم اے فاقہ گذار
السلام اے محفل کونین کے مسند نشین
السلام اے زیب سیدرہ زینت عرش بریں
السلام اے مرشد مولائے من بندہ نواز
السلام اے آرزوئے اکبرآبادی کا ناز

—— آرزو اکبرآبادی

نگران ادارہ "تاجدارِ حرم کراچی"

مکرمی والمعظمی جناب سیّد عالم صاحب

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

گذشتہ سال ۱۴۰۱ھ کا میلاد النبی نمبر پڑھا تھا جس سے یہ تاثر حاصل ہوا کہ آپ کی خدمات قابل صد تحسین ہے امید ہے آپ جیسے غیّور دانشوروں کی سعیٔ جمیلہ ملت مسلمہ کے نوجوانوں کے دلوں کو عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع سے ضرور مستفیض فرمائے گی اور ملت کا ہر فرد آپ کی خدمات کو دل وجان سے سراہے گا۔ انشاء اللہ ہم ہر ممکن آپ سے اس سلسلے میں تعاون کریں گے۔

نذیر احمد
ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت
میرپور آزاد کشمیر

جماعت اہلسنت سکھر کے عہدیدران

- صدر ـــــ حاجی قمر الدین
- نائب صدر ـــــ قاری خیر محمد
- جنرل سیکرٹری ـــــ شیخ عبدالقادر
- جوائنٹ سیکرٹری ـــــ قاری محمد عارف
- نشرواشاعت ـــــ محمد احمد خاں
- خازن ـــــ سید اشفاق علی ہاشمی
- آفس سیکرٹری ـــــ نواب علی

دُعا

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
اُمت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین، ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جو دین کہ ہمدردِ بنی نوعِ بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے

جس دین کہ تھا فقر بھی اکسیر، غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے، نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکمِ قضا ہے

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

فریاد ہے اے کشتیٔ اُمت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اُمّت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
دلدادہ ترا ایک سے ایک اُن میں سوا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بُرا ہے

گردن کو جو کھوں نہیں ذلت سے ہماری
اُمّت تری ہر حال میں راضی بہ رضا ہے

عزّت کی بہت دیکھ لیں دنیا میں بہاریں
اب دیکھ لیں یہ بھی جو ذلّت میں مزا ہے

ہاں حالی گستاخ نہ بڑھ حدِّ ادب سے
باتوں سے ٹپکتا تری اب صاف گلا ہے

ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطب
یاں جنبش لب خارج از آہنگ خطا ہے

خواجہ الطاف حسین حالی

پیغام

ہم سب مسلمانوں کا فرض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کی حیثیت سے ہر سال دھوم دھام سے میلاد شریف منائیں۔ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے بھی بہت ہی بڑا نیک کام جاری کیا جو کہ مسلمانوں میں عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو جائے۔

آخر میں میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میلاد نمبر پچھلے سالوں کا اور آئندہ مجھے ضرور ارسال فرمائیں۔

محمد محمود کراچی

رفاقت کا جشن اجراء

پٹنہ ۲۰ر اکتوبر۔ ادارہ شرعیہ بہار کے زیر اہتمام گذشتہ منگل کو نوگھرا محلہ سلطان گنج میں ادارہ شرعیہ کی عمارت کے سامنے ادارہ کے ترجمان پندرہ روزہ رفاقت کا جشن اجراء کی تقریب نہایت شان و شوکت سے منائی گئی۔ رسم اجرا جلالت مآب گورنر بہار کے مبارک ہاتھوں سے انجام پذیر ہوئی۔ عزت مآب راجہ نصیرالدین حیدر خاں وزیر محنت وروزگار نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ تقریب کا افتتاح جناب قاری غلام صادق صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد جناب شکیل الرحمان شمسی نے اعلیٰ حضرت مشہور نعت "لم یات نظیرک فی نظر" پڑھکر مجمع پر سحر انگیز کیفیت طاری کر دی پھر حضرت علامہ ارشد القادری ناظم اعلیٰ ادارہ شرعیہ بہار نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا اسکے بعد جلالت مآب گورنر صاحب نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے یہ معلوم کرکے نہایت خوشی ہوئی کہ ادارہ شرعیہ ایک کثیر المقاصد ادارہ ہے جہاں دینی علوم وفنون کے ساتھ ساتھ طلباء کی اخلاقی اور روحانی تربیت پر بھی توجہ دی جاتی ہے اور انہیں معاشی طور پر خود کفیل بنانے کے لئے ایک ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کا قیام بھی ان کے زیر غور ہے۔ گورنر صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں مولانا ارشد القادری صاحب کو اس حیثیت سے جانتا ہوں کہ ان کے اندر کام کرنے کی لگن ہے اور وہ قوم اور وطن کی لگن اس کے لئے دہلی سے پٹنہ اور پٹنہ سے ٹاٹا اور دہلی ایک کئے رہتے ہیں۔ ان کے دل میں قوم کا درد بھی ہے اور یہ حب الوطنی کے جذبہ سے بھی سرشار رہتے ہیں۔ ملک میں امن کا قیام اور اتحاد و یگانگت کی فضا بنائے رکھنے کے لئے انہوں نے ہر زمانہ میں اہم رول ادا کیا ہے۔

اور اب ادر نیہ شری رگھوناتھ جھا ایجوکیشن منسٹر مائک پر تشریف لائے اپنے

حضرت علامہ کو ایک متحرک اور فعال شخصیت کے روپ میں پیش کرتے ہوئے رفاقت کے اجراء پر انہیں مبارکباد پیش کی اور اپنے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے سردست ایک ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ کا اعلان کیا۔ پھر عزت مآب جناب شمائل نبی صاحب وزیر مملکت برائے تعلیم و اطلاعات کو حضرت علامہ نے مائک پر تشریف لانے کی زحمت دی۔ حضرت علامہ نے وزیر محترم کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا " ان کا نام شمائل نبی ہے لیکن ان کی خوش نصیبی دیکھئے کہ لوگ انہیں نبی صاحب کہکر پکارتے ہیں وہ تو خیریت ہوئی کہ ان کا نام عبداللہ نہیں ورنہ لوگ انہیں اللہ صاحب کہکر پکارتے۔ ساری محفل قہقہہ زار ہو رہی تھی اور اس ہنگامہ طرب میں جناب شمائل نبی صاحب مائک پر تشریف لائے۔ اپنے اسلام کی امن پسندی اور قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا عام انسان برادری کے ساتھ مساویانہ سلوک اور ان کے قومی یکجہتی کے جذبات کو پروان چڑھانے والے تعلیمات کی اتنے اچھے ڈھنگ سے تشریح کی کہ تمام مجمع جھوم جھوم اٹھا۔ ان کی تقریر سنکر میرے قریب بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے پوچھا شمائل نبی صاحب کس دار العلوم سے فارغ التحصیل ہیں اور جب انہیں بتایا گیا کہ وہ کسی مدرسہ کے پڑھے ہوئے نہیں۔ یہ جو کچھ آپ ان میں دیکھ رہے ہیں یہ ان کی گھریلو تعلیم کا اثر ہے۔ ان کی تربیت دینی ماحول میں ہوئی ہے۔ ویسے وہ ایڈوکیٹ ہیں اور بہترین صحافی بھی ہیں تو وہ اور بھی چونکے۔ جناب شمائل نبی صاحب نے حضرت علامہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ملک میں امن کے قیام اور آپس میں بھائی چارہ کی فضا پیدا کرنے کے لئے دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ ملک کے کسی بھی حصہ میں جہاں کہیں دو بھائی آپس میں جھگڑ پڑتے ہیں تو ان کو ملانے کے لئے جو سب سے پہلے شخص ان کے پاس پہنچتا ہے وہ انہی کی ذات ہوتی ہے۔

شمائل نبی صاحب کی تقریر کے بعد اب صدر باوقار عزت مآب راجہ نصیر الدین خاں صاحب نے مجمع کو مخاطب کیا۔ اپنے مختلف دلائل و شواہد سے یہ ثابت کیا کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا اسے بوریہ نشین فقیروں، صوفیوں اور درویشوں نے اپنے

اخلاق و کردار سے پھیلایا۔ انھوں نے محبت اور پریم کا ایسا درس دیا، صلح راستی اور امن و شانتی کا ایسا پیغام دیا کہ سارے تفرقے مٹ گئے۔ سارے امتیازات ختم ہو گئے ابھی ان کے مسندات پر ہندو مسلم، سکھ اور عیسائیوں کا ایک میلہ سا لگا رہتا ہے۔ چنانچہ جس بزرگ کا ابھی وصال ہوا ہے یعنی حضور مفتیٔ اعظم ہند۔ خود وہ میرے غریب خانہ پر تین مرتبہ قیام فرما چکے ہیں۔ آخر میں اپنے شری رگھوناتھ جھا۔ وزیر ایجوکیشن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جس نے مدرسہ میں سدھار لانے کی غرض سے جناب محبوب عالم کو مدرسہ بورڈ کا چیئرمین بحال کیا تھا۔ لیکن میں نے سنا ہے کہ وہ لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں اس لئے آپ اس طرف توجہ کیجئے۔ اب علامہ نے ایک تجویز پیش کی کہ محلہ نوگھروا کو قدوائی خاندان کی یادگار کے طور پر قدوائی نگر کے نام سے موسوم کیا جائے۔ کارپوریشن سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ عوامی جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس تجویز کو عملی جامہ پہنائے اور اس پسماندہ محلے کی شہری ضروریات کی طرف توجہ دے۔ اس تجویز کی تائید حضرت عطا کاکوی نے کی اور پورے مجمع نے اسے اتفاق رائے سے منظور کیا۔ یہ جلسہ رات ۸ بجے علامہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ !!!

مطبوعہ روزنامہ آواز
پٹنہ ـــــ انڈیا
۲۲ نومبر ۱۹۸۱ء

رب کو بھی محبوب ہے عزت رسول اللہ کی
دیکھ لو قرآن میں شوکت رسول اللہ کی

طٰہٰ و یٰسین مزمل نقطہ نقطہ حرف حرف
دل سے گر سمجھو تو ہے عظمت رسول اللہ کی

نوریاں کے پیشوا جبریل کے جب پر جلیں
کس کو ہو معلوم پھر رفعت رسول اللہ کی

جادہ ہستی ہے جس کی برکتوں سے نور نور
ہے سراج دوسرا سیرت رسول اللہ کی

جس نے سمجھائے ہمیں راز درون کائنات
کاشف اسرار ہے حکمت رسول اللہ کی

چاند تاروں نے ضیا پائی ہے آپکے نور سے
قاسم انوار ہے صورت رسول اللہ کی

امن عالم کے ہے منشور ہے ان کا اصول
کافتہ للناس ہے رحمت رسول اللہ کی

المدد اے رب کعبہ ناصر بدر و حنین
آج پھر ہے مضطرب امت رسول اللہ کی

ہم کو تو بس واعظو اسلام کا ہے یہ شعور
جان ہے ایمان کی الفت رسول اللہ کی

فیض ہے یہ سب رضا کے نغمہ پرسوز کا
کر سکے نوری کہاں مدحت رسول اللہ کی

محمد اقبال نوری راولپنڈی

پاکستان کے باشعور
طلباء کی ملک گیر تنظیم
رسول اللہ
انجمن طلباءِ اسلام
مقاصد
طلباء میں
صحیح اسلامی روح بیدار کرنا جو عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شمع فروزاں کئے بغیر ناممکن ہے۔
A.T.I
انجمن طلباءِ اسلام
مرکزی دفتر: محبوب سینٹر پاک کالونی۔ مین منگھوپیر روڈ۔ کراچی
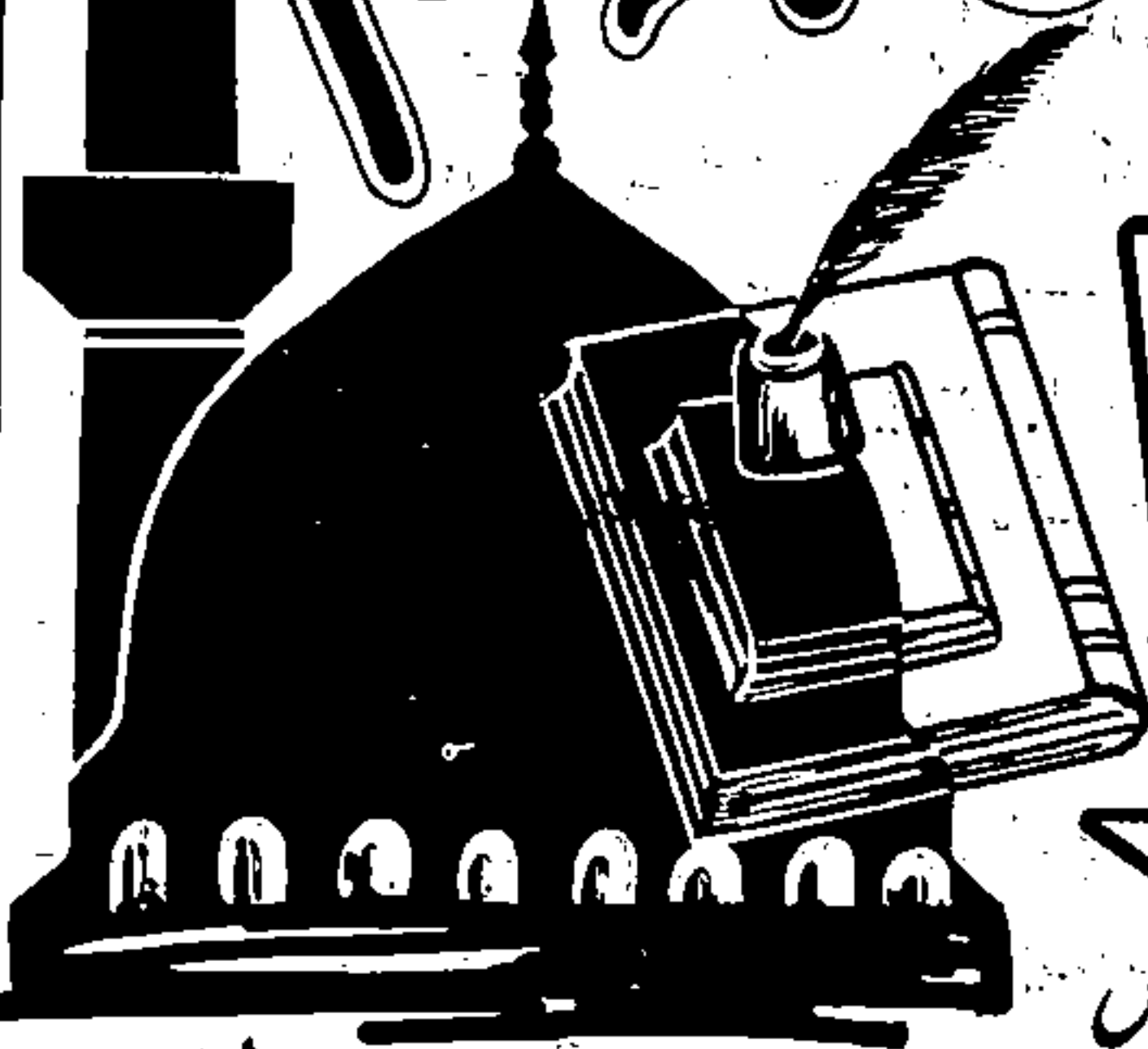
محمد نجم الرحمٰن صدیقی
ناظم انجمن طلباء اسلام کراچی

آج کا نوجوان کہاں کھڑا ہے؟

اے میرے دوست! اے نوجوان۔!

آج کا پرفتن جوہری دور تیرے لئے ایک چیلنج ہے ـــ آج ہر طرف اُمڈتی ہوئی بے راہ روی ـــ فحش و عریاں لٹریچر کی بھرمار ـــ ذرا سوچ!! تجھے کہاں لئے جا رہی ہے ـــ اس پر تازیانہ وہ کتابیں ہیں جو اسلام کے نام پر لکھی اور لکھوائی جاتی ہیں۔ کہ اگر تو اپنے دل میں حق کی تلاش کے لئے کچھ درد محسوس کرے تو تجھے وہیں چھاپ لیا جائے ـــ اور ـــ اس سے پہلے کہ تو اسلام کی "اصل روح" تک پہنچ سکے تجھے "جاہل" بنا دیا جائے۔

ـــ اے میرے ساتھی! کیا تو وہی نوجوان ہے ـــ!!!

جس کے عزم و ہمت اور جذبۂ عشق کے بل بوتے پر ایران و روم جیسی مضبوط سلطنتیں مسلمانوں کے آگے سرنگوں ہو گئیں تھیں۔

کیا تو وہی نوجوان ہے ـــ!!!

جس کا دل ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر تڑپ اٹھتا تھا اور تو ـــ جے پال ـــ کو واصل جہنم کر کے بخوشی سولی قبول کرتا تھا۔

کیا تو وہی نوجوان ہے ـــ!!!

جو اپنے والدین کی خدمت کو اپنے ہر کام پر مقدم جانتا تھا۔

کیا تو وہی نوجوان ہے ـــ!!!

جو اپنی بہنوں کی عصمت و عفت کے لئے ان کی پکار پر عراق سے ایک بہانا تھا۔

نہیں نہیں ۔ اے میرے دوست ۔!

آج کا نوجوان اس نوجوان سے بہت دور ہے ۔
آج کا نوجوان تو انڈین کیسٹوں میں گم ہے ۔!!
آج کا نوجوان تو اپنا اسلامی تشخص چھوڑ کر جینز اور جیکٹ کو ترجیح دیتا ہے!!
آج کا نوجوان تو آپ کو بجائے مساجد و محافل محمودہ کے ہوٹلز اور ریسٹورنٹ میں نظر آئیگا ۔ !!
اسے تو آپ بس اسٹاپس اور سینماؤں کے آگے کھڑا دیکھیں گے ۔ !!
وہ تو بہت روشن خیال ہے لیکن مذہب کو چھوڑ کر ۔ !!
اسے تو آپ بہت خوش اخلاق پائیں گے ۔ لیکن گھر کے باہر ۔ !!

اے میرے دوست ۔! اے نوجوان ۔!

اب وہ دور آگیا ہے جس میں تجھے اپنا محاسبہ کرنا ہوگا ۔ اپنے ساتھیوں کو آواز دینی ہوگی ۔ اب تجھے اپنی بند آنکھیں کھول لینی چاہئیں ورنہ ۔ تیری آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کر دی جائیں گی ۔ تجھے اپنے گرد و پیش پر نظر دوڑانی ہوگی ۔ ان لوگوں کو پہچاننا ہوگا جو تجھے سرخ و سبز میں الجھا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہے ہیں ۔ تجھے اسلام پسندی کا جھانسہ دے کر شخصیت پرستی پر مجبور کرتے رہے ہیں ۔ تجھے ان کے پر فریب داموں سے نکلنا ہوگا ۔ تجھے ان خوشنما جالوں سے چھٹکارا حاصل کرنا ہوگا ۔!

آ ۔ آ ! میرے ساتھی! ۔ کہ تجھے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تیری تمام تر کوتاہیوں کے باوجود ۔ اپنی آغوش میں لینے کو تیار ہے ۔

دوڑو ۔ کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن رحمت تیری روسیاہی کو چھپانے کے لئے بہت وسیع ہے ۔

تیز تر قدم ۔ ! کہ تیرے دکھوں کا مداوا ۔ تیری بے چینی و اضطراب کا علاج

رسول کریم کے دامن شفا سے وابستگی ہے۔ اس وابستگی کو پختہ کرلے۔ اپنے قلب کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن کرلے کہ —— تیری تیرہ و تار زندگی کا یہی واحد اجالا ہے۔

اے میرے دوست! یاد رکھ! اگر آج تو نے اپنی اصلاح نہیں کی! اپنے میں تنظیم و اتحاد پیدا نہیں کیا —— تو آنے والا مورخ مسلمانوں کی بربادی و تباہی کا سبب تجھے ٹھہرائے گا —— اور —— یہ بات کچھ ایسی غلط بھی نہ ہوگی —— کیونکہ نوجوان ہی —— کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کی عزم و ہمت کے قلعے میں ہی بوڑھوں اور عورتوں کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ **اٹھ** —! کہ یہ قلعہ کمزور نہ پڑنے پائے اٹھ کہ نبی کریم سے وابستگی مضبوط سے مضبوط تر ہو —— **اٹھ** کہ!

دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کردے

ہالینڈ میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس ہوگی

ورلڈ اسلامک مشن کے زیر اہتمام ربیع الاول کے موقعہ پر ہالینڈ ایمسٹرڈیم میں میلاد مصطفیٰ کانفرنس کی صدارت کے لئے ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کو باقاعدہ دعوت نامہ موصول ہوگیا ہے اور مولانا نے صدارت کی دعوت قبول کرلی ہے۔ مولانا نورانی کے علاوہ مغربی جرمنی، فرانس، بلجئیم، برطانیہ اور ناروے سے بھی مشن کے وفود اور علماء کرام اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس میں تبلیغی لٹریچر کو مختلف زبانوں میں شائع کرنے اور اس کے لئے جامع منصوبہ بندی و لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

بصد شکریہ

روزنامہ جنگ کراچی ۴ار دسمبر ۱۹۸۱ء

انجمن کی سرگرمیاں

سرگرمی	مقصد
درسِ قرآن و حدیث	مسلمانوں کا سرمایہ حیات قرآن و حدیث ہے ان کے احکامات مسلمانوں تک پہنچانے کے لئے
ہفت روزہ اجتماعات	اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے اسلامی تعلیمات کو آسان پیرائے میں طلباء تک پہنچانے کے لئے
محافلِ میلاد	عشقِ رسول مومن کی میراث ہے۔ اس نظریئے کو طلباء کے ذہن نشین کرانے کے لئے
ایامِ بزرگانِ دین	پاکستان اولیائے کرام کا فیضان ہے طلباء کو ان کے کارناموں سے روشناس کرانے کے لئے
مطالعہ رضا و اقبال	پاکستان دو قومی نظریئے پر مبنی ہے جسے مولانا شاہ احمد رضا خاں اور علامہ اقبال نے پیش کیا۔ ان کی تعلیمات کو عام کرانے کے لئے
لائبریریاں	اسلام اور اس کے متعلق تمام مسائل سے واقفیت مسلمانوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسلامی کتب کی فراہمی کے لئے
ایوانِ مقررین اور تقریری مقابلے	خداوند قدوس کی عطا کردہ بولنے کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لئے
ادبی تقریبیں اور تحریری مقابلے	تحریر اس دور میں خیالات کی ترجمانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ طلباء میں ادبی شعور اور ذوقِ تحریر پیدا کرنے کے لئے
معلوماتی مقابلے	علم، مذہبی ذوق و شوق اور معلومات میں اضافے کے لئے
امدادِ طلباء کوچنگ کلاسز و امتحانی پرچے	طلباء کی تعلیمی مشکلات حل کرنے کے لئے
شبینہ و شب بیداری	روحانی کیف و سرور حاصل کرنے کے لئے
سیر و تفریح	اسلامی حدود میں رہ کر خوشی و مسرت کے حصول کے لئے

بارشِ اکرام ہو جائے

دو روزہ زندگی میں کوئی ایسا کام ہو جائے
غلامانِ محمدؐ میں ہمارا نام ہو جائے

اگر خاکِ رہِ بطحا دلِ ناکام ہو جائے
مرے شوقِ فراواں کا حسیں انجام ہو جائے

مرے اشکِ تمنا کا کوئی حاصل تو ہو یارب
کبھی تو اس طرف بھی بارشِ اکرام ہو جائے

اگر ہو اختیاراتِ شہِ بطحا کا اندازہ
ہر اک انسان انکا بندۂ بے دام ہو جائے

عزیزو جمع کر لو کچھ تو تحفہ آخرت کا بھی!
نہیں معلوم صبحِ زیست کی کب شام ہو جائے

نگاہِ لطف سے اک بار اگر وہ دیکھ لیں ہم کو
ہر اک بگڑی سنور جائے ہمارا کام ہو جائے

اگر چوکھٹ پہ انکی دم نکل جائے مرا عازم
تو پیغامِ اجل بھی زیست کا پیغام ہو جائے

(مولوی) محمد یوسف عازم القادری
(دوحہ - قطر)

——— بشکریہ ہفت روزہ الہام بہاول پور

دارالمطالعہ اہلسنّت

مدار دروازہ سہسرام بہار ہندوستان

اغراض ومقاصد:-

★ اسلام کے انفرادی واجتماعی مطالعے کے ذریعے اسلام کے صحیح مطالبات کو سامنے لاکر فکر وعمل میں اسلامی تاثرات پیدا کرنا۔

★ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ لیکن لادینی اسکولوں اور کالجوں کے طلباء علم دین سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اس کمی کو انفرادی واجتماعی مطالعہ کے ذریعے پورا کرنا۔

★ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس نے انسان کے ہر نوعیت کے انفرادی و اجتماعی مسائل میں رہنمائی کی ہے۔ اس لئے اقتصادیات، معاشیات، سماجیات سیاسیات وادبیات پر اسلامی کتابوں کے مطالعہ کی سہولیات پہنچانا۔

★ انفرادی واجتماعی مسائل (اقتصادی، معاشی، سماجی وسیاسی) میں اسلام کی رہنمائی کے مطالعہ کے ذریعے معاشرے میں اسلامی اثرات پیدا کرنا۔

★ اجتماعی اقدام (اتحاد، تنظیم، تحریک، تبلیغ) کی طرف اسلام کی رہنمائی کے مطالعہ کے ذریعہ دوررس نتائج پیدا کرنا۔

★ طلباء کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے درسی ومعاون کتابوں کی سہولیات پہنچانا و ملکی وغیر ملکی کتب و رسائل کے ذریعے ان کو حالات عالم سے واقف کراتے رہنا۔

★ طلباء میں مطالعے کی ایسی عادت پیدا کرنا کہ وہ اردو ادبیات سے شغف پیدا کر سکیں، اچھے اور برے ادب میں تمیز پیدا کر سکیں اور اچھے ادب کے مطالعے سے زندگی کی اعلیٰ قدروں کا عرفان حاصل کر سکیں۔ اور بحیثیت مجموعی زبان کی قوت حسن اور اثر کا احساس پیدا کر سکیں۔

گذارش :-

مندرجہ اغراض و مقاصد کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر ملت کے چند باشعور و باذوق درد مند اور مخلص نوجوانوں کی اپیل پر بزرگان دین و ملت اور معززین و ماہرین ملت کی تائید و حمایت کے ساتھ ۱۲ر جنوری ۱۹۷۵ء کو دار المطالعہ اہلسنت مدار دروازہ سہسرام کا قیام عمل میں آیا۔ "دار المطالعہ اہلسنت" کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے ان کے کارکنان محض رضائے الٰہی اور فلاح آخرت کے بھروسے سرگرم عمل ہیں۔ مگر چونکہ یہ اجتماعی اقدام ہے اس لئے اپنے مقاصد کے حصول میں قدم قدم پر اجتماعی امداد و تعاون کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔

امداد و تعاون کے مختلف طریقوں میں سے آپ کسی بھی طریقے کو اپنا کر اس کی زیادہ سے زیادہ مدد فرمائیے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط بنا کر اپنے معاشرے میں صالح انقلاب برپا کیجئے۔

امداد و تعاون کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ "دار المطالعہ اہلسنت" کے عام یا خصوصی ممبر بن جائیے۔ یا پھر دوسرے طریقوں میں کوئی گرانقدر رقم عطا فرمائیے، دار المطالعہ کے معیار کے مطابق کتابیں خرید کر دیجئے یا اپنے گھر میں موجود کتابوں میں سے کچھ کتابیں عطا فرما دیجئے۔ بہر صورت دار المطالعہ پر آپکی کرم فرمائی ہوگی۔

ارکان مجلسِ انتظامیہ :-

صدر	جناب مولانا حافظ ظل الرحمٰن مدرس مدرسہ خیریہ نظامیہ	سہسرام
نائب صدر	جناب ڈاکٹر شمیم احمد صاحب منعمی	اسٹیشن روڈ
ناظم اعلیٰ	جناب مفتاح الدین علیگ نقشبندی ابوالعلائی	شاہ جمعہ
نائب ناظم	جناب سراج الدین احمد	میواتی ٹولہ
نائب ناظم	جناب زبیر احمد قادری	بارہ دری
خازن	جناب لعل محمد صاحب اعظمی	شاہ ہارون
نگراں اعلیٰ	جناب اخلاق احمد رضوی صاحب	مدار دروازہ
نائب نگراں	جناب نیاز احمد حبیبی رضوی	شاہ جمعہ
"	جناب علاؤالدین صاحب	میواتی ٹولہ

:- خط و کتابت کا پتہ :-

مفتاح الدین احمد علیگ ناظم اعلیٰ - نوبلٹی اسٹور
چوک بازار سہسرام ۸۲۱۱۱۵ بہار - انڈیا

دعوت نامہ

محترمی جناب سید عالم صاحب سیکریٹری جنرل انجمن تاجدار حرم کراچی السلام علیکم

۲۲ - نومبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار بعد مغرب رضا لائبریری برنس روڈ میں ورلڈ اسلامک مشن کا ایک اہم اجلاس ماہ ربیع الاول شریف کے اجلاسوں اور جلوسوں کو منظم کرنے کے لئے ہو رہا ہے -

برائے کرم احباب کے ہمراہ شرکت فرما کر قیمتی آرا سے مطلع فرمائیں -

والسلام

قاری رضا المصطفیٰ اعظمی

صدر ورلڈ اسلامک مشن پاکستان

خوشا وہ دل کہ جس میں الفت شاہ مدینہ ہے
خدا ملتا ہے جس سے آدمی کو یہ وہ زینہ ہے

رواں اسطرح منزل کی طرف اپنا سفینہ ہے
کہ کعبہ ہے تصور میں نگاہوں میں مدینہ ہے

غمِ ہجرِ نبی پہونچا کمالِ کامرانی کو
مرے آنسو میں ہر اک بوند میں عکس مدینہ ہے

یقیناً ہم بھی دل سے عظمت کعبہ کے قائل ہیں
مگر عظمت رسالت کی مدینہ پھر مدینہ ہے

غمِ عشق نبیؐ ہے دولتِ کونین سے بڑھکر
مبارک ہے وہ انساں جسکے دل میں یہ دفینہ ہے

میرا مقصد میرا رہبر میرا جادہ میری منزل
مدینہ ہے مدینہ ہے مدینہ ہے مدینہ ہے

جہانِ آرزو میں یوں تو جلوے ہیں بہت لیکن
اے رعنا میری نظروں میں فقط حسنِ مدینہ ہے

رعنا کانپوری کراچی

میلاد کمیٹی راولاکوٹ

صدر ________ حاجی سردار رحمت خان

نائب صدر ________ صوبیدار محمد اسحٰق خان کھڑک

نائب صدر ________ سردار محمد یوسف خان موہیال چھڑ

جنرل سکریٹری ________ حوالدار محمد صدیق خان قادری

مقبول بس سروس راولاکوٹ

ناظم نشر و اشاعت ________ سردار محمد اسحٰق خان قادری دریک

خازن ________ حاجی طالب حسین راولاکوٹ

ممبران ________ سردار محمد رشید اختر سدوزئی دریک

〃 ________ قاضی محمد منیر منیر ہوٹل راولاکوٹ

〃 ________ سردار نظر محمد خان صدر جماعت اہلسنت دریک

〃 ________ صوبیدار میجر محمد یوسف خان دریک

〃 ________ سردار محمد افسر خان زمان بس سروس راولاکوٹ

〃 ________ حافظ محمد اشرف شاہد صدر مدرس دارالعلوم غوثیہ رضویہ دریک

〃 ________ سردار محمد شریف خان ہل ویو ہوٹل دریک

〃 ________ ماسٹر یار علی خان راولاکوٹ

________ مرسلہ سردار محمد اسحاق قادری

راولاکوٹ کا پروگرام

۱۰ بجے ٹھیک ایک بڑا جلوس غوثیہ مسجد سپلائی بازار۔ دارالعلوم غوثیہ رضویہ سے نکلے گا جسکی قیادت جماعت اہل سنت کے ممتاز علماء کرام ضلع کے سول و فوجی حکام کریں گے۔ اس جلوس میں دیگر مقامات سے آنے والے چھوٹے چھوٹے جلوس جو صبح سویرے مندرجہ ذیل مقامات دریک۔ جین کوٹ۔ دھک دھمنی۔ دونھان۔ کھائیگلہ۔ علی سوجل۔ چھوٹا گلہ۔ میرال گلہ۔ تراڑ۔ مویتال مہرہ۔ کھڑک۔ پوٹھی مکلان۔ پانیرلہ۔ ٹوپہ سون۔ ان جلوسوں کی قیادت مسجدوں کے امام صاحبان۔ جماعت اہل سنت کے عہدیدار اور لوکل کونسل کے ممبر کریں گے جلوس کے تمام شرکاء سے کہا گیا ہے کہ وہ باوضو بلند آواز سے درود وسلام پڑھتے ہوئے وقت مقررہ پر بڑے جلوس کے ساتھ شامل ہوں۔

بڑا جلوس مقررہ راستوں سے پورے شہر کا گشت کریگا۔ بعد میں راولاکوٹ کے بڑے اسٹیڈیم میں میلادالنبی کا عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ توقع ہے کہ مندرجہ ذیل ممتاز علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔ پیر علاؤالدین صدیقی صدر جماعت اہل سنت آزاد کشمیر مولانا محمد حیات خان نائب صدر جماعت اہل سنت آزاد کشمیر۔ مولانا محمد ابراھیم خان خطیب غوثیہ مسجد راولاکوٹ۔ مفتی محمد حسن عباسی۔ مولانا غلام یسین شاہ دھیرکوٹ۔ مولانا مقصود حسین شاہ راولاکوٹ۔ قاری فیض خان خطیب جامع مسجد سپلائی بازار۔ پروفیسر اسلم ظفر ڈگری کالج راولاکوٹ۔ قاری خوشی محمد خطیب کھائیگلہ۔ مولانا شبر حسین شاہ چھوٹا گلہ۔ قاری نقیب حسن ٹبل آزاد کشمیر۔ حافظ محمد شفیع مرال گلہ۔ نعت خواں حضرات:۔ عبدالرحمٰن راولاکوٹ۔ سردار محمد اسحق قادری دریک۔ سائیں کاکا تراڑ۔ ریٹائرڈ صوبیدار میجر محمد یوسف خان دریک آخر میں صلوٰۃ وسلام جلسہ اختتام پذیر ہوگا۔ نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ادا کیجائیگی شام کو لنگر تقسیم ہوگا رات کو چراغاں ہوگا

مرسلہ سردار محمد اسحق قادری

جماعت اہلسنّت منگلا ہملٹ

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ ہجری بمطابق ۱۹ جنوری ۱۹۸۱ء کو جماعت اہلسنت منگلا ہملٹ کے زیر اہتمام جشن عید میلاد النبی بڑے شایان شان طریقے سے منایا گیا۔

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں منگلا ہملٹ کے بازار کو جھنڈیوں اور بینروں سے دلہن کی طرح سجایا گیا۔

جشن عید میلاد النبی کا جلوس مرکزی جامع مسجد نوری منگلا ہملٹ سے جناب ٹھیکیدار عبدالرحمٰن صاحب کی قیادت میں شروع ہوا۔

جلوس کے سب سے آگے سکوٹروں کی دو قطاریں تھیں ان کے پیچھے کاروں کی قطاریں تھیں ان کاروں کو جھنڈیوں اور بینروں سے سجایا گیا تھا۔

کاروں کے پیچھے گورنمنٹ ہائی اسکول منگلا ہملٹ کے طلباء جشن عید میلاد النبی زندہ باد کے بینر اٹھائے تین قطاروں میں چل رہے تھے ان کے پیچھے ٹرالی تھی جس میں لاؤڈ اسپیکر رکھا گیا تھا۔ اور بچے بڑی عقیدت اور محبت سے نعتیں پڑھ رہے تھے۔ ٹرالی کے بعد ویگنوں کی قطار تھی۔ ویگنوں کے پیچھے تین قطاروں میں شاہین سٹوڈنٹس یونین منگلا گورنمنٹ ڈگری کالج کے طلباء اپنے بینر اٹھائے نعرۂ تکبیر۔ نعرۂ رسالت اور جشن عید میلاد النبی زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے اور حضور اکرم سے اپنی محبت کا اظہار کر رہے تھے۔

جناب چوہدری عبدالمجید نائب صدر جماعت اہلسنت اور صدر ریاست حریت ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت منگلا ہملٹ۔ محمد امین چوہدری اور جناب صوفی محمد یوسف صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے جلوس کی قیادت کی۔

یہ جلوس منگلا ٹکسٹائل ملز کے قریب سے ہوتے ہوئے نہر کے کنارے کنارے منگلا بس اسٹاپ پر پہنچا جہاں جناب محمد یونس صاحب اور جناب مولوی محمد سعید صاحب نے حضور اکرم کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔

نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت اور جشن عید میلاد النبی زندہ باد کے نعرے لگاتا ہوا اور ببیام روڈ سے ہوتا ہوا مرکزی جامع مسجد نوری منگلا ہملٹ پہنچا۔ مرکزی جامع مسجد نوری میں جماعت اہلسنت منگلا ہملٹ نے ختم شریف کا اہتمام بھی کیا ہوا تھا ختم شریف کے تقسیم ہونے کے بعد یہ کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

اسی رات یعنی ۱۹ جنوری ۱۹۸۱ء کو جماعت اہلسنت منگلا ہملٹ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت میں ایک جلسہ منعقد کروایا۔

جس میں درس کے طلباء نے نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد محمد امین ناظم نشرواشاعت نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد جناب عاشق مجاہد نعت خوان نے اپنے خصوصی انداز میں ہدیہ نعت پیش کیا۔ اور آخر میں میاں محمد صاحب عارف کھڑی کا کلام بھی پیش کیا۔

اس کے بعد پاکستان کا مایہ ناز اور شعلہ بیاں مقرر جناب مفتی عزیز اللہ صاحب نے اپنی شعلہ بیانی سے لوگوں کے دلوں کو گرمایا اور حضور اکرم کو خراج عقیدت پیش کیا۔

جماعت اہلسنت منگلا ہملٹ کے عہدیدار

سرپرست: جناب عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار

صدر: حاجی محمد عالم صاحب نقشبندی

نائب صدر: عبدالمجید صاحب کیشیئر الائیڈ بینک

ناظم اعلیٰ: چوہدری محمد ریاست حریت

سکریٹری نشرواشاعت ۔ محمد امین

خازن ۔ صوفی محمد یوسف مشیر و خادم ۔ حافظ محمد یونس چشتی

مرسلہ ۔ محمد امین چوہدری

ناظم نشرواشاعت جماعت اہلسنت منگلا ہملٹ

میرپور آزاد کشمیر

پونچھ کا پروگرام

ربیع الاول شریف کا چاند نظر آنے کے بعد راولاکوٹ کے دار العلوم غوثیہ رضویہ میں ہر روز محفلِ میلاد شریف ہوا کرے گی جو ۱۲ ربیع الاول شریف تک جاری رہے گی۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوں گے ان جلسوں سے پاکستان و آزاد کشمیر کے ممتاز علماء کرام خطاب فرمائینگے

(۱) عباسپور (۲) ہجیرہ (۳) دھیرکوٹ (۴) کھائیگلہ (۵) غوثیہ جامع مسجد سیلانی بازار راولاکوٹ (۶) جامع مسجد ٹوپہ سون (۷) جامع مسجد چک بازار راولاکوٹ (۸) جامع مسجد پڑکوٹ (۹) درتھان (۱۰) تراڑکھل (۱۱) پلندری (۱۲) جامع مسجد حسن کوٹ (۱۳) غوثیہ مسجد دریک بازار راولاکوٹ۔ (۱۵) دار العلوم نوریہ رضویہ نکراں دریک (۱۶) مرکز راولاکوٹ میں عظیم الشان جلوس و جلسہ ۱۲ ربیع الاول کو ہوگا۔

مندرجہ بالا مقامات کے لئے شدید سردی اور برف باری کی وجہ سے وقت اور تاریخ کا اعلان مقامی طور پر کیا جائیگا۔ علاوہ ازیں آزاد کشمیر کے تمام شہروں اور محلہ مسجدوں میں میلاد شریف کے جلسے ہوں گے۔ آزاد کشمیر ریڈیو سے میلاد شریف کے خاص پروگرام نشر ہوں گے۔ بعض گھروں میں محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائی جائے گی۔

مرسلہ سردار محمد اسحاق قادری

جماعت اہلسنت میرپور

۱۲ ربیع الاول کی صبح ۹ بجے نہایت شان و شوکت کے ساتھ مرکزی جامع مسجد میرپور سے نکالا جائیگا اس مرکزی جلوس میں علاقائی جلوس کھاڑک بڈھال چتر پڑی۔ بن خورماں۔ خالق آباد۔ بند رالی۔ تھوتھال بھی شرکت کرینگے جلوس کی قیادت حضرت علامہ پیر طریقت مولانا محمد عبدالحکیم صاحب ریٹائرڈ مفتی آزاد کشمیر کریں گے۔ میلاد کمیٹی کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد عنایت علی صاحب حسب دستور جلوس کو ترتیب دیں گے۔ مقامی علماء کرام اور عوام اہلسنت شرکت کریں گے جلوس کے راستوں کو جھنڈے و جھنڈیوں سے مزین کیا جائیگا جلوس مرکزی جامع مسجد سے نکل کر حسب دستور سابق چوک کچہری۔ سی فور پرانی بستیاں جہلم روڈ پر سے چوک کھیال چوک کلیال علامہ اقبال روڈ نزد سیکٹر حنیف شہید سے گذرتا ہوا بنک سکوائر اڈہ لاریاں سے مرکزی جامع مسجد میں پہنچکر جلسہ کی صورت اختیار کریگا جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ پاکستان کے علماء کرام بھی خطاب کریں گے۔ آخر میں دعا صلوٰۃ والسلام کے بعد لنگر بھی تقسیم کیا جائیگا۔

عہدیداران:۔

سرپرست الحاج علامہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب ریٹائرڈ مفتی آزاد کشمیر

صدر:۔ علامہ مولینا محمد اسحٰق صاحب سابق خطیب اکالگڑھ

سینیر نائب صدر:۔ مولانا غلام الدین صاحب خطیب جامعہ عثمانیہ 5/ڈی

نائب صدر:۔ مولانا سعید احمد صاحب سوکاسن تحصیل بھمبر ضلع میرپور

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا نذیر احمد صاحب خطیب جامع کھاڑک کھیال۔ نائب ناظم:۔ مولانا محمد عالم خطیب C-4

ناظم نشرواشاعت:۔ حافظ محمد صادق خطیب ضلع ہسپتال خازن الحاج چوہدری محبت علی 5/ڈی

مرسلہ: نذیر احمد۔ ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

چترپڑی ضلع میرپور

۱۲ ربیع الاوّل کو پہلی بار چترپڑی میں عید کا سا سماں تھا دوکانداروں نے اپنی دوکانوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا۔ اور اہلسنت وجماعت کے نوجوان جلوس کی تیاریوں میں مشغول تھے۔ وہ ایک جذبہ سے سرشار تھے۔ سڑک پر جشن عید میلادالنبی زندہ باد کے سبز بینر آویزاں تھے۔ آخر آٹھ بجے ٹرانسپورٹرز حضرات اپنی ویگنیں، بسیں، ٹرک، رکشے جھنڈیوں اور بینروں سے سجائے تیار کھڑے تھے۔ اور جلوس کی ترتیب کی گئی۔ سب سے آگے دو نوجوان، دو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے۔ پھر پیچھے ایک رکشہ تھا۔ اس کے پیچھے کار تھی اور پھر تقریباً نو۔ دس ویگنیں تھیں۔ ان کے پیچھے ایک بس تھی۔ اس کے پیچھے دو ٹرک تھے۔ شمع رسالت کے پروانوں کا جلوس ۹ بجے کے بعد روانہ ہوا۔ راستے میں نعرۂ تکبیر۔ نعرہ رسالت جشن عید میلادالنبی زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ شمع رسالت کے پروانے میرپور شہر کے مرکزی جلوس میں شامل ہونے تک نعروں میں مشغول رہے۔ آخر میرپور شہر کا چکر لگانے کے بعد نماز ظہر کے وقت مرکزی جامع مسجد بالمقابل سی۔ ایم۔ ایچ میرپور اختتام ہوا۔ وہاں علماء کی تقریریں ہوئیں اور پھر شمع رسالت کے پروانے واپس گاڑیوں پر چترپڑی آئے۔ اس دفعہ جمال مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں نے جلوس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ۱۲ ربیع الاول کو تبرک بھی تقسیم ہوا۔

—— راجہ محمد طاہر خان رضوی۔ چترپڑی آزاد کشمیر ضلع میرپور

بزم اولیہ کا منشور

۱۔ کلمہ حق پر ایمان اور ایمان کا اعلان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
۲۔ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا ہونا۔
۳۔ عقیدہ ختم نبوت کا برملا اظہار اور اس کی اشاعت
۴۔ خلفائے راشدین، صحابہ کرام۔ اور اہلبیت عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو معیار ایمان سمجھنا۔
۵۔ اولیاء کرام کی شان کا اظہار اور انکی کرامات کو معیار حق سمجھنا۔
۶۔ اصول اسلام پر زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنا۔
۷۔ نماز روزہ حج، زکوٰۃ اور جہاد پر قرآن وسنت اور آئمہ مجتہدین کے اجتہاد وقیاس کے مطابق عمل کرنا۔
۸۔ اتفاق واتحاد کو ہر مرحلہ ملحوظ رکھنا۔
۹۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی تعلیم حاصل کرنا خصوصاً قرآن پاک پڑھنا اور ابتدائی طور پر معانی ومطالب جاننا۔
۱۰۔ تبلیغ کا طریقہ سیکھنا تبلیغ کرنا۔ اور اس سلسلہ میں ایثار وقربانی سے کام لینا۔
۱۱۔ اولیہ لائبریری کا قیام۔ جس میں ہر قسم کی مذہبی۔ اسلامی، تاریخی کتابیں رکھی جائینگی۔
۱۲۔ عقائد واعمال پر مشتمل رسائل پمفلٹ۔ خوبصورت انداز میں شائع کرکے معمولی ہدیہ پر تقسیم کرنا۔

—— مختار احمد جنرل سیکرٹری بزم اولیہ مریدکے

تعارف

ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور تم میں سے کچھ لوگ ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں اچھے کاموں کا حکم دیں اور برائیوں سے منع کریں یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

تبلیغ دین حق ہر مسلمان کے ذمہ فرض کفایہ ہے۔ اور موجودہ نام ونہاد ترقی کے دور میں جبکہ خود مسلمانان عالم دنیاوی اور سیاسی انتشار کے ساتھ ساتھ اسلام دشمن تنظیموں اور طاقتوں کی روز افزوں چیرہ دستیوں اور سازشوں کا نتیجہ میں گروہ بندیوں اور فرقہ پرستیوں میں جکڑے جا چکے ہیں تبلیغ دین اسلام کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ انہی فرقہ بندیوں میں بارگاہ رسالت کے بے ادب اور گستاخ وجود میں آکر مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام کی عظیم اخلاقی اور تابندہ روایات سے برگشتہ کرنے کے لئے ہر طرح کی غیر اخلاقی اور مذموم حرکتوں سے دن رات مصروف عمل ہیں۔ اس لئے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کے اندر صحیح اسلامی روح اور عشق و محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں کرنے کی ہر ممکن سعی کی جائے کیونکہ یہی مومن کی میراث ہے۔

الحمد للہ! کہ ان مذموم اور قبیح اثرات کو زائل کرنے کے لئے آج مملکت

خداداد پاکستان میں انفرادی کوششوں کے ساتھ ساتھ اجتماعی کوششیں بھی جاری و ساری ہیں۔ اور ملک کے طول وعرض میں بفضل تعالٰے ایثار پیشہ اور مخلص افراد کی کوششوں سے مختلف جماعتیں حتی المقدور تبلیغ دین حق میں اپنا اپنا حصہ ادا کر رہی ہیں۔

لیکن جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے اسلام دشمن قوتوں اور بدعقیدہ گستاخانِ بارگاہِ رسالت کے پروپیگنڈا کا زور توڑنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور اس مقصد کے لئے باہمت ایثار پیشہ اور صاحبِ ثروت مخیر حضرات کا صف اول میں آنا وقت کی اہم ضرورت ہی نہیں بلکہ دینی فریضہ ہے۔

وقت کی اس اہم آواز پر لبیک کہتے ہوئے چند رفیق کار کے تعاون اور رئیس العلماء والفضلاء کاشف المعقول والمنقول جامع الفروع والاصول مرجع علماء وصوفیاء علامۃ العصر شیخ طریقت جناب سید صوفی مسعود الحق صاحب نقشبندی مجددی زیب سجادہ آستانہ عالیہ نوریہ چورہ شریف کی زیر سرپرستی "جماعت خدام اہلسنت" کا قیام ۵۰۵-۱ احمد منزل سٹریٹ نمبر ۸ مین بازار منصور آباد فیصل آباد ۱۹۸۰ء میں عمل میں لایا گیا اور فروری ۱۹۸۱ء میں حکومت پنجاب سے باقاعدہ رجسٹرڈ کرا لیا گیا۔

جماعت کا نصب العین

۱۔ فرقہ ناجیہ بمطابق حدیث قدسی "وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہیں" اور بمطابق زبان حجۃ الاسلام امام غزالی۔ غوث الاعظم اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالٰے صحیح اہل سنت وجماعت کے عقائد جمیلہ اور تعلیمات جلیلہ کی ترویج واشاعت۔

۲۔ مسلمانوں کے اندر صحیح اسلامی روح اور عشق ومحبت مصطفٰے علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کی شمع فروزاں کرنا کیونکہ یہی مومن کی میراث ہے۔

۳۔ ناموس ومقام مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحفظ۔ عظمت صحابہ کرامؓ واہل بیت کی نگہبانی شان اولیائے عظام کی پاسبانی اور مسلک امام اعظم کی ترویج واشاعت۔

اشاعت

محدود ذرائع کے باوجود جماعت کے پچھلے چند ماہ کے دوران

دوران دو مفید کتابچے " نجات ابدی (نجات ابدی عقائد اہل سنت وجماعت میں ہے)
اور سعادت ابدی (المعروف زیارت ریاض الجنۃ) شائع کر کے بلا قیمت تقسیم کئے ہیں۔
ان کو ملک کے طول وعرض میں بے حد پسند کیا گیا ہے ۔ خواہش مند حضرات اب بھی ڈاک
خرچہ ۔۴ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر جماعت کے صدر دفتر سے مفت حاصل کر سکتے ہیں جماعت
کا تعارف اور اغراض ومقاصد بھی طلب کرنے پر ارسال کیا جاتا ہے ۔

محفل میلاد سال گزشتہ جماعت کے زیر اہتمام ایک عظیم محفل میلاد جامع مسجد ٹاور منصور آباد فیصل آباد کمیٹی ہوئی ۔ جس میں مفتی ابن
مفتی علامۃ العصر جناب مفتی مختار احمد گجراتی اور عالم باعمل جامع المعقول والمنقول
علامہ محمد صدیق نقشبندی مجددی خطیب اعظم سانگلہ ہل نے سامعین کو میلاد مصطفےٰ
منانے کا مقصد " شان رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخصوص انداز میں بیان فرما کر
سامعین کو کیف وسرور کی دولت عظیم سے نوازا ۔ امسال بھی انشاء اللہ عظیم الشان
پروگرام ہوگا ۔

دیگر محافل اس کے بعد بڑی گیارہوں شریف یعنی یوم غوث الاعظم رح یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محافل بھی بڑی پُر ذوق رہیں
ہر اہل سنت وجماعت کے فرد کو جماعت میں شامل ہونے کی دعوت عام ہے ۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں ۔ یہ وقت کی ضرورت سے بہت ہی کم ہے
لیکن بمطابق حدیث قدسی " دوسرے تک پہنچا دُ خواہ ایک ہی آیت ہو " کے مصداق حتی المقدور
سعی کر رہے ہیں ۔ ضرورت ہے کہ صاحب ثروت ومخیر حضرات اس میں تعاون فرمائیں

اے اللہ ! ہمیں مذہب حق اہل سنت وجماعت پر استقامت عطا فرما ۔ اے اللہ
تاجدار حرم پبلیکیشنز کے نگران اعلےٰ " معاونین اور جماعت خدام اہل سنت وجماعت رجسٹرڈ کو تبلیغ
دین حق میں کامیاب وکامران فرما ۔ تاکہ وہ ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ عظمت صحابہ کرامؓ
کی نگہبانی " شان اولیائے عظامؒ کی پاسبانی کا حق بہتر طور پر بجالانے کی سعی کرتے رہیں آمین ثم آمین

محمد یوسف ناظم اعلیٰ جماعت خدام اہلسنت فیصل آباد

برادرم محترم جناب سید عالم صاحب مدظلہٗ
نگران اعلیٰ "تاجدار حرم پبلی کیشنز کراچی"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بمصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست، اگر باو نرسیدی ہمہ بولہبیست

موجودہ نام دنہاد ترقی کے دور میں جبکہ اقدار زمانہ بدل دی گئی ہیں خرافات کو اخلاقیات کا نام دیا جارہا ہے۔ اور بے ادب وگستاخان بارگاہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیدہ دلیریاں اور چیرہ دستیاں انتہا کو پہنچ چکی ہیں ایسے پُر آشوب دور میں ادارہ "تاجدار حرم پبلی کیشنز" کا تیسرے میلاد نمبر کی اشاعت کا انتظام واہتمام کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ادارہ ہٰذا کے کارکنان اور معاونین حُب رسول کے عظیم جذبے سے سرشار ہیں اور خصوصاً جناب سید عالم صاحب کی ہمت تو قابل داد جو اس مادہ پرستی کے پُرخطر دور میں محسن انسانیت شفیع معظم رحمۃ للعلمین علیہ افضل الصلوٰت واکمل التحیات کی عظمت وناموس کے تحفظ کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست + تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جشن میلاد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اہتمام کرنا مذہب حق اہل سنت و جماعت میں منسلک ہونے کی کسوٹی اور اس کا طرہ امتیاز ہے۔ اسی بناء پر "جماعت خدام اہل سنت رجسٹرڈ فیصل آباد" کی طرف سے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ادارہ "تاجدار حرم" کے کارکنان ومعاونین کو عموماً اور نگران اعلیٰ جناب سید عالم صاحب مدظلہٗ کو خصوصاً تیسرے میلاد نمبر کی اشاعت کا اہتمام کرنے پر میں اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا

ہوں اور پرامید ہوں کہ آپ حضرات کی مساعی جمیلہ سے تیسرا میلاد نمبر اپنے معیار و
وقار کو قائم رکھتے ہوئے اوصاف و محاسن کے اعتبار سے انفرادیت کا حامل اور
عظیم شاہکار ثابت ہوگا۔ مزید توقع ہے کہ ادارہ ہذا آئندہ بھی مذہب حق اہل
سنت وجماعت کی سربلندی کے لئے کوشش کرتا رہے گا۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دست بدعا ہوں کہ وہ اپنے حبیب ومحبوب
علیہ الصلوۃ والسلام کے طفیل آپ کے جذبہ وشوق میں مزید ترقی عطا فرمائے۔
آپ کے ساتھ ہم کو بھی مذہب حق اہل سنت وجماعت کی اشاعت وترویج اور
عمل کرنے کی ہمت وطاقت عطا فرمائے۔ اور ہم سب کے لئے توشہ آخرت اور
نجات عقبیٰ کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین ثم آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ
والسلام۔

خواتین اسلامی مشن پاکستان کے زیر اہتمام

عید میلاد النبی ﷺ پروگرام

زیر صدارت: ڈاکٹر فریدہ احمد — مہمان خصوصی: بیگم شاہ احمد نورانی

تاریخ	دن	وقت	مقام
۲۔ ربیع الاول	منگل	۳ بجے دوپہر	بالمقابل مدرسہ تعلیم القرآن کھارادر
۳۔ ربیع الاول	بدھ	۳ بجے دوپہر	انجمن تبلیغی ہال۔ بالمقابل جیلانی والا کوٹھی پی ای سی ایچ ایس
۵۔ ربیع الاول	جمعہ	۴ بجے شام	عالمگیر روڈ امینہ اسکول ہال
۶۔ ربیع الاول	ہفتہ	۴ بجے شام	حنفیہ مسجد۔ سعید ولیج ایریا لانڈھی نمبر ۲
۷۔ ربیع الاول	اتوار	۴ بجے شام	رنگون والا ہال
۸۔ ربیع الاول	پیر	۴ بجے شام	بلوچ کالونی
۹۔ ربیع الاول	منگل	۴ بجے شام	۵-۶ مدینہ کالونی نیوکراچی، بالمقابل 65/2
۱۰۔ ربیع الاول	بروز بدھ		غزالی روڈ سوسائٹی
۱۳۔ ربیع الاول	بروز ہفتہ		کورنگی نمبر ۵
۱۴۔ ربیع الاول	بروز ہفتہ	۳ تا ۶ بجے	سید معز الیسین آباد
۱۵۔ ربیع الاول	پیر	۳ بجے دوپہر	گلبہار نزد الہ والی مسجد اسٹاپ نمبر ۲
۱۶۔ ربیع الاول	منگل	۳ بجے دوپہر	انگولی سوسائٹی فیڈرل بی ایریا بالمقابل 17/16
۱۷۔ ربیع الاول	بدھ	۳ بجے	جامع مسجد آرام باغ
۱۸۔ ربیع الاول	جمعرات	۳ بجے	۵-۱۱۔ سٹریٹ ، گلبرگ
۲۱۔ ربیع الاول	اتوار	۳ بجے	آر سیکٹر۔ ڈسکو گراؤنڈ مسعود آباد
۲۲۔ ربیع الاول	پیر	۳ بجے	نزد نوری مسجد۔ تین ہٹی
۲۳۔ ربیع الاول	منگل	۳ بجے	لالوکھیت نمبر ۴۔ نزد سیکنڈری اسکول نمبر ۴
۲۴۔ ربیع الاول	بدھ	۳ بجے	ناظم آباد بلاک ... نزد علیمیہ ... اسکول
۲۵۔ ربیع الاول	جمعرات	۳ بجے	متا نگر۔ عیدگاہ۔ مدینہ مسجد ملیر
۲۶۔ ربیع الاول	جمعہ	۳ بجے	ٹی اینڈ ٹی کالونی بس اسٹاپ
۲۸۔ ربیع الاول	اتوار	۳ بجے	گلشن اقبال۔ نزد مدنی مسجد بلاک 5

مقررین: بیگم شمیم صفدر۔ نزہت رشید۔ نائرہ صدیقی۔ شمع اشرف۔ نفیسہ جمید۔ قیصر صدیقی۔ ڈاکٹر سردار بیگم۔ بنت ز سلطانہ صدیقی۔

نعت خوانی: زکیہ صدیقی۔ طاہرہ خاتون۔ نورجہاں بیگم۔ مسز شمیم نیاز۔

استقبالیہ کمیٹی: نسیم اشرف۔ مسز اشفاق۔ طاہرہ حسین۔ سمیعہ معین۔ مسز مجید۔ اختر سلطانہ۔ مسز شگفتہ اکرام۔ مسز رفیق۔ زاہدہ الطاف۔ زاہدہ اسماعیل۔ زیب النساء۔ امینہ۔ کلثوم بیگم۔ مسز خالد۔ مسز رفاقت۔ جنت بیگم۔ خورشید بیگم۔ نور بانو۔ حوا بائی۔ حنیفہ بائی۔ زلیخا۔ مہ جبین خاتون۔ زینت۔ مسز الصمدی۔ مسز حبیبہ۔ یاسمین رضا۔

منگلا کالونی کی سرگرمیاں

نمائندہ خصوصی میلاد نمبر چوہدری دلدار محمد شیراز گورالہ کے قلم سے

منگلا کالونی میں اس سال بھی عید میلاد النبی بڑی دھوم دھام سے منایا جائیگا جس کی صدارت مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ سول بازار منگلا کالونی کے خطیب اعظم حافظ محمد زمان کریں گے یہ جلوس سول بازار کے مین گیٹ سے شروع ہوگا جلوس منگلا کالونی کے مختلف سڑکوں کا چکر لگاتا ہوا واپڈا ریسٹ ہاؤس میں جائیگا۔ جہاں سے واپسی پر واپڈا پراجیکٹ آفس کے نزدیک اختتام پذیر ہوگا۔ اس دن سڑکوں بازاروں اور مارکیٹوں کو دلہن کی طرح سجایا جائیگا۔ اور جلوس کے راستوں کو جھنڈیوں سے نوجوان سجائیں گے۔ گورنمنٹ پراجیکٹ ہائی سکول منگلا کالونی میں بچوں کے تقریری مقابلے ہوں گے اور حضور کی زندگی پر روشنی ڈالی جائیگی تقریب ختم ہونے کے فوراً بعد بچے جلوس میں شامل ہوجائیں گے اور رات کو مرکزی جامع مسجد سول بازار منگلا کالونی میں حافظ محمد زمان کی زیر صدارت جلسہ عام ہوگا جسمیں مقامی علماء اکرام کے علاوہ کافی علماء اکرام شرکت فرمائیں گے جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر روشنی ڈالیں گے اور ان میں صحافیان منگلا کے صدر سید خورشید انور شاہ اور نائب صدر چودھری دلدار محمد شیراز گورالہ کی زیر صدارت ایک تقریب ہوگی جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر روشنی ڈالی جائیگی۔ منگلا ہملٹ میں بھی ایک جلوس نکالا جائیگا جس کی صدارت حافظ محمد یونس صاحب جامع مسجد نوری منگلا ہملٹ کریں گے یہ جلوس صبح دس بجے مرکزی جامع مسجد سے نکلا جائیگا جو کہ منگلا ہملٹ سے گزرتا ہوا کینال روڈ سے گزر کر منگلا کالونی بس اسٹاپ کا چکر لگا کر واپس مرکزی جامع مسجد کے قریب جلسہ عام کی صورت اختیار کریگا اور آخر میں ملک کی سلامتی اور حضور کی زندگی پاک پر چلنے کی دعائیں مانگی جائیں گی۔

منجانب چودھری دلدار محمد شیراز گورالا نمائندہ اخبارات منگلا کالونی کوارٹر 439-H منگلا ڈیم فون 128

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انہی کی بو مایۂ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے
انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی سے رنگت گلاب میں ہے

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتا دو آکر شفیع محشر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما !
تو اور رضا سے حساب لینا۔ رضا بھی کوئی حساب میں ہے

مرسلہ۔ بدر الدین بدر گوجرہ

انجمن فدایان مصطفیٰ

برادران اسلام۔ السلام علیکم، انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کا وجود آج سے تقریباً دو سال قبل دار ثی جامع مسجد حسرت موہانی کالونی کراچی میں حافظ محمد اکبر چشتی کی کوششوں اور علاقے کے طلباء اور بزرگوں کے تعاون سے عمل میں آیا۔ انجمن کے قیام کا مقصد طلباء برادری اور خاص کر نوجوان طبقہ جو کہ بے چارے ان پڑھ ہیں ان کو دین مصطفیٰ کی طرف راغب کر کے ان کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمع روشن کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار اجلاس، محافل میلاد، نعت خوانی اور اسلامی معلومات عامہ سے نسل کو روشناس کرانا ہے

الحمدللہ ان دو سالوں میں انجمن نے جو ترقی کی ہے وہ سب پر عیاں ہے کہ اے۔ ایف۔ ایم کے مرکز کراچی کے علاوہ لاہور ملتان بہاولپور سکھر حیدرآباد میں قائم ہو چکے ہیں اور ہر جگہ انجمن کا کام بہترین انداز میں ہو رہا ہے۔ یہاں کراچی میں شیر شاہ سوات کالونی۔ بلدیہ ٹاؤن، اورنگی ٹاؤن، پاک کالونی، گلشن اقبال میں انجمن کے یونٹ قائم ہو چکے ہیں اور انجمن کے زیر اہتمام کئی دینی اجلاس اور نعت خوانی کی محفلیں بڑی کامیابی سے ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ انجمن کے عہدیداران۔ سرپرست اعلیٰ حافظ محمد اکبر چشتی۔ صدر سردار محمد علی خان، جنرل سیکرٹری ڈاکٹر محمد امین سلیمی۔ صوبہ پنجاب کے صدر ناصر شفیق شاہی۔ جنرل سکریٹری شاہد پرویز خان۔ صوبہ سندھ کے صدر محمد زاہد رفیق کشمیری۔ جنرل سکریٹری قاضی محمد حنیف۔ کراچی کے صدر محمد حیدر غوری۔ جنرل سکریٹری محمد ابراہیم خان ہیں۔

اپیل۔ آپ بھی انجمن میں شامل ہو کر دین مصطفیٰ سے روشناس ہو کر عشق مصطفیٰ کی شمع سے اپنے دلوں کو منور کریں۔

جاری کردہ:۔ محمد اکرم عباسی کنوینر یونٹ حسرت موہانی کالونی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۸

انجمن فدائیانِ شہدائے کربلا لانڈھی

یہ انجمن اہل محلہ کے نوجوانوں نے ۱۹۷۹ء میں قائم کی۔ مندرجہ ذیل اغراض ومقاصد طے پائے۔ (۱) مسلک اہلسنت کے مطابق جملہ اسلامی تقریبات منعقد کرنا۔ (۲) خدمت خلق کرنا (۳) سیاست سے دور رہنا۔ چنانچہ ان اغراض ومقاصد کی روشنی میں انجمن نے اپنے سفر کا آغاز کیا اور سال میں تین پروگرام کرنا طے پایا۔

۱۔ یوم عاشورہ ۲۔ یوم عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ افطار پارٹی۔

یوم عاشورہ: اس دن پہلے قرآن خوانی ہوتی ہے اور اس کے بعد لنگر تقسیم ہوتا ہے

افطار پارٹی: ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

عید میلاد النبی: ہر سال عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس سے متقدر علماء کرام خطاب فرماتے ہیں۔ اس سال کے لئے پروگرام ترتیب دے لیا گیا ہے۔ جو انشاء اللہ وقت مقررہ پر ہوگا۔

انجمن کے عہدیداران واراکین:۔

جناب شمیم احمد ——— صدر

جناب سلیم الدین وارثی ——— سیکرٹری

جناب محمد اسلم ——— خزانچی

جناب شیخ ابراھیم ——— پروپیگنڈہ سکریٹری

جناب سید مشتاق علی۔ }
جناب حاجی امام الدین } ——— نگران

مرسلہ ——— بشیر احمد کورنگی کراچی

انجمن
جانثارانِ مصطفےٰ گلبہار کراچی

سرپرست حضرات کے اسمائے گرامی :

جناب الحاج شمیم الدین صاحب
جناب حاجی غلام نبی صاحب
جناب حاجی اقبال صاحب
جناب نیّر مدنی صاحب
جناب افتخار حسین صاحب
جناب آفتاب حسین صاحب

جناب خواجہ محمد صدیق احمد صاحب کونسلر
جناب ڈاکٹر جلیل احمد صاحب
جناب سیّد عالم صاحب
جناب محمد رشید صاحب
جناب ممتاز حسین صاحب
جناب ممتاز علی خاں صاحب

اسمائے گرامی عہدیداران انجمن

صدر ــــــــــــــ جناب صوفی محمد یعقوب صاحب بریلوی
نائب صدر ــــــــــــــ جناب محمد سعید صاحب
جنرل سکریٹری ــــــــــــــ جناب محمد ناصر خاں صاحب
ناظم نشر و اشاعت ــــــــــــــ جناب عبدالعزیز صاحب
خازن ــــــــــــــ جناب ظہیر الدین صاحب

رکنیت فارم سالانہ میلاد نمبر
۱۷۲ وحید آباد گلبہار۔ کراچی۔ پاکستان

نام __________ ولدیت __________

عمر __________ تعلیم __________ پیشہ __________

مستقل پتہ __________

____

عارضی پتہ __________

____

مجھے سالانہ میلاد نمبر کا ایک سالہ رکن/ پانچ سالہ رکن/ دس سالہ رکن پچیس سالہ رکن/ زندگی بھر کا رکن بنالیا جائے۔ میں اپنی رکنیت فیس ادا کر رہا ہوں/ کرتا رہوں گا۔ اور آپ مجھے سالانہ میلاد نمبر ارسال فرمادیں/ فرمادیا کریں۔ نوازش ہوگی۔

تاریخ رکنیت __________ دستخط رکن

____

____

شرح رکنیت فیس:۔ ایک سالہ رکنیت فیس دس روپے۔ پانچ سالہ رکنیت فیس پچاس روپے دس سالہ رکنیت فیس سو روپے۔ زندگی بھر کی رکنیت فیس پانچ سو روپے